حقیقت تشیع

مجموعہ تقاریر

سلطان العلماء نقیب ولائیت

علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب

عدنان زیدی

حقیقت تسبیح

مجموعہ تقاریر : علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب : عدنان زیدی

پروف ریڈنگ : مولانا سید صبیح حیدر شیرازی

ایڈیشن : سوئم

کمپوزنگ : سید نثار حیدر کاظمی

ناشر : گدائے حسینؑ پبلی کیشنز لاہور

فون : 0300-4376593

قیمت : 225 روپے

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

مکتبہ الرضا میاں مارکیٹ اردو بازار لاہور

الکریم پبلی کیشنز صبیح سینٹر اردو بازار لاہور

رحمۃ اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی

اسد بک ڈپو قدم گاہ مولا علی حیدر آباد

پیش لفظ

ہر حمد ہے اللہ کی جس کی تسبیح ہر شے کرتی ہے جسکی بلندی و عظمت کی پہلی تسبیح محمدؐ و آل محمدؐ نے پڑھی حقیقت تسبیح کے عنوان سے یہ بصیرت افروز مجالس محرم 2005ء میں سید شاکر علی رضوی ایڈووکیٹ کے زیر اہتمام عزاخانہ پانڈو سٹریٹ لاہور میں منعقد ہوئیں جس سے سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی صاحب نے خطاب کیا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب اس عشرہ کی میں چوتھی مجلس سن رہا تھا اور عزاخانہ مومنین کے نعروں سے گونج رہا تھا اس وقت دل میں خیال آیا کہ اگر مولا امام زمانہؑ کو منظور ہوا تو میں یہ تقاریر ضرور مرتب کروں گا الحمدللہ مولا امام زمانہؑ نے اس حقیر کی سنی اور آج یہ بصیرت افروز مجالس آپ کے سامنے تحریری صورت میں موجود ہیں ''حقیقت تسبیح'' عنوان کے اعتبار سے فقط اتنا سمجھ میں آتا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی بلندی و عظمت بیان کرنا ہے گو اس سے انکار نہیں جس کی عظمت و بزرگی کی تسبیح محمدؐ و آل محمدؐ کرتے ہوں وہاں ہم حقیروں کی کیا حیثیت، انشاءاللہ جب آپ ان مجالس کے ساتھ روحانی سفر کریں گے تو تسبیح کے اور بھی بہت سے اسرار آپ پر عیاں ہو نگے، مومنین کرام یہ تو تھیں وہ چند باتیں جو کتاب سے متعلق تھیں اب میں کچھ باتیں حالات حاضرہ کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں گو یہ دل کی باتیں ہیں جو نہایت سادہ ہیں مگر دل کی بات ہے اثر تو رکھے گی ہی۔

میرے محترم مومنین آج ہم کس مقام پر کھڑے ہیں کیا ہم وہی شیعانِ حیدر کرار ہیں جو علیؑ مولا کے نام پر مرکٹنے کو تیار رہتے تھے کیا ہم وہی حسینی ہیں جو عزاداری کو اپنی

رگِ جاں سمجھتے تھے آج دیکھنے میں تو ہم بظاہر سارے شیعان حیدر کرار ہی ہیں مگر علی علیہ السلام کے نام پر ہی جھگڑ رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے علیؑ کا نام نماز میں لینا واجب ہے کوئی کہہ رہا ہے مستحب ہے تو کوئی کہہ رہا ہے نہیں نہیں باطل ہے میں اس بارے میں فقط اتنا ہی کہوں گا کہ اگر کوئی پڑھتا ہے پڑھے کوئی نہیں پڑھتا نہ پڑھے مگر برائے مہربانی باطل نہ کہیے اور نہ ہی اس کا پرچار کیجئے چونکہ کوئی شخص اپنے آپ کو کہے بھی علیؑ والا اور ساتھ یہ بھی کہے کہ میری نماز علیؑ کا نام لینے سے باطل ہو جائے گی تو وہ فقط اتنا سوچ لے کہ وہ کس علی کو اپنا امام مانتا ہے ایسے کو کہ جس کا نام لینے سے عبادت عبادت نہ رہے، میں تو بس اتنا ہی کہوں گا۔ آج وقت و حالات بڑے نازک ہیں آپ کو بہت محتاط رہنا پڑے گا کسی کی باتوں پر یقین کرنے سے بہتر ہے کہ اپنی آنکھوں سے حالات کا جائزہ لیجئے کون، کونسا لباس پہنے آپ کو عقائد سے دور کر رہا ہے یہ آپ نے خود دیکھنا ہے اور ایک بات جو میں نے اسرار کبریا میں بھی کہی تھی دہراتا چلوں کہ کچھ لوگ آج بھی علامہ غضنفر عباس ہاشمی کے بارے میں مختلف پروپیگنڈے کر کے مومنین کو ان سے متنفر کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں میں پھر بھی سوال کروں گا کہ کیا علامہ صاحب کا اتنا ہی قصور ہے کہ وہ محمدؐ وآل محمدؐ کے نت نئے فضائل سے مومنین کو سیراب کرتے ہیں۔

میری آپ مومنین سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا کو بحال کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمنان حیدر کرار موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے عقائد کو نقصان پہنچائیں اور پھر ایک خیال ہماری روح کو گھائل کرے کہ

"جدا ہوئے بھی تو کس بات پر جدا ہوئے"

میں اللہ تعالٰی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ محمدؐ آل محمدؐ کے صدقے مجھ سمیت تمام مومنین کو دم آخر تک ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ پر قائم رکھے (آمین)

میں مولانا سید صبیح حیدر شیرازی صاحب مولانا سید تہذیب رضا نقوی صاحب اور سید راشد صغیر رضوی صاحب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے کتاب کے حوالے سے میری بھرپور رہنمائی فرمائی مولا ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں۔

محترم قارئین پروف ریڈنگ پر خاص توجہ دی گئی ہے اس کے باوجود اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اسے نظر انداز مت کیجئے بلکہ اس سے آگاہ ضرور کیجئے تاکہ اگلے ایڈیشن میں اسے درستگی کے ساتھ پیش کیا جائے۔

والسلام

گدائے حسینؑ

عدنان زیدی

انتساب

مقصد تسبیح

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

کے نام

پہلا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والملئکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض(5)

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔آج آپ کو بہت سے کام کرنے ہیں سُننا بھی ہے مجھے کچھ کہنے پر آمادہ بھی کرنا ہے میری صحت اور بحالی طبیعت کے لیے دُعا بھی کرنا ہے اور جہاں تک میری طبیعت ساتھ دے سکتی ہے آج اُسی کو قبول کرنا ہوگا کل سے انشاءاللہ پھر کُھل کر آپ سے گفتگو ہوگی۔بس آپ کا اتنا ہی احسان ہوگا کہ جو آپ کو ارسال کروں وہ پہلی ہی کوشش میں وصول ہو جائے تاکہ مجھے تکرار در تکرار کا شکار نہ ہونا پڑے۔سُورہ شوریٰ سے ایک چھوٹی سی آیت تلاوت کی ہے میں نے،فرمایا والملئکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض "تمام فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور زمین پر رہنے والوں کے گناہوں کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں"۔سمجھ میں آ گئی بات،کچھ چہروں پر ابھی بھی سوالیہ نشان ہے پھر سن لو کام ہی دو ہیں فرشتوں کے،حمدِ خُدا کے ساتھ تسبیح پڑھنا ویستغفرون لمن فی الارض اور باشندگان زمین کے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرنا۔نہیں، اب سوال پیدا ہوتا ہے یہاں،زمین پر تو مشرک بھی رہتے ہیں،کافر بھی رہتے ہیں، مجوسی بھی،آتش پرست بھی،صاحبان ایمان بھی،علیؑ کو جھکنے والے بھی،علیؑ کو بھونکنے والے بھی،تو کیا سب کے لیے؟چونکہ آیت میں تو یہی نظر آتا ہے یستغفرون لمن فی الارض کہ جو بھی زمین پر رہتا ہے اُس کے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں

فرشتے۔ایک دوسری آیت نے تشریح کردی اور اتفاق یہ ہے کہ جس سورہ میں یہ آیت ہے اُس سورہ کا نام بھی سورہ مومن ہے فرمایا الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہٖ ویستغفرون لِلذین امنوا (7) جنہوں نے عرش اُٹھایا ہوا ہے اور جو عرش کے اردگرد رہتے ہیں حمد خدا کے ساتھ اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔اب یہ میری دیانت داری ہے کہ یومنون بہٖ میں جو ضمیر ہے اُس کے قرینے دو ہیں جو آپ کو اچھا لگے یہ بہٖ کی ضمیر رب کی طرف بھی جا سکتی ہے تسبیح کی طرف بھی جا سکتی ہے اگر رب کی طرف جائے گی تو ترجمہ یہ ہوگا کہ یہ سارے رب پر ایمان رکھتے ہیں اور اگر تسبیح کی طرف جائے تو ترجمہ یوں ہوگا تسبیح پڑھتے بھی ہیں اور اُس تسبیح پر اُن کا ایمان بھی ہے اور ویسے قرینۂ غالبہ یہی ہے کہ تسبیح کی طرف ضمیر جائے کیونکہ جس کا رب پر ایمان نہیں وہ تسبیح پڑھے گا کیوں، تو تسبیح کا ذکر پہلے اور ایمان کا بعد میں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ تسبیح پر ایمان رکھنے کی بات ہے۔ اللہ کی تسبیح بھی کرتے ہیں تسبیح پر ایمان بھی رکھتے ہیں ویستغفرون لِلذین اٰمنوا اور ہرا یرے غیرے کے لیے نہیں صاحبان ایمان کے گناہوں کی، نہیں نہیں نہیں...... تمہیں میری بیماری پر کوئی رحم نہیں آیا چونکہ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ کوشش کرنا کہ پہلی بار ہی وصول ہو جائے تو اِس سے دو مسئلے حل ہو رہے ہیں یستغفرون طُلب مغفرت کرتے ہیں، گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں کس کے لیے لِلذین اٰمنوا صاحبان ایمان کے لیے، ایک تو آیت نے مسئلہ حل کر دیا ہے کہ جتنے گناہ گار کیوں نہ ہوں مومن سے ایمان کا تمغہ چھینا نہیں جا سکتا (العظمۃ للہ) گناہ گار ہونا اور بات ہے۔اگر آپ کو یاد ہو تو مسجد صاحب الزمانؑ میں جو عشرہ پڑھا تھا میں نے اُس میں سرکار ہفتم کی ایک

حدیث سنائی تھی کہ جو شخص چاہے کہ ہمیں خواب میں دیکھے اُس کا کوئی کام بھی ہو ہم سے تو پھر اس طرح کرے ہماری زیارت ہو جائے گی تو سائل نے کہا تھا کہ مولاؑ کوئی بندہ فلاں گناہ کرتا ہو اُس نے تو گناہ کا نام لیا میں نے نہیں لیا تھا اور پھر وہ کہے کہ میں نے امامؑ کو خواب میں دیکھا تو کیا ہم مان لیں، تو پھر مولاؑ نے کیا جواب دیا تھا۔

لیس فلا یفسد علیہ دینہ انما یسفد علیہ ترکنا.

فرمایا گناہ اُس کے دین کو خراب نہیں کرتے۔ اُس کا دین تب خراب ہو گا جب ہمیں چھوڑ دے (نعرہ حیدری) اگر ہمارا دامن چھوڑ دے پھر بے دین ہو جائے گا۔

تو ثابت ہوا یستغفرون لِلذین اٰمنوا صاحبان ایمان کے لیے مغفرت مانگتے ہیں تو وہ مومن رہتا ہے اور ایک اور مسئلہ سمجھ میں آتا ہے پہلی آیت نے کیا کہا تھا؟ **یستغفرون لمن فی الارض** باشندگان زمین کے لیے، یہ آیت کہہ رہی ہے **لِلذین اٰمنوا** تو معلوم ہوا اللہ کی نظر میں زمین کا باشندہ صرف مومن ہے۔ (العظمۃ للہ) تسبیح پڑھتے ہیں فرشتے بھی، حاملان عرش بھی اور یہ بھی بتاتا چلوں عرش کوئی منبر نہیں ہے، عرش کوئی تخت نہیں کہ جس پر خدا بیٹھتا ہے جاؤ اس منبر سے لے کر نجف اشرف کے حوزۂ علیمہ تک ہر دعویدار علم تک غضنفر کا چیلنج پہنچا دو، قرآن کے وارثوں سے پوچھا گیا کیسا ہے اُس کا عرش کتنا وزنی ہے، کون ہے اُٹھانے والا، فرمایا خدا بدن رکھتا ہے احمق کہ وہ کسی تخت پر منبر پر یا چوکی پر بیٹھے گا **العرش علم الرحمان** عرش اللہ کے علم کا نام ہے جنہوں نے اس کا علم اُٹھایا ہوا ہے (نعرہ حیدری) فرمایا جو حاملان علم الٰہی ہیں جنہوں نے اللہ کے علم کا بوجھ اُٹھا رکھا ہے۔ اچھا عزا خانے میں بیٹھے ہو، کہیں میری نیت میں، طبیعت میں تمہیں کوئی کھوٹ نظر آ رہا ہے میں تو یہ نیت

لے کر منبر پر بیٹھتا ہوں کہ اس ذکر میں ہی اگر موت آتی ہے تو اِس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے۔ سر اُٹھاؤ پوچھا گیا تمہارے رسولؐ سے، کون ہے حامل علم الٰہی ؟ بلاتشبیہ اپنے سینۂ توحید گنجینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا انا وعلی والحسن والحسین فرمایا میں نے یہ بوجھ اُٹھایا، علیؑ نے اُٹھایا، حسنؑ نے اُٹھایا، حسینؑ نے اُٹھایا، یہ چار ہیں حاملان علم الٰہی، اللہ کے علم کے اُٹھانے والے، اب سوچ کے بولنا کہ کیا جانتے ہو اور کیا نہیں جانتے، انھوں نے اللہ کا علم اُٹھا رکھا ہے، جو اس میں ہیں وہ جانتے ہیں اور جو اللہ کے علم میں نہیں ہے وہ نہیں جانتے اور یہ تو تمہارے مولا علیؑ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ بس ایک چیز ہے جو اللہ نہیں جانتا، مولا کیا نہیں جانتا، وہ کسی کو اپنا شریک نہیں جانتا (اللہ اکبر) جیتے رہو۔ فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں، حاملان عرش پڑھتے ہیں۔ جو اِس کے ارد گرد رہتے ہیں وہ پڑھتے ہیں، اصل میں بتانا یہ ہے نقوی صاحب کہ ایک مجلس ملتان میں پڑھی میں نے حقیقت تسبیح پر اور ایک پنڈی میں کچھ حقائق بیان کیے، جب اسرار کے دروازے سامنے کھلے تو اُسی وقت میں نے فیصلہ کیا تھا کہ اِس حقیقت کے پیچھے تو اتنے راز اتنے اسرار اتنے حقائق پوشیدہ ہیں کہ کم از کم ایک عشرہ اس پر ہونا چاہیے تو تسبیح اور اس کی حقیقت اسی پر میں نے آپ سے گفتگو کرنا ہے۔ جو چیز بھی آپ کا یہ خادم بیان کرتا ہے وہ پہلی بار وہی بیان کرتا ہے سر اُٹھانا بس تھوڑی زمین آج بناتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عنوان یہی رہے گا آیت روز بدلتی رہے گی اور اُن کے حقائق پر بحث ہوتی رہے گی۔ دیکھو دوستو! نماز روزہ وغیرہ وغیرہ یہ جو واجبات شریعہ ہیں یہ صرف جن وانس پر واجب ہیں لیکن تسبیح ذرے سے عرش تک ہر شے پڑھتی ہے۔ واجبات شریعہ فروعیہ جو ہیں یہ جن وانس پر، لیکن تسبیح ہر شے یا یوں سمجھیں نماز روزہ جن

وانسان کرتے ہیں تسبیح خدائی کرتی ہے بلکہ خود خُدا بھی کرتا ہے۔ (اللہ اکبر) میں تو پوری جائیداد دے دوں گا کسی عالم سے لکھوا کے لاؤ یا تو میں یہ کہوں کہ فلاں سے، کسی سے بھی کل لکھوا کر لے آنا کہ قیامت والے دن کیا نماز پڑھی جائے گی؟ کیا اُس دن روزہ ہوگا؟ بھئی نماز اُس دن کیسی، اُس دن تو نمازوں کا پھل ملے گا۔ روزہ کیسا، اُس دن تو ساغر چلے گا، کوثر ہوگا۔ اُس دن حج ہوگا؟ حج کیسا، اُس دن تو خود کعبہ حاجی کے روپ میں آئے گا؟ بتا چکا ہوں تمہیں کہ یاتی الکعبة فی صورة المحرم کہ کعبہ حاجی کے روپ میں احرام باندھے گا اور یہ تو بچے بھی جانتے ہیں کہ احرام باندھا جاتا ہے حج کے لیے، دُنیا میں ہم حج کرتے رہے کعبے کا، یہ قیامت کے دن کس کا حج پڑھنے آرہا ہے (نعرہ حیدری) زندہ رہو سلامت رہو کم از کم اپنے امامؑ کے ظہور تک، تو اُس دن تو نماز ہوگی نہیں، روزہ نہیں ہوگا، تسبیح ہوگی اگر عُجلت پسند ہے کوئی، قرآن منبر پر لے آئے، ابھی دیکھ لے، سورہ زمر، قیامت کی بات کرتے کہہ رہا ہے تـــــری الـمـلٰئکة حآفین من حول العرش یسبحون بحمد ربهم وقضی بینهم بالحق وقیل الحمد لله رب العلمین(75)

فرمایا قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ سارے فرشتے عرش کو گھیرے ہوئے ہونگے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح پڑھ رہے ہونگے اُس دن فرشتوں کے درمیان حق کا فیصلہ کیا جائے گا (العظمة لله) یہ کیا چکر ہے، فرشتوں کے درمیان حق کا فیصلہ، میرے اورآپ کے درمیان تو فیصلہ ہوگا اسے تو میں نے ہضم کرلیا تھا چونکہ ہمیں اختلاف رہا ہے قرآن کہہ رہا ہے۔ انـت تـحـکـم بیـن عبادک فی ما کانوا فیه یختلفون ٥ اے پروردگار تُو ہی قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اُس چیز کے بارے میں جس کے بارے

میں یہ دنیا میں اختلاف رکھتے تھے۔اب اگر میرے سامعین تھکے نہیں تو ایک لمحے کے لیے سر اُٹھایئے، آیت اُتری، خیبر شکن نے سوال کر دیا یا رسولؐ اللہ کیا ہے اختلاف؟ کیسا اختلاف؟ کیسا فیصلہ؟ فرمایا **لا اختلاف فی اللہ ولا فیھا ولا کن من الاختلاف فیک یا علی.** اے علیؑ نہ اللہ میں اختلاف ہے نہ مجھ میں اختلاف ہے اختلاف تیری ذات میں ہے (نعرہ حیدری) کیونکہ یا علیؑ جس نے بھی اللہ کو مانا پھر زندگی بھر اُس نے یہ نہیں کہا کہ وہ خالق ہے یا نہیں وہ اللہ ہے یا نہیں اور جس نے رسولؐ کو مان لیا اُس نے کبھی نہیں کہا یہ رسولؐ ہے یا نہیں یہ نبی ہے یا نہیں یہ سچا ہے یا نہیں علیؑ کو ماننے والے بھی اختلاف کرتے رہے بندہ ہے یا نہیں (العظمۃ اللہ) الحمدللہ کسی پیشانی پر کوئی شکن دکھائی نہیں دے رہی مجھے، تو ہم تو اختلاف کرتے رہے علیؑ کے بارے میں فیصلہ ہوگا، فرشتوں کے لیے فیصلہ کیوں؟ حدیث ہے رسولؐ کی کہ **ان ملاء العلی یطلبونہ فی السماء کما انتم الطلبونہ فی الارض** فرمایا اے زمین والو آسمان والے بھی آسمان والوں میں اللہ کو ایسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں جیسے تم زمین پر ڈھونڈتے ہو، اہل سماء بھی ویسے تلاش کر رہے ہیں جیسے تم زمین والے۔اُنھوں نے بھی اُسے دیکھا نہیں، جب دیکھا نہیں تو اُنھیں کیسے پتہ چلا کہ کوئی اللہ بھی ہے (اللہ اکبر) ہر کوئی توحید سمائی رکھتا ہے یعنی سُنی ہوئی، مولانا، کائنات میں ایک ہی دیکھا ہے میں نے موحد، جو توحید بصری کا دعویدار ہے وہ میرا مولا علیؑ ہے، وہ کہتا ہے میں نے اسے سن کے نہیں مانا (العظمۃ للہ) خیبر شکن کی توحید، توحید سمائی نہیں، توحید بصری ہے، یا علیؑ یہ سارے تیرے مولائی ہیں، پوچھنا چاہتے ہیں ہمیں تو نظر نہیں آتا آپؐ کہہ رہے ہیں کہ میں نے دیکھ کے مانا، فرمایا غضنفر ہضیان نہ بکنا بندے کو خدا اور خدا کو بندہ

نہ سمجھنا اس نے مجھے ایسا بنایا کہ اپنی صفات کو جمع کر کے علیؑ تراشا اور کہا یا علیؑ اپنے پر نظر ڈال، جیسا تُو ہے ناں صفات میں ویسا میں ہوں، تو بس جس کی توحید، توحید بصری ہے اُسی نے فرشتوں کو بھی بتایا، آج ایک راز کی بات بتانے لگا ہوں، جو آج سے پہلے میں نے منبر سے آپ کو نہیں بتائی، زمین والوں کو اللہ کس نے بتایا؟ علیؑ نے، کس طرح بتایا؟ آدم کے بیٹے کی چودھراہٹ تو اُس دن بھرم کھو بیٹھی تھی جس دن اُس نے علیؑ کو اللہ مان لیا تھا، تم نہیں ماننا اللہ، یہی تو امتحان ہے کہ جہاں جہاں دیکھو علیؑ کو نہ تمہارا دل دھڑکے نہ شک کرو نہ اللہ کہو کیونکہ اِن تینوں میں سے ایک معاملہ بھی ہو گیا تو پھر ایمان چلا جائے گا، دل دھڑک گیا تو ایمان گیا، شک ہوا تو ایمان گیا۔ اللہ سوچا تو ایمان گیا۔ علیؑ کہتا رہا اللہ میں نہیں، اللہ وہ ہے جس کے سامنے میں جھکتا ہوں، کچھ ہٹ دھرم ڈھیٹ ضدی بے دین ایسے تھے جنہوں نے میرے مولاؑ کے قول کی پرواہ نہ کی اور کہا نہیں نہیں بس تُو ہی اللہ ہے میری نظر میں مقصر اور نصیری برابر کے مجرم ہیں ایک علیؑ کے قول کا منکر ہے ایک علیؑ کے فعل کا منکر ہے ایک فعل نہیں مانتا علیؑ کا، اگر اُس نے میرے مولا کو سچا مانا ہوتا تو جب علیؑ کہہ رہا ہے میں اللہ نہیں ہوں تو بس نہیں ہے، یہ مجرم ہیں۔ جنہوں نے نہیں مانا تھا اللہ ان کے دل میں بھی کبھی کبھی کچھ کچھ خیال آتا رہتا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہیں ویسا تو نہیں اور رب کعبہ کی قسم یہی کچھ فرشتوں کے ساتھ ہے فرشتے بھی یہی سوچتے ہیں ہمیں توحید بھی یہی سکھاتا ہے تسبیح کا طریقہ بتاتا ہے نماز پڑھنے کے طریقے تعلیم کرتا ہے پھر ڈیوٹیاں بھی خود لگاتا ہے یہاں کھڑے رہنا، یہیں رُکے رہنا، آگے نہ بڑھنا، جل جاؤ گے، ہم سے کہتا ہے وہاں بادل برسادو، وہاں ہوائیں چلا دو، وہاں انگوری اُگا

دو وہاں پھول کھلا دو، وہاں ویرانہ کر دو، وہاں طوفان لاؤ، یہاں زلزلہ پیدا کر دو،
اسے صاحب اولاد کر دو اسے بانجھ کر دو، اسے بے اولاد رکھو۔ اس کا رزق بڑھا دو
اس کا گھٹا دو، پھر سجدے میں بھی جھک جاتا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہیں ویسا تو نہیں
(العظمة لِلّه) تو ان کے لیے اللہ کہہ رہا ہے قضی بينهم بالحق فرشتوں کے
مابین حق کا فیصلہ کیا جائے گا اور لاہور والو یہ بھی غضنفر ہی یاد دلائے کہ حق کون ہے (علی
حق) کون ہے حق؟ علیؑ، یا علیؑ کے سوا نقوی صاحب اِن سے کہو کہ حق لائیں ورنہ میں
ترجمہ کرنے لگا ہوں قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کو گھیرے ہوئے
ہونگے تسبیح بھی پڑھ رہے ہونگے اور اُس دن اُن کے درمیان علیؑ کا فیصلہ کیا جائے گا
اور مولانا پھر آگے وقيل الحمد لله رب العلمين اور اُس دن الحمدللہ کہا جائے گا
شکر ہے مالک تیرا کہ ہم نصیری ہوتے ہوتے رہ گئے اور باخدا میرا ناز یہی ہے منبر سے
کہہ رہا ہوں جھوٹ بولوں یہودی ہو کر مر جاؤں، کلمہ نصیب نہ ہو، ذکر کو گواہ اور ضامن
بنا کر کہہ رہا ہوں، کوئی بناوٹ نہیں، کوئی مبالغہ نہیں، حقیقت ہے اور جب میں سوچتا
ہوں میں کہتا ہوں کہ روئے زمین کی سلطنت خدا مجھے دے دیتا تو شاید میں اتنا نہ اتراتا
جتنا اس بات پر ناز کرتا ہوں تمہیں جو میں علیؑ بتاتا ہوں یہ وہ علیؑ تو نہیں جسے میں جانتا
ہوں ذات واجب کی قسم جس علیؑ کو میں جانتا ہوں وہ اس سے کہیں آگے ہے اور علیؑ کو
وہاں دیکھ کر بھی الحمدللہ نہ کبھی میں نے شک کیا اور کبھی چھو کر بھی خیال نہیں گذرا کہ یہ
اللہ تو نہیں وہاں بھی میں نے اُسے بندہ ہی سمجھا اور بس یہی امتحان ہے جو اس سے گذر
گیا اُس نے دنیا میں ہی صراط کو عبور کر لیا اب آخرت والی صراط اُس کا کچھ نہیں بگاڑ
سکتی۔ علیؑ سے نمک حرامی نہ کرو شک کر کے، جلی سے عزداری نہ کرو علیؑ کو خدا کہہ کے،

جو بندہ علیؑ کو اللہ کہے وہ خدا کا غدار، اور جو علیؑ میں شک کرے وہ علیؑ کا غدار وہ علیؑ سے
نمک حرامی کرتا ہے اور اگر دونوں چیزوں میں کامیاب گذر گیا پھر مومن، نہیں نہیں......
تم میں سرخاب کا پر لگا ہوا ہے کہ گناہ تم کرو اور تمہارے لیے معافی فرشتے مانگیں فرشتے
تو کیا گناہ تم کرو بخشش رسولؐ طلب کرے، حاملان عرش والی آیت بھول تو نہیں گئی۔ کیا
ہیرے موتی لگے ہیں تم میں، صرف ایمان کے سبب چونکہ علیؑ کی مودّت یہاں اُتر آئی
ہے میں نے ایک حدیث پڑھی تھی اور بس آج ختم کر دیا الحمد للہ میں سرخرو ٹھہرا کہ میں
نے مجلس تمام کر ہی لی، یہ طرفین کی کتابیں بھری پڑی ہیں جس جس مسلک سے بھی کسی
کا تعلق ہے اپنے پسند کے عالم سے پوچھ لے کہ کیا یہ حدیث ہے یا نہیں روزے دار
کے بارے میں کہ انفسہ تسبیح روزے دار سویا ہوا اس کی سانسیں تسبیح ہیں۔
جب میں نے اس حدیث کی شرح پڑھی تو سارے طبق روشن ہو گئے۔ ہے سویا ہوا
خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا ہے اللہ تسبیح لکھ رہا ہے، وجہ؟ کیوں؟ فرمایا اس لیے
چونکہ نیند میں بھی اس کے دل میں علیؑ موجود ہے تو پھر یہ ساری وجوہات اِن علتوں کا
سبب جب علیؑ ہے تو پھر کیا روزہ کیا روزے سے آگے پیچھے، سمجھ میں آرہی ہے بات یا
نہیں تو بس اس میں شک نہ کرو پھر حقیقتِ تسبیح سے مربوط ہو جاؤ گے تم، درود پڑھ لو ل
کر با آواز بلند (صلوۃ) کچھ لطف بھی آیا یا وقت ضائع ہوا، اپنے لیے نہیں پوچھا،
جانتے ہو ہر مجلس میں پوچھتا ہوں بس آپ کے تصور سے پہلے منبر چھوڑنے لگا ہوں
میں، صرف دو فقرے، آپ سے تو شاید معذرت بھی کر لیتا لیکن سامنے ماؤں بہنوؤں
بیٹیوں میں شام سے آئی ہوئی عزادار بھی موجود ہے وہ نہ ہمارا علم سننے آتی ہے نہ اُسے
ہماری خطابتوں سے کچھ لینا دینا ہے وہ پُرسے کے لیے آتی ہے اور ایک عزادار تم میں

بھی بیٹھا ہے یقیناً جان لیا ہو گا تم نے کہ کس کی بات ہے تمہاری آنکھوں سے پانی بہہ رہا ہے اور جس عزادار کی میں نے بات کی ہے اُس کی آنکھوں سے پانی نہیں لہو بہہ رہا ہے اور جس نے قدم قدم پہ عذر تلاشے ہیں رونے کے لیے اور بس ایک جملہ کہہ کر جا رہا ہوں سوچتے رہنا عبادت کا سبب بن جائے گا۔ ایک شخص نے کہا مولا کم رویا کیجئے ٹھنڈی سانس لے کر فرمایا ہاں بھئی ٹھیک کہا تم نے ایک بات تو بتاؤ اگر آج تم یہاں مر جاؤ تو کیا بغیر کفن دفن کے تمہاری لاش یہیں پڑی رہے گی وہ کہنے لگا مولاً بھلا میں بغیر غسل کفن تدفین کے کیسے رہ سکتا ہوں مسلمانوں کا شہر ہے کوئی مجھے غسل دے گا کوئی میرا کفن لے آئے گا کوئی مجھے دفن کر دے گا منہ پر طمنانچے مار کر سجادؑ نے کہا نو لاکھ کلمہ پڑھنے والے موجود تھے میرے بابا کا لاشہ بلا غسل و کفن پڑا رہا کسی کو حیا نہیں آئی کہ میرے بابا کا لاشہ دفنا دیتا۔

الا لعنۃ علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

دوسرا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والطیر صفت کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ 41

سورۃ نور سے ایک مختصر اور مشہور ترین آیت تلاوت کی ہے میں نے، والطیر صفت کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ واللہ علیم بما یفعلون. فرمایا پرندے پَر کھول کر عبادت کرتے ہیں۔ سمجھ میں آئی بات، ہر ایک کو نماز پڑھنے کا طریقہ معلوم ہے کل علم صلاتہ وتسبیحہ ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے واللہ علیم بما یفعلون اور جو کچھ لوگ کر رہے ہیں اللہ کو اُس کا بھی علم ہے۔ تسبیح ایسی شے ہے پرندے شعور نہیں رکھتے مگر تسبیح کرتے ہیں اور فقط بے شعوری میں نہیں کرتے، اللہ فرما رہا ہے اُنھیں علم بھی ہے تسبیح کا اور سورہ صفت کہلاتی ہی اس لیے ہے کہ شروع بھی لفظ صفت سے ہے والصفت صفا فالزجرت زجرا فالتلیت ذکرا قسم ہے صف باندھ کر عبادت کرنے والوں کی قسم ہے جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی اور قسم ہے ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی۔ جو پہنچے میری طرف سے لائق داد ہیں، یہ نہیں کہا کہ قسم ہے قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی، قسم ہے ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی، آیات کی تلاوت کی بات نہیں قرآن کی تلاوت کی بات نہیں، ذکر کی تلاوت ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی (سورۃ طہٰ 124) فرمایا جس نے بھی اللہ کے ذکر سے منہ موڑا۔ قیامت کے دن ہم اُسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ دنیا میں تجھے

آنکھیں دی تھیں ذکر تیرے سامنے آیا تُو نے ذکر کو پہچانا نہیں اب بھی اگر کوئی نہیں سمجھا تو میں آیت پڑھنے لگا ہوں اس کو بھی اگر کوئی نہ سمجھے تو پھر اللہ کرے وہ قیامت تک کچھ نہ سمجھے سورہ یسین میں اپنے مقاصد کے ترجمان سے کہہ رہا ہے **انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمن بالغیب (11)** اے رسولؐ تیری تبلیغ سے ہر شخص نہیں ڈرتا صرف وہی ڈرتا ہے جو ذکر کے پیچھے چلتا ہے (نعرہ حیدری) اب ماشاء اللہ کھلے کھلے چہرے جبین مودت سے پھوٹی ہوئی مسرت یہ بتا رہی ہے میرے سامنے سب حلالی ہیں سب موالی، صافی سے ابوحمزہ ثمالی تک مذہب آل محمدؐ کی ہر تفسیر کی ذمہ داری میری جو بھی اٹھا لوگے ورق بولتے ہوئے نظر آئیں گے رقص مودت کر کر کے اعلان کریں گے **الذکر وامیر المومنین** جیتے رہو جب تک تمہاری طبیعت ہے لیکن فیصلہ کرنا ہے کون ہے ذکر؟ علیؑ قسم ہے ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی تو میں تو پھنس گیا پالنے والے تُو کہتا ہے کہ علیؑ کا نام لینے والا تلاوت کر رہا ہے مولوی کہتا ہے تیری نماز باطل ہو رہی ہے (نعرہ حیدری) پرندے تسبیح کر رہے ہیں۔ پڑھ لو خطبہ طارق کو، امیر کائنات سے جب پوچھا گیا کہ امام اور آئمہ کیا ہیں یہ ہیں یہ ہیں کہتے کہتے پھر فرماتے

باسمائهم تسبح الاطيار وتستغفر لشيعتهم الحيان فى لجج البحار.

فرمایا پرندے ہواؤں میں آئمہ کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اگر تمہارا ذوق سماعت زندہ و بیدار رہا تو ان دس دنوں میں تمہیں تسبیح کے ایسے ایسے اسرار بتانے ہیں کہ تمہارے بال تمہارا لباس تسبیح کیا کرے گا، انشاء اللہ خیبر شکن کی بخشی ہوئی خیرات کے بھروسے پر وعدہ ہے میرا یعنی تسبیح ایک ایسی چیز ہے ساری خدائی کرتی ہے، بلکہ کل

رات میں بتا چکا ہوں آپ کو خود خدا کرتا ہے، جب وقت ہوگا بتادوں گا خدا تسبیح کیوں کرتا ہے کب کرتا ہے کیا کرتا ہے یعنی جنت چلو مولوی کو خوش کر دیتے ہیں اعمال کا صلہ ہے جنت۔اب تو خوش ہو، گوایسا ہے نہیں اعمال کا صلہ ہوتا تو پھر ہر نمازی جنت جاتا، اعمال کی ضرورت اپنی جگہ،اعمال کی اہمیت اپنے مقام پر، لیکن یہ نہ نجات کی قیمت نہ بہشت کا صلہ،لیکن میں نے تمہیں خوش کرنے کے لیے کہہ دیا جنت اعمال کا صلہ ہے۔دارالعمال نہیں، جنت میں اعمال نہیں ہونگے، یہاں تک میں نے پڑھا ہے کہ اگر مومن اُٹھنا بھی چاہے گا ملائکہ کہیں گے لیس ھذا دار التعب یہ تکلیف کا گھر نہیں تمہیں استقبال کے لیے احترام کے لیے اٹھنے کی ضرورت نہیں۔اُس راحت والے گھر میں جہاں نہ نماز پڑھی جائے گی نہ روزہ رکھا جائے گا نہ حج کے لیے سامان باندھا جائے گا، کچھ نہیں ہوگا۔آیتیں میں نے بتائیں؟ میں نے مشورہ دیا اللہ کو کہ ایسی آیتیں بھیج میں نے نعرے لگوانے ہیں وہ سورہ یونس میں کہہ رہا ہے کہ جنتی لوگ آخر کریں گے کیا بس ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے فرمایا نہیں دعـوھـم فیھـا سبـحـنک الـلھم وتحیتھم فیھا سلم واخر دعوھم ان الحمد للہ رب الـعلمین (۱۰) فرمایا وہاں وہ سبـحـنک اللھم کی تسبیح کریں گے اُن کا تحفہ ہدیہ ایک دوسرے پر سلام ہوگا اور اُن کی آخری دعا الـحـمدللہ ہوگی۔نماز نہیں ہے، وہاں تسبیح ہے زیادہ تشریح میں نہیں جاؤں گا صاحبان اشارت ابھی سنبھال لیں اور باقی حضرات بعد میں سنیں کیسٹیں سنیں، انشاءاللہ بہت کچھ پلے پڑے گا اوراد ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں ''ورد'' کہلاتے ہیں، سب تسبیح ہیں سمجھ میں آئی بات دوستو، یہ تو تم نے ان دانوں کے مجموعے کا نام تسبیح رکھ دیا عربی میں یہ تسبیح نہیں، عربی میں یہ

سبحہ کہلاتی ہے، تسبیح وہ ورد کہلاتا ہے جو پڑھا جائے۔ ہر ورد ہر تسبیح کی تاثیر الگ ہے۔
ایک دو مثالیں دیتا ہوں افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد (44)
سب سے پہلے یہ ورد یہ تسبیح مومن آل فرعون نے کی تھی اور اس کی وجہ سے اس سورہ کا
نام سورہ مومن ہے۔ فرعون کا رشتے دار کیوں نہ ہو اگر دل میں ایمان ہو تو اس کے نام
پہ قرآن بنتا ہے اور مولوی اولادِ علیؑ کو محروم کرنا چاہتا ہے۔ بہر کیف اس نے کہا، پڑھ لینا
سورہ مومن، اس نے کہا تھا افوض امری الی اللہ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا
ہوں۔ ان اللہ بصیر بالعباد اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے کہ کون کیا کرتا ہے۔
ساتھ ہی آیت کا بالکل اگلا حصہ اللہ نے اس کا انعام اس کا صلہ اس کا اثر تاثیر بتا دی کہ
اُس نے یہ کہا پھر کیا ہوا فوقہ اللہ سیات مامکروا جو فرعونیوں نے اُس کے
خلاف مکر کیے تھے اللہ نے اُن مکر کی برائیوں سے اس مومن کو بچا لیا۔ تو دشمن کے مکر و
فریب سے بچنے کے لیے یہ تسبیح ہے۔ دُشمن کے مکر سے، بہت سے لوگوں نے چغلی
کھائی فرعون کے ہاں کہ تیرے سامنے تیرا ہے یہ پیٹھ پیچھے موسیٰ کے اللہ کو مانتا ہے
فرعون نے کہا بلاؤ، بلایا، حزقیل رشتے دار میرا دم کسی اور کا بھرتا ہے تو اُس نے کہا کس
نے تیرے کان بھر دیئے، اچھا بتا بھرے دربار میں تیرا اللہ کون ہے کہنے لگا بڑی سے
بڑی قسم کھانے کو تیار ہوں یہ فقرہ اللہ نے اُس کی زبان پہ جاری کروایا کہ بڑی سے
بڑی قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میرا اللہ بھی وہی ہے جو اِن سب کا ہے (اللہ اکبر) فرعون
اپنے مقام پر خوش کہ مجھے کہا ہے چونکہ وہ سارے اُلو کے پٹھے تو فرعون کو اللہ کہتے تھے
ناں۔ لیکن اُس نے بھی حقیقت کہا فرعون اللہ تھا تو نہیں۔ اُن کا اللہ بھی تو اللہ تھا کہا میرا
اللہ بھی وہی ہے جو ان سب کا ہے۔ فرعون نے اُس کے دشمنوں کو وہیں قتل کروا دیا۔ تو

یہ دشمن کے مکروفریب سے بچنے کی تسبیح ہے۔ حسبی اللہ میں کیا تاثیر ہے؟ سب سے پہلے میدان جنگ میں عہد رسالت میں سلمان جیسے لوگوں نے تسبیح پڑھی، کچھ دُشمن نما دوستوں نے جو بظاہر دوست تھے اور در حقیقت اُدھر ملے ہوئے تھے اُنھوں نے آ کے ڈرایا خوفزدہ کیا کہ بہت لشکر ہے کفار کا تم مٹھی بھر ہو گھن کی طرح پس جاؤ گے کیا لڑو گے سلمان کے منہ سے نکلا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل اللہ ہمارے لیے کافی اور وہی بہترین وکیل ہے سورہ آل عمران ہے یہ، ساتھ ہی اگلہ حصہ آیت کا اللہ نے اس کی تاثیر بھی بتادی کہ فانقلبوا بنعمة من اللّٰہ وفضل لم یمسسھم سوء (174) زندہ سلامت واپس پلٹے نعمتوں کے ساتھ فضل کے ساتھ کسی تکلیف نے انھیں چھوا تک نہیں، یہ اس کی تاثیر ہے۔ سب سے پہلے یونس نے تسبیح پڑھی لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین (87) ماشاءاللہ یہ تسبیح تو سب کو یاد ہے۔ سورہ انبیاء کو پڑھ لینا تاثیر کیا ہے اس کی فاستجبنا لہ ونجینہ من الغم وکذلک نجی المومنین (88) فرمایا ہم نے یونس کی فریاد سنی اُسے قبول کیا اُسے نجات دی۔ وکذلک نجی المومنین ہم مومنین کو بھی اسی طرح نجات دیتے ہیں۔ نہ......نہ......نہ دادو دی بڑا شکر یہ ممنون ہوں لیکن روش اور اک پر نہیں چلے ہو تم، یونس کون ہے؟ نبی ہے فقط نبی نہیں رسول، معصوم ہے حجت ہے اسکی نجات کا ذکر کر کے آگے کہہ رہا ہے وکذلک نجی المومنین. ہم مومنین کو بھی ایسے ہی نجات دیتے ہیں اور کیا چاہتے ہو علیؑ کی ولایت کا صلہ جہاں نبوت کا ذکر ہے وہیں مومن کا ذکر ہے (نعرہ حیدری) سمجھ میں آئی بات اور ایک اور چیز بھی ہے اس میں دیکھنے والی فریاد یونس نے کی، کیا؟ غور کریں لا الہ الا انت کوئی اللہ نہیں مگر تو

سبحنک تو ہی تسبیح والا ہے۔اب بتائیں یہ صیغہ واحد کا ہے یا جمع کا، انت واحد، سبحنک، ک کی ضمیر مخاطبت بھی واحد، یونس واحد کو پکار رہا ہے اللہ یہ کیوں کہہ رہا ہے۔فاستجنالہ ہم نے اُس کی دعا سن لی ہم نے اُسے غم سے نجات دی وکذلک نجی المومنین اور ہم مومنین کو بھی اسی طرح نجات دیتے ہیں۔اب مومن کو نجات ہم سے ملتی ہے وارے میں ہے (نعرہ حیدری) حالانکہ حق تو یہی بنتا تھا میں نے سنا، جہاں واحد کے صیغے کے ساتھ اللہ نے بات کی ہے ناں وسیلہ ساتھ رہا ہے، سارے ایک لحہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا اور ایک بات کا سوچ کر جواب دینا وہ جو بنی اسرائیل میں ایک بندہ قتل ہو گیا تھا جسکے قاتل کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔ موسیٰ اس مردے کو زندہ نہیں کر سکتا تھا؟ چلیے موسیٰ نہیں کر سکتا۔خوش، اللہ تو کر سکتا ہے پھر اللہ نے اُسے زندہ کیوں نہیں کیا؟ بولو، چکر کیا ہے؟ دورسے ان اللہ یا مرکم ان تذبحو ابقرۃ (البقرہ67) اللہ کہہ رہا ہے گائے ذبح کرو پوری قوم پاگل ہو کے بھاگ رہی ہے اس رنگ کی ہے اس نسل کی ہے اس عمر کی ہے یہ علامت ہے یہ نشانی ہے یہ صفتیں ہیں پوری قوم کے گھر سے زر و جواہرا کھٹے ہوئے اتنی مہنگی گائے خریدی گئی ذبح کر کے کہا اسکے گوشت کا ایک ٹکرا الو فقلنا اضربوہ ببعضھا اور اس میت کو گائے کا ٹکرا مارو۔زندہ ہو کے اُٹھ بیٹھا۔آگے کہتا ہے کذلک یحی اللہ الموتی (73) اللہ مردوں کو اسی طرح تو زندہ کرتا ہے۔نہیں نہیں...... کچھ لوگوں کے سر سے گذر گئی بات، مارا گوشت جا رہا ہے زندہ گائے بھی نہیں، مُردہ گائے اور مردہ ساری گائے نہیں اسکی دم والے گوشت کے حصے کا ایک ٹکرا وہ مارا جا رہا ہے، پالنے والے یہ بنی اسرائیل میں بچھڑا پوجیں تو مشرک، گائے کی دم کا حصہ ماریں تو مردہ اُٹھ

کھڑا ہوا اور یہ توحید، آواز قدرت آئی غضنفر اپنی مرضی کا جانور پوجیں گے تو مشرک اور میری حجت سے منسوب جانور کی پرستش کریں گے تو توحید پرستی بھی ہو گی حتیٰ کے زندگی تک مل جائے گی اور غضنفر میں تو تیرا راستہ ہموار کر رہا ہوں تاکہ تو کسی حجت کے جانور کو جھک کے اپنے لیے کچھ مانگے تو کوئی شرک کا فتویٰ دے تُو کہے یہ تو زندہ ہے وہ تو مردہ تھا (نعرہ حیدری) اور ایک موقع پر مردہ زندہ کرنا تھا بہت دور سے لوگ چل کر آئے تمہارے مولا خیبر شکن کی خدمت میں یا علیؑ قاتل کا پتہ نہیں چل رہا کر لو گے اسے زندہ؟ مولاؑ نے پھٹی ہوئی پاپوش کی ٹھوکر ماری اور کہا ما بقرة بنی اسرائیل با کرم علی اللّٰــہ منی فرمایا بنی اسرائیل کی گائے علیؑ کی ٹھوکر سے زیادہ افضل نہیں ہے (نعرہ حیدری) اور میں چاہتا یہی ہوں کہ ہر موالی کے پاس وہ حقیقت تسبیح ہونی چاہیے کہ جب چاہیں جہاں چاہیں اللہ سے جو چاہیں وہ لے لیں بے شک میرے ساتھ ٹھیکہ کر لو ایسا نہ ہو گردن کٹوا دوں گا اگر ایسی کوئی شے مانگ بیٹھو گے جو اُس کی مشیت کے خلاف ہے تو پھر تمہیں اُس کا بدل دے دیا جائے گا اور بتا دیا جائے گا کہ وہ نہیں تمہارے لیے یہ بہتر ہے۔ بس فرق اتنا ہے کہ شک کا فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا ان لوگوں کے دلوں میں مرض ہے بیماری ہے اللہ نے اُس بیماری کو بڑھا دیا ہے۔ بیمار یہ خود تھے اللہ نے نہیں کیا۔ اللہ نے پھر انکی بیماری بڑھا دی کہ ٹھیک ہے تم اسی مرض کو پسند کرتے ہو اسی کے مریض رہو۔ تفاسیر اہل بیت کو پڑھنا یہاں مرض کی تاویل شک سے کی گئی۔ بنی اسرائیل کا ایک عابد تھا پوری قوم آ کے اُس سے دعائیں منگوایا کرتی تھی کہ تم بڑے عابد ہو ہمارے لیے دعا کر دینا۔ اُس کی اپنی ایک دعا تھی اور وہ برسوں سے مانگ رہا تھا۔ پوری نہیں ہو رہی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ سے کہا تم روح اللہ ہو، امر اللہ ہو،

کلمۃ اللہ ہو، موت وحیات کو ٹھوکروں میں رکھتے ہو، جسے چھولو زندگی اور شفا دے دیتے ہو میری دعا پوری نہیں ہو رہی۔ کہا اچھا آج مناجات میں اللہ سے پوچھیں گے، جب ابنِ مریم کو تنہائی میسر ہوئی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے عابد ہے زاہد ہے اب بظاہر کچھ اتنا تو تھا ناں کہ عیسیٰ بھی متاثر نظر آتا ہے کہ بڑا زاہد ہے اس کی دعا کیوں پوری نہیں ہو رہی۔ اللہ نے فرمایا یا عیسیٰ لا تانی الی یوم القیامۃ لما یستجب لہٗ قیامت تک یہ نامراد پکارتا رہے نہیں سنوں گا اس کی، کیوں؟ یدعونی وفی قلبہٖ شک منک مجھے پکارتا ہے تیرے بارے میں دل میں شک رکھتا ہے (اللہ اکبر) بہت خوبصورت بات کی نقوی صاحب نے کہ یہ عیسیٰ کے شک کا صلہ ہے۔ یوُں سمجھیں یہ نبی اللہ میں شک ہے یہ رسول اللہ میں شک ہے۔ یہ کلمۃ اللہ میں شک ہے عیسیٰ کلمۃ اللہ ہے کلمہ ایک لفظ کو کہتے ہیں اور علیؑ کلمۃ اللہ نہیں علیؑ کلام اللہ ہے (نعرہ حیدری) بس علیؑ میں شک نہ کرنا تسبیح کے اسرار بھی تبھی اثر کریں گے ورنہ پھر کچھ بھی کرلو اُس کا صلہ نہیں ملے گا اگر نہیں تھکے تو دو باتیں اور کرلوں پہلے ایک بات کروں گا اور پھر اشارے سے گذر جاؤں گا۔ آیت ہے سورہ نسأ میں فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین (83) اے میرے حبیبؐ اللہ کی راہ میں جہاد کر اور صرف تیرے نفس کے لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں وحرض المومنین مومنین کو جہاد کی ترغیب دلا لڑیں تو ٹھیک ہے نہ لڑیں تو اُن کی تکلیف شرعی نہیں لا تکلف الا نفسک تیرے نفس کے لیے تکلیف ہے یعنی اگر کوئی مجاہد بھی نہ ہوتا تو پوری کائنات سے اکیلے رسولؐ لڑتے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ تقریباً 82 چھوٹی بڑی جنگیں عہد رسالت میں ہوئیں میں نے رسولؐ کے ہاتھ میں کبھی تلوار نہیں دیکھی۔ ٹھیک ہے ناں

کبھی دیکھا لڑتے رسولؐ کو، تو پھر یہ آیت، جب میں ڈھونڈنے نکلا تو آواز آئی غضنفر خبردار شک کر کے کفر نہ کر بیٹھنا۔ دیکھو بدر سے لے کر حنین تک جو لڑ رہا ہے وہ نفس رسولؐ ہی تو ہے اسی لیے انفسنا و انفسکم تم اپنے نفس کو بلاؤ ہم اپنے، تو پھر رسولؐ نے کس کو بلایا؟ امیر کائنات کو، ویسے نقوی صاحب یہ بڑی بات ہے بخت والے سے ہر کوئی رشتہ جوڑتا ہے آپ منبر پا ور تھے ناں چاہے کسی نے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی میں نے سُنا کئی لوگوں سے، نقوی صاحب عزیز ہیں ہمارے۔ اُسے پتہ نہیں کہ غضنفر اور نقوی صاحب کے کیا مراسم ہیں جب انٹرویو کیا تو پتہ چلا کہ موصوف نے نقوی صاحب کی شکل ہی نہیں دیکھی کبھی کسی نے کسی کو چوان سے رشتہ جوڑا کوئی وزیراعظم بنے اپنے تایا کے بیٹے ہیں ہمارے محلے دار ہیں اور نہیں تو کلاس فیلو ہر ایک کے ہوتے ہیں یعنی بخت والے سے رشتہ جوڑا جاتا ہے اور علیؑ کوئی ایسا بخت لے کر آیا ہے دنیا میں (اللہ اکبر) چھوٹے تو چھوٹے جو بڑے ہیں علیؑ سے اور علیؑ سے بڑے کتنے ہیں؟ صرف دو، ایک نبیؑ ایک جلی۔ یہ دونوں بڑے، نبیؐ نے کیا کہا یہ میرا نفس ہے اور اللہ سے پوچھا تو سورہ آل عمران میں آیت آئی ویحذرکم اللہ نفسہ (30) اللہ کہتا ہے میرے نفس سے ڈرو۔ (نعرہ حیدری)

اب بس یہ ذہن میں رکھنا، یہ مقدر ہے علیؑ کا، یہ بخت ہے خیبر شکن کا۔ رسولؐ کہتا ہے میرا نفس۔ اللہ کہتا ہے میرا نفس اور دیکھو آج مسئلہ حل کرنے لگا ہوں، سروں سے گذر جائے تو پھر واپس نہیں آؤں گا میں، میں نے تو اگلہ جملہ بولنا ہے ناں جو سنبھال سکتا ہے وہ سنبھال لے۔ جاہل کہتے ہیں کہ ہم کیسے مان لیں شب معراج رسولؐ پردے سے باہر تھے علیؑ اندر تھے پھر تو یہ نبی سے بڑھ گئے او بیوقوفو بڑھ کہاں گئے، تم

سیدھی سیدھی بات یہ کیوں نہیں کہتے کہ نبی کا بدن باہر تھا نفس اندر تھا (نعرہ حیدری) یہ بڑائی علیؑ کی ہے یا نبیؐ کی ہے اور دیکھو جہاں پردے کی بات تھی، وہ گھر اللہ کا تھا وہ صحن کبریائی تھا تو جو اندر بیٹھا ہے وہ نفس اللہ بھی ہے، نفس نبی بھی ہے تو نفس اللہ اور نفسِ رسولؐ تو اکٹھے تھے اور بس نہیں کرنا تمہیں زیادہ تنگ ہر معصوم کی تسبیح مختلف ہے اور ہر تسبیح میں بڑے اسرار ہیں بڑے اشارے ہیں کائنات بند ہے بعض اوقات میرا مولوی کی عقل پہ ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے لیکن دل یہ چاہتا ہے کہ ماتم بھی اُسی کے ماتھے پر کروں۔ یعنی ایسا ہے جیسے ایک بات کو مان کے نہ مانا جائے۔ یعنی ایسا ہے کہ بھئی علیؑ کو وجہ اللہ مانتے ہو کہے ہاں اور جب اُسے بتایا جائے کہ وجہ اللہ کا معنی کیا ہے تو کہے میں نہیں مانتا بھئی علیؑ کو ید اللہ مانتے ہو تو کہے جی مانتا ہوں اور جب کہا جائے کہ یہ تو اللہ کا ہاتھ ہے کہاں تک پہنچے گا نہیں نہیں بس وہ ڈھائی فٹ کا ہاتھ ہے اُس سے آگے نہیں جا سکتا، تو مولوی یہی کچھ کر رہا ہے نہیں نہیں تم میں سے کس شخص کو مولیوں نے نہیں بتایا کہ یہ دو جملے ہیں میں بول رہا ہوں اور ایک آدمی بھی اگر یہ کہے کہ نہیں سُنا تو مجھ پر جرمانہ لگا دینا کلام الامام امام الکلام امام کا کلام کلاموں کا امام ہوتا ہے۔ یعنی وہ کلام اگر غضنفر کرے ادھر ایک جملہ علیؑ بولے تو علیؑ کا جملہ غضنفر کے کروڑ جملوں کا امام ہے چاہے وہ جملے آدم بولے اگلہ جملہ بھی اسی طرح مشہور ہے کہ یہ چودہ کیا ہیں انکے کلام کی کیا رسائی ہے کہتے ہیں دون کلام الخالق وفوق کلام المخلوق کہ ان کا کلام خالق کے کلام سے نیچے اور مخلوق کے کلام سے اوپر، یعنی یہ مخلوق ہے اس سے اوپر، یہ خالق کا کلام ہے اس سے نیچے۔ اب قرآن کس کا کلام ہے؟ اللہ کا، اسے کسی دنیاوی کتاب میں شامل کرو گے؟ نہیں۔ اللہ کو اپنے جیسا

کہو گے؟ نہیں، تو مولوی کی مت ہی تو ماری گئی ہے جس کا کلام مخلوق سے اوپر ہے وہ خود مخلوق جیسا کیسے ہے جس طرح وہ اللہ نہیں ہوسکتا کہ اُس سے نیچے ہے اسی طرح وہ مخلوق جیسا بھی نہیں ہوسکتا اور بس سمیٹ لیا میں نے اپنے بیان کو رسولؐ کی پڑھی ہوئی تسبیح۔ نفسِ رسول کون ہے؟ علیؑ، اور نفس اللہ کون ہے؟ علیؑ، تیرا رسولؐ اللہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے کہ پرودگار میں خود تیری تسبیح نہیں پڑھتا انت کما انیت علی نفسک تو ویسا ہی ہے جیسا تُو نے اپنے نفس کی خود ثنا کی ہے۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ بیٹھا سوچتے رہو روش عرفان پر سفر کرتے رہو کہیں نہ کہیں تو پہنچو گے ہی۔ ذات واجب کی قسم اگر کائنات کے علماء اسی جملے کی شرح کا حق ادا کردیں تو شرق سے غرب شمال سے جنوب زرے سے عرش تک پورے عالم رنگ وبو میں ایک بندہ بھی علیؑ کو سوچنے والا نظر نہ آئے ساری دنیا پھر علیؑ کو تسلیم کرلے درود پڑھ لو مل کر باآوازِ بلند (صلوٰۃ) کچھ پلے بھی پڑا یا وقت ضائع ہوا۔ جیتے رہو مولاؑ تمہاری عبادت قبول فرمائیں۔ اپنے لیے نہیں پوچھا ہمیشہ پوچھتا ہوں صرف اس احساس کو اُجاگر کرنے کے لیے پوچھتا ہوں کہ لاکھ دریا علم کے بہادیئے جائیں جب تک آنکھوں میں نمی نہ اترے نہ مقصدِ مجلس پورا ہوتا ہے اور نہ شام والی بی بی راضی ہوتی ہے ہر آنکھ میں کم از کم ایک ایک آنسو آجائے تو میری اور آپ کی نجات بھی پکی اور مجلس کی مالکہ بھی راضی۔ یہی سوچ کے سن لینا ہم یہاں مجلس کے بعد پھر چوبیس گھنٹوں کے بعد جمع ہوتے ہیں۔ تیئس گھنٹے ہم آزاد ہیں اپنے اپنے کام کر رہے ہیں لیکن جو شام سے چل کے آئی ہے۔ ذاتِ واجب کی قسم ایسا نہیں ہے کہ اب پھر واپس شام جائے گی اور کل آئے گی، نہیں، وہ پوری دس راتوں کے لیے پورے دس دنوں کے لیے (العظمۃ للہ) بلکہ کل کا

جو دن گذرا ہے کل کی نماز فجر تمہاری مخدومہ نے اسی عزا خانے میں پڑھی ہے۔ حالانکہ علم میں تھا بی بی کے کہ مجلس تو رات میں ہوگی سارا دن لگائیں دروازے پر رہی ہوگی اور ہر لمحے یہ جملہ زبان پر حسینؑ ابھی تیرے عزادار نہیں آئے۔ حسینؑ ابھی تیرے رونے والے نہیں آئے (العظمۃ للہ) کتنی بڑی حسرت ہے کتنی تڑپ نظر آتی ہے علیؑ کی بیٹی کے اس جملے میں تم چلے جاتے ہو ساری رات ماں کا ہاتھ پکڑ کے عزا خانے میں پھرتی رہتی ہے اَماں فلاں مومن یہاں بیٹھ کے رو رہا تھا فلاں مومن ادھر بیٹھا تھا۔ مولا تمہیں اس غم کے سوا کسی غم میں نہ رُلائے جگہ بتاتے بتاتے ایک جملہ بولتی ہے زلزلہ آجاتا ہے دھرتی میں، کہتی ہے اَماں یہ چیخیں مار کے رو رہے تھے انھیں نہ کسی نے روکا نہ انھیں کسی نے پتھر مارے بی بی کہتی ہے زینبؑ یہ کوئی جرم کر رہے تھے تیرے مظلوم بھائی کا ماتم ہی تو کر رہے تھے چوٹ لگے تو معاف کر دینا بلا تشبیہ چادر تطہیر سر سے ہٹا کے کہتی ہے اگر تیرے حسینؑ پر رونا جرم نہیں تو میرا سر آج بھی زخمی کیوں ہے میں نے تو جب حسینؑ کا نام لیا کبھی نیزے مارے گئے کبھی پتھروں سے خاموش کرایا گیا کبھی آگ برسائی گئی کبھی کھولتا ہوا پانی برسایا گیا۔

الا لعنة على القوم الظالمين

☆☆☆☆☆

تیسرا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورہ دھر سے ایک مختصر مگر اسرار کا سمندر لیے آیت میرے پیشِ نظر ہے۔ ترجمہ لوحِ دل پر لکھیے اور پھر روش ادراک کا انشاء اللہ آسان سفر ہے۔ اپنے مقاصد کے ترجمان اپنے حبیبؐ محمدؐ، احمدؐ سے حکم کے لہجے میں کہہ رہا ہے خدا و من اللیل فاسجدلہ وسبحہ لیلا طویلا (26) اے میرے حبیبؐ رات کے تھوڑے سے حصے میں سجدے کیا کر وسبحہ لیلا طویلا اور طویل رات تک تسبیح پڑھا کر، ہم تو یہ سمجھے تھے اہلیان لاہور کہ سجدہ انتہائے بندگی کا نام ہے مگر آج ڈنکے کی چوٹ پر، بھائی قرآن ہے روایت نہیں آیت ہے۔ سجدہ غضنفر کا نہیں، تنظیم نقوی صاحب کا نہیں، زیدی صاحب کا نہیں، سجدہ حقیقتِ محمدؐ یہ کا، کہتا ہے سجدے تھوڑے کر تسبیح زیادہ کر، معلوم ہوتا ہے اُسے سجدے کے مقابلے میں تسبیح سے زیادہ پیار ہے تو پھر جس چیز سے اُسے پیار ہے تو پھر اُس تسبیح کو تلاش کیا جائے تا کہ ہم بھی وہ طویل تسبیح کر کے اُسے راضی رکھیں۔ پہلے ایک اشارہ کردوں، صاحبان اشارت کے لیے، سبح فعل امر ہے۔ تسبیح کر، تسبیح پڑھ سبح کا لفظ قرآن میں گیارہ سُورتوں میں تیرہ دفعہ آیا ہے۔ سُورہ آل عمران میں، سُورہ حجر میں، سورہ طٰہٰ میں، سورہ فرقان میں، سورہ مومن میں، سورہ ق میں، سورہ طور میں، سورہ واقعہ میں، سورہ حاقہ میں، سورہ اعلیٰ میں اور سورہ نصر میں اور اللہ جانے وجہ کیا ہے کہ سُورہ نصر ایک سودسواں سُورہ ہے۔ (نعرہ حیدری)

اوراس آیت کا آغاز ہی یہاں سے ہورہا ہے۔ اِذا جاء نصر اللہ والفتح

ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا. فرمایا" اے میرے حبیبؐ جب اللہ کی مدد اور فتح دونوں جمع ہو جائیں گی تو لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہو جائیں گے" اور چونکہ یہ میرا موضوع نہیں اور وقت بھی نہیں ہے لیکن بس اتنا بتا دوں کہ تفاسیر اہل بیت کو پڑھئے گا اللہ کہنا یہ چاہتا ہے جب علیؑ اور قائمؑ اکٹھے ہو جائیں گے (اللہ اکبر) یعنی گیارہ سُورے اور بھولا ہوا نہیں ہونا چاہیے میرے سامعین کو کہ ھُوَ کے گیارہ عدد ہیں۔ گیارہ سُورتوں میں تیرہ بار، معصوم کتنے ہیں؟ چودہ، چودہویں سے تو کہا جا رہا ہے تسبیح پڑھ (العظمۃ للہ) جب میں تسبیح کے عوامل کو دیکھتا ہوں یعنی جہاں حکم کیا ہے اللہ نے کہ تسبیح پڑھ، تسبیح پڑھ۔ اس کی قسمیں دو ہیں۔ نو جگہ اُس نے کہا ہے سبح بحمد ربک اپنے رب کی تسبیح پڑھ اور چار جگہ کہتا ہے فسبح باسم ربک اپنے رب کے اسم کی تسبیح کر (اللہ اکبر) اور یہ بھی بتا دوں نو جگہ ہے رب کی تسبیح اور تمہاری بڑی مخدومہ کا عدد نو ہے (اللہ اکبر) علی حق کے نعرے لگانے والو لطف یہ ہے کہ دو دفعہ سورہ واقعہ میں آیا، ایک دفعہ سورہ حاقہ میں اور ایک دفعہ سورہ اعلیٰ میں اور پتہ کیا بات ہے کہتا ہے ان ھذا لھو حق الیقین فسبح باسم ربک العظیم (95,96)

"فرمایا یقیناً یہ یقینی حق ہے پس اللہ کے اسم کی تسبیح کر" (علی حق) اور سورہ حاقہ میں کیا کہا وانہ لتذکرہ للمتقین وانا لنعلم ان منکم مکذبین وانہ لحسرۃ علی الکفرین وانہ لحق الیقین فسبح باسم ربک العظیم (48-52) فرمایا یہ متقین کے لیے تذکرہ ہے یعنی متقین ہی اس کا ذکر کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں (اللہ اکبر) یقیناً میرے سامنے

سب حلاجی ہیں سب موالی ہیں اور سب اہل یقین بیٹھے ہیں اور بات حق الیقین کی ہو رہی ہے اللہ کیا کہہ رہا ہے وانا لنعلم ان منکم مکذبین ہم جانتے ہیں تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں، جھٹلاؤ۔ وانہ لحسرۃ علی الکفرین اور جس کو جھٹلا رہے ہو ناں یہ کافرین کے لیے حسرت ہے۔نہ! اب میرے سر پر قرآن رکھو تاکہ میں منبر سے جھوٹ کہوں تو قرآن کا غضب مجھ پر ٹوٹ جائے اور اتنی بڑی قسم پر جو شک کرے گا وہ خود غضب الٰہی کا شکار ہو گا۔ تیرا مولا مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوفہ کے منبر سے یہ کہہ رہا ہے انا صلوۃ المومنین وانا حسرۃ الکفرین میں مومنین کی نماز ہوں اور کافرین کی حسرت ہوں (نعرہ حیدری) یقیناً یہ کافرین کے لیے حسرت ہے وانہ لحق الیقین اور یہی یقینی حق ہے فسبح باسم ربک العظیم اپنے رب کے اسم کی تسبیح پڑھ۔ دو دفعہ سُورہ واقعہ میں اور ایک دفعہ سورہ حاقہ میں اور سُورہ اعلیٰ میں تو آغاز ہی یہیں سے ہو رہا ہے سبح اسم ربک الاعلی اور یہ تو سب کو جاننا چاہیے اور اکثریت جانتی بھی ہے کہ اسم اور ہوتا ہے مُسمّا اور ہوتا ہے یعنی اللہ اور ہے اسم اور ہے۔نہیں، اگر اس پر بھی کسی کو شک ہے دل میں، میں ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کائنات عالم کے علماء کو جمع کرو، رد پیش کریں میری سزا موت، اصول کافی سے بڑی کتاب ہی کوئی نہیں مذہب اہل بیت میں، اصول کافی میں حدیث ہے صادق آل محمد فرماتے ہیں من عبد الاسم فقد کفر ومن عبد الاسم والمعنی فقد اشرک فرمایا" جس نے اللہ کے اسم کی عبادت کی وہ کافر ہو گیا اور جس نے اسم اور معنی دونوں کی عبادت کی وہ مشرک" جس نے صرف معنی کی عبادت کی۔تو یہ حدیث بتاتی ہے کہ

اسم اللہ نہیں ہے، اسم غیر اللہ ہے۔ کون ہے؟ اگر اسم اللہ نہیں غیر اللہ ہے کون ہے پھر؟ یہ بھی مجھے ہی یاد دلانا پڑے گا امیر کائنات کی زیارت میں یہ جملے موجود، میری زیارات کے ساتھی اس مجمے میں موجود شاہد خان صاحب بیٹھے ہیں نقوی صاحب سامنے بیٹھے ہیں وہاں ان دونوں کو میں نے امیر کائنات کی زیارت مطلقہ پڑھوائی تھی اور کہا تھا کہ پاکستان میں مَیں منبروں سے بیان کروں گا آپ گواہ رہیں کہ یہاں ملاں پڑھ جاتا ہے پاکستان میں شیعوں کو گمراہ کرتا ہے بھٹکاتا ہے، وہاں پڑھا جاتا ہے السلام علی اسم اللہ الرضی ووجهہ المضی وجنبہ العلی اے اللہ کے پسندیدہ اسم میرا سلام (نعرہ حیدری) تمہیں پتہ ہے کہ غضنفر کو نعرہ زیادہ پسند ہے نعرے لگاتے ہو، کیوں؟ پسند جو ہے کہ راضی رہے یعنی پسندیدہ شے کثرت سے پسند والے کے سامنے رکھی جاتی ہے اللہ کو علیؑ پسند ہے تم نماز سے نکال رہے ہو، کون ہے اللہ کا اسم؟ علیؑ، وقت لے لو مُجھ سے جتنا چاہتے ہو یا علیؑ کا غیر لاؤ جو اللہ کا اسم ہو اور اگر نہیں لا سکتے تو پھر جہاں جہاں خدا رسولؐ سے کہہ رہا ہے فسبح باسم ربک العظیم تو پھر ترجمہ یہ ہے علیؑ علیؑ کیا کر (علیؑ حق) کتنی دفعہ آیا قرآن میں کہ اسم کی تسبیح پڑھ؟ چار دفعہ، میں آپ کو ایک آیت یاد دلاتا ہوں اُس پر پوری ایک مجلس تم مجھ سے اسی عزاخانے میں سن چکے ہو ان عدة الشهور عندا للّٰه اثنا عشر شهرا فی كتاب الله یوم خلق السموت والارض منها اربعة حرم ذلک الدین القیم (سورة التوبہ 36) ترجمہ کرنے والوں نے لکھا ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے لوح محفوظ میں بارہ یوم خلق السموت والارض جس دن سے اللہ

نے زمین وآسمان بنائے اُس دن سے بارہ منھا اربعة حرم اُن میں سے چار زیادہ محترم ہیں اور آگے کہتا ہے ذلک الدین القیم یہی تو پکا پکا دین ہے۔ یہ کیا بات ہوئی ہمارے پاکستان میں تو تین قسم کے ہیں۔ جنوری سے دسمبر تک محرم سے ذی الحج تک اور جیٹھ سے...... یہی ہے ناں یعنی جوان کو جانتا ہو وہ پکے پکے دین کا مالک ہے پھر تو سکھوں کو سرٹیفکیٹ جاری کر دو بڑے دیندار ہو تم، ہندوؤں کو دے دو مُشرکوں کو دے دو یہودیوں کو دے دو اور پھر عقل کی بات کرو، تمہارے یہ مہینے کب بنتے ہیں؟ جب دن رات گردش میں ہوتے ہیں ۔دن رات گردش میں کب ہوتے ہیں؟ جب شمس وقمر سفر کرتے ہیں ۔شمس وقمر کہاں سفر کرتے ہیں؟ ساحتِ افلاک میں ۔ابھی زمین آسمان بنے نہیں اور بارہ ہیں لوح محفوظ میں بارہ زمین وآسمان سے پہلے کے بارہ تمہارے تو گردش لیل ونہار روش شمس وقمر کے محتاج ہیں۔ تو پھر یہ کیا ہے اسی لیے کہتا ہوں مولوی کیا جانے اپنا یا پرایا، کیا کہتا ہے قرآن، مولاؑ سے جب پوچھا تو فرمایا اللہ کہنا یہ چاہتا ہے ان الائمة عند الله اثنا عشر اماما اللہ کے نزدیک امام بارہ ہیں۔ لوح محفوظ میں بارہ۔ تخلیق ارض وسماء کے دن سے بارہ اور اب تمہارا امتحان ہے میرے محترم سامعین منھا اربعة حرم ان بارہ میں سے چار زیادہ محترم، دیکھو، تو لنے نہ بیٹھ جایا کرو، میرے تک آوازیں پہنچی ہیں کہ چار زیادہ محترم باقی کیا محترم نہیں ہیں، دیکھو دیکھو افضل بیٹا ہوتا ہے یا بیٹی؟ بیٹا، محترم بیٹی ہوتی ہے یا بیٹا؟ بیٹی، تو بس فیصلہ تو تم نے کر دیا حالانکہ محترم بیٹی زیادہ ہے مگر افضل بیٹا ہے تو افضل کی بات نہیں کر رہا اللہ، کہہ رہا ہے چار زیادہ محترم ہیں اور سرکار صادقؑ سے پوچھا گیا مولاؑ کونسے چار؟ پڑھو اصول کافی کو

اوّل من اختار لنفسہ العلی العظیم فرمایا سب سے پہلا نام جو اللہ نے
اپنے لیے خود چنا اسمِ اللہ سے بھی پہلے وہ علی العظیم تھا، تو پہلا نام جو اللہ نے چنا
اپنے لیے علی العظیم تو فرمایا اُن میں جو چار اُسکے ہمنام ہیں علیؑ ابن ابی طالبؑ، علی
زین العابدینؑ، علی الرضاؑ، علی نقیؑ یہ چار علی اور چار دفعہ کہا میرے اسم کی تسبیح کر (اللہ
اکبر) اب سمجھ میں آئی بات اللہ نے دو تسبیحیں واجب کی ہیں۔ ایک اللہ اللہ کرنا اور
ایک علیؑ علیؑ کرنا، علیؑ کے بھی مولا کو، تیرا نبی علیؑ کا مولا نہیں ہے؟ علیؑ کائنات کا مولا
رسولؐ علیؑ کا مولا اور علیؑ کے مولا سے کہہ رہا ہے علیؑ علیؑ کر، موالی کو چھوڑ دے گا؟
(العظمۃ للہ) جہاں اللہ اللہ کرنا ہوگا ناں وہاں علیؑ علیؑ بھی کرنا پڑے گا چلو ایسا
کر لیتے ہیں ہماری تحقیق میں اللہ کا اسم علیؑ ہے۔ تیری تحقیق میں جو ہے اُس کی تسبیح
کیا کر، کرنی ضرور ہے، نقوی صاحب کافی دنوں سے کہا جا رہا تھا مجھے اور میں بھی
ٹالتا آرہا تھا آج اتفاقاً موقع آ گیا ہے تو میں خواہش پوری کر ہی دوں۔ قلندر کہہ
رہا ہے قلندر بادشاہ کی تسبیح، اُس کا ورد اُس کا نعرہ

اے دل بیا وذکر شاہ بوتراب کن

آباد ساز کعبہ وخیبر خراب کن

وہ کہہ رہے ہیں اے دل آ علیؑ کا ذکر کر اُس شہنشاہ کا ذکر کر جو ابوتراب ہے خیبر
گرا دے کعبہ آباد کر دے یعنی وہ جس دل میں علیؑ کا ذکر نہ ہو اسے خیبر سمجھتے ہیں وہ کہہ
رہے ہیں کہ جس دل میں علیؑ ہے وہ ہے کعبہ اور جس دل میں علیؑ نہیں ہے وہ ہے خیبر
اور خیبر کوئی توڑے نہ توڑے علیؑ خود توڑ دیا کرتا ہے آگے فرماتے ہیں

خاک عدو و بعدده از گرد دلدلش

واز آب تیغ او جگر خس مآب کن

وہ کہتے علیؑ کے دلدل کے سموں کی اڑائی ہوئی مٹی سے علیؑ کے دشمن کی مٹی پلید کر دے اور اُس کی تلوار کی آب سے دشمن کا کلیجہ پانی کر دے۔

هر آن کتاب خالی ذہ ذکر علی بود

لعنت بر آن کتاب و صاحب کتاب کن

فرماتے ہیں جو جو کتاب بھی علیؑ کے ذکر سے خالی ہو اُس کتاب پر بھی لعنت کر لکھنے والے پر بھی لعنت کر (نعرہ حیدری) اور بس آخری شعر پڑھنے لگا ہوں جاگ کر سننا جہاں جہاں بھی ہو، وہ فرماتے ہیں تسبیح خارجی کہ نہ در ذکر مرتضٰی وہ کہتے ہیں خارجی کی وہ تسبیح جس میں علیؑ کا ذکر نہیں ہے۔قلندر فتویٰ دے رہا ہے کہ جس تسبیح میں علیؑ علیؑ نہیں وہ پڑھنے والا خارجی ہے، وہ عالم ہے یا جاہل۔وہ اپنا ہے یا بیگانہ، سر اُٹھاؤ

تسبیح خارجی کہ نہ در ذکر مرتضیٰ

بہ گردن سگان جھنم طناب کن

وہ کہتے ہیں خارجی کی وہ تسبیح جس میں علیؑ علیؑ نہیں اس تسبیح کو جہنم کے کتے کے گلے کی رسی بنا دو (علیؑ حق) (سامعین میں سے کسی مومن نے یہ قطعہ سنایا)

"جس جس نے علیؑ سے رکھا ہے دل میں بُغض

ورثے میں اُس کی نسل کو غیرت نہیں ملی

کوئی نہ کوئی حق کا مخالف رہا سدا

لعنت کو اس لیے کبھی فرصت نہیں ملی"

اور یہ لعنت کو فرصت جو نہیں ملی ناں اس کا تصور قرآن میں ہے۔ میں بس آیت یاد دلاتا ہوں تھک بہت گیا ہوں مگر اب یہ آیت میں نے نہ پڑھی تو میرا سینہ پھٹ جائے گا۔ دو قسم کے امام بتائے ہیں اللہ نے قرآن میں و جعلنھم ائمة یھدون بامرنا وہ امام ہیں جو ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں و جعلنھم ائمة یدعون الی النار اور وہ بھی امام ہیں جو نار کی طرف آگ کی طرف بلاتے ہیں۔ پالنے والے جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اُن کی علامت؟ فرمایا اتبعنھم فی ھذه الدنیا لعنة اُن کی نشانی یہ ہے کہ ہم نے دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی ہے (نعرہ حیدری) جس تسبیح میں علیؑ کا ذکر نہیں ہے بہ گردن سگان جھنم جہنم کے کتوں کی رسی تو بن سکتی ہے تسبیح نہیں کہلا سکتی۔ جب اللہ ہی اس بات پر خوش ہوتا ہے میرے اسم کی تسبیح پڑھ تو ہمیں کیا پڑی ہے کہ ہم اِدھر اُدھر کے ورد ڈھونڈتے پھریں۔ یہ ایسے ہی ہے بھائی، علیؑ ولی اللہ جو کہہ دے اُس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی کہ رسولؐ کو مانتے ہو اس سے یہ سوال کرنے کی حاجت ہی نہیں رہتی کہ خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ گستاخی معاف، جو اللہ حق کہے اُس سے پوچھا جاتا ہے رسول کو مانتے ہو جو یا رسولؐ اللہ مدد کہے پوچھا جاتا ہے علیؑ کو مانتے ہو یا علیؑ تیری ذات میں جادو کیا ہے ایمان تجھ اکیلے پر دلیلیں تین تین دیکھو طریقہ بتانے لگا ہوں تمہیں، یا اللہ یا اللہ کہو گے ناں پھر تسبیح قرض رہے گی یا علیؑ کی، کہو ہی یا علیؑ چونکہ وہ بھی علی ہے اور یہ بھی علیؑ ہے، دیکھو ہوتا ہمیشہ یہی ہے اب آپ داد ظاہری غضنفر کو دے رہے ہیں یا باطنی کو؟ ظاہری کو ناں، چونکہ منبر پر ظاہری بیٹھا ہے باطن تو اس ظاہر کے اندر چھپا ہے بھئی ہاتھ ظاہر کے چوم رہے ہو، داد ظاہر کو دے

رہے ہو حالانکہ علم باطنی کے پاس ہے چونکہ تم تک پہنچ رہا ہے ظاہر کے ذریعے اس لیے سارے کام ظاہر سے میرا باطن بھی تم سے خوش ہے کہ میرے ظاہر کی عزت کر رہے ہیں۔ علیؑ کہہ رہا ہے انا ظاھر ربی رب کا ظاہر میں علیؑ ہوں۔ درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا۔ زندہ رہو سلامت رہو مولا تمہارے حُسنِ مودت کو قائم و دائم رکھے، یہ بھی حقیقت ہے تم عرش کو چھو جاؤ میں علم کے ایک نہیں لاکھوں دریا بہادوں جب تک آنکھوں میں نمی نہ اترے چار آنسو نہ بہیں جو شام سے چل کے آتی ہے وہ راضی نہیں ہوتی وہ ہمارا علم سننے نہیں آتی اُسے ہماری خطابتوں سے کچھ نہیں لینا دینا اُس سے جب بھی کسی نے پوچھا ہے تو اُس نے یہی جواب دیا کہ میں تو حسینؑ کو رونے کے لیے جاتی ہوں (العظمۃ للہ) بس دو جملے زیادہ سے زیادہ کہنے ہیں میں نے اور لکھ لیا صحیفۂ دل پر تو قبر میں بھی عبادت کے لیے کافی ہیں۔ کائنات کا ہر عزادار حق کے معافی مانگتے ہوئے ہم میں سے کسی نہ کسی کے دائیں یا بائیں طرف میرا بیمار کربلا مولا تشریف رکھتا ہے تحقیق بھی ہے اور ایمان بھی، تو اُس ذات سے معافی مانگتے ہوئے مولا تیری پھوپھی تجھ سے بھی بڑی عزادار ہے حُسینؑ کی چونکہ مولاؑ تُو نے رونا شروع کیا بابا کو شہادت کے بعد اور شام والی جس دن سے دنیا میں آئی ہے اسی دن سے حُسینؑ کو رو رہی ہے۔ پڑھ لینا کتابیں پوچھ لینا علماء سے آئی دنیا میں اور آتے ہی رونا شروع کیا۔ علامہ رضی قذوینی کی روایت سُنانے لگا ہوں تمہیں کہو گے ہر بچہ روتا ہے یہ کونسی نئی بات ہے صرف رو رہی ہوتی تو شاید یہ میں روایت نہ پڑھتا رو بھی رہی ہے اور ایک نوحہ بھی کر رہی ہے وا اہ غربتاہ و اہ مظلوما (اللہ اکبر) تم چودہ

صدیوں کے بعد رورہے ہو ماں کے کلیجے پر چھری چل گئی بہت کوشش کی بہلانے کی چپ نہیں ہوئی رسولؐ کو بلوایا گہوارے کے قریب آئے جھکتے گئے جھکتے گئے بلا تشبیہ کلائیاں چومیں اور فرمایا اسکتی یا ام المصائب پہلا دن دنیا میں آئے ہوئے اور نانا سے لقب مل رہا ہے اُم المصائب کا، اے اُم المصائب خاموش ہو جا، اور روئی، خیبر شکن کو بلوایا گیا سر چوما اسکتی یا ام المھن اے دُکھوں کی ماں خاموش ہو جا، اور روئی، جناب حسنؑ کو بلوایا گیا اسکتی یا کعبۃ الرزایا اے دردوں کا کعبہ خاموش ہو جا، اور روئی، دو سال کی عمر ہے سُلطانِ کربلا کی، دروازہ کھولا کیا دیکھا گہوارے کی ڈوریں پکڑ کے ماں رو رہی ہے۔ دہلیز در کو پکڑ کر نانا رو رہا ہے۔ کمر تھام کر صحن میں بابا رو رہا ہے گھر کے گوشے میں کھڑا بڑا بھائی رو رہا ہے۔ حُسینؑ نے رو کر کہا اماں فِضہ سارے سردار آج رو کیوں رہے ہیں فِضہ نے منہ پر ماتم کر کے کہا جب سے تیرے حصے کی بہن آئی ہے روئے جا رہی ہے کسی سے خاموش نہیں ہوتی حُسینؑ نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اماں فِضہ ذرا دیکھ کوئی ملک رسالت کا بادشاہ کوئی کشور ولایت کا تاجدار کوئی اقلیم عصمت کی ملکہ کوئی مُلک امامت کا شہزادہ، سارے شہنشاہ اکٹھے ہیں یہاں، بادشاہ ہوں کو کیا خبر کہ مظلوموں کو کیسے خاموش کرواتے ہیں یہ تو کوئی مظلوم ہی آ کر خاموش کروا سکتا ہے (اللہ اکبر) اب مظلوم آیا میں دیکھتا ہوں کیسے خاموش نہیں ہوتی، ختم کر دی مجلس، قریب آئے گہوارے کے حُسینؑ اختی اسکتی بہنا چپ ہو جا، روتی رہی آواز بلند کی اختا اسکتی وانا حسین بہنا رونا چھوڑ، آنکھیں کھول، دیکھ میں حُسینؑ ہوں۔ روتی رہی، تیور بدلے حُسینؑ نے لہجے کے، نہ رونا رُکتا ہے تیرا نہ بند آنکھ کھلتی

ہے لگتا ہے تیری میری حصے داری نہیں ہوئی۔ لگتا ہے تیرا میرا کوئی معاہدہ نہیں ہوا،
اللہ جانے اس میں کیا تھا گر یہ بند، بند آنکھ کھل گئی بلاتشبیہ بھائی کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر کہا حُسینؑ آج حصے داری کا طعنہ دے کر تُو نے زینبؑ کی بند آنکھیں
کُھلوائیں، یہ میرا اُدھار ہے اسے بھول نہیں جانا۔ کل جب کربلا میں میرے سر
سے چادر اُتر جائے پھر نیزے پر میں بھی آنکھیں بند نہیں کرنے دوں گی، پھر مجھے
بھی بازار میں پتھر کھاتے دیکھنا، مجھے شرابی کے دربار میں جاتے ہوئے دیکھنا۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

چوتھا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون

توجہ ہے بات شروع کی جائے، سورہ صفت سے ایک آیت پڑھی ہے میں نے، خدا نے کسی کا نام لیے بغیر کچھ با کمال لوگوں کا مکالمہ درج فرمایا ہے اس آیت میں۔ فرمایا کچھ ایسے لوگ ہیں جو یہ کہا کرتے ہیں کہ مامنا الا لہ مقام معلوم وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون (164-166)

ہم میں سے ہر ایک کا اللہ کے ہاں مقام معین ہے اور ہم ہی حقیقت میں صف باندھ کے عبادت کرنے والے ہیں۔ وانا لنحن المسبحون اور ہم ہی حقیقت میں تسبیح پڑھنے والے ہیں۔ غور فرمایا یہ کوئی عام دعویٰ ہے، یعنی ایسا ہے ایک شخص کہتا ہے، مَیں عالم ہوں اور ایک کہتا ہے مَیں ہی عالم ہوں یعنی پہلے نے خالی خولی علم کا دعوی کیا اور دوسرے نے نفی کردی کہ بس مَیں ہی عالم ہوں میرے بغیر کوئی نہیں، تو یہ کون ہیں صاحبان کمال جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ہی تسبیح پڑھنے والے ہیں (اللہ اکبر) بس وہ جتنے بھی ہیں تعداد میں وہی ہیں تسبیح پڑھنے والے اگر ان کے دعوے میں کوئی کجی ہوتی تو خدا آیت نہ بناتا۔ آیت، مقام امتنان و مدح پر ذکر ہونا دلیل ہے اس بات کی کہ دعوے داروں نے جو بھی کہا سچ کہا تو پھر وہ جتنے بھی ہیں تھوڑے ہیں یا زیادہ بس وہی ہیں حقیقت میں تسبیح والے، پھر اسکے علاوہ جو بھی تسبیح پڑھے گا وہ چاہے غضنفر ہوگا یا آدم وہ ان سے تسبیح سُننے کے بعد پڑھے گا، آو تفسیر صافی سے تفسیر ابوحمزہ ثمالی تک

مذھب اہل بیت کی ہر تفسیر پکار پکار کر کہہ رہی ہے، سرکار صادقؑ فرماتے ہیں (صلوٰۃ)
فرمایا دنیا والو یہ ہم ہیں ہم، ہم میں سے ہر ایک کا مقام اللہ کے ہاں معین ہے۔ فرمایا ہم
ہیں کہ جن کا مقام نگاہِ الٰہی میں معین ہے، ہر ایک کی عبادت، ہر ایک کی معرفت، تدبیر
عالم میں ہم میں سے ہر ایک کا اختیار اللہ کے ہاں معلوم ہے کہ ہم میں سے کون کیا
کرے گا اور یہ ہم ہی ہیں جو صف والے ہیں، ہم ہی ہیں (اللہ اکبر) علمنا
الملائکتہ والنبین التسبیح والتحلیل ولو لانا مادروالتسبیح
والتحلیل فرمایا تم کون ہو؟ جبرائیل سے میکائیل تک سارے فرشتے، آدم سے عیسیٰ
تک سارے نبیوں نے تسبیح بھی ہم سے سیکھی اور تحلیل بھی ہم سے سیکھی (العظمۃ للہ)
تسبیح و تحلیل، میں ہوں تھوڑا پڑھا ہوا کہیں جب مَیں پھنس جاؤں میری مدد کر دینا، تحلیل
کسے کہتے ہیں؟ لا الہ الا اللہ، اسکے پڑھنے کو تحلیل کہتے ہیں۔ سُبحان اللہ کہنے کو تسبیح
کہتے ہیں۔ الحمد للہ کہنے کو تحمید کہتے ہیں اللہ اکبر کے کہنے کو تقویم کہتے ہیں۔ ویسے یہ
ساری بھی تسبیح کہلاتی ہے، مگر الگ الگ تشریح اسطرح ہے، تو تحلیل ہے لا الہ الا اللہ،
میرا مولا فرما رہا ہے فرشتوں نے، نبیوں نے رسولوں نے لا الہ الا اللہ ہم سے سیکھا۔ جو
لا الہ الا اللہ نہ پڑھے وہ کیا ہوتا ہے؟ مشرک ہوتا ہے۔ اُو جن کے کرم اور تعلیم نے
تیرے باپ آدم کو شرک سے بچایا تُو اِنھی کی برابری کرے گا (نعرہ حیدری) جنکے بغیر
لا الہ الا اللہ کی خبر انبیاء کو نہ ہو، ان کے لیے عبادتوں کی حدیں تُو مقرر کرے گا۔ ہم ہیں
تسبیح پڑھنے والے، ہم نہ ہوتے کہاں ہوتی تسبیح اور ہاں آج کی مجلس میں یہ شرح کر ہی
دوں تا کہ پھر آنے والی مجالس میں آسانی رہے۔ اصل میں یہ جو چار جملے تھے ناں انہی کو
تسبیحات اربعہ کا نام دیا گیا ہے۔ کونسے جملے؟ سُبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ

اللّٰہ اکبر یہ ہیں تسبیحات اربعہ، اس کی تاریخ جانتے ہو؟ نہیں، بخدا خوشی ہوئی، اسی دلیری سے اگر علماء سے پوچھا جاتا تو آج یہ دن تو نہ دیکھنا پڑتے۔ نہ پوچھنے کا ہی تو صلہ ہے جو بھگت رہے ہیں ہم، سر اُٹھاؤ، نقوی صاحب منبر کی قسم، برسوں کے مطالعے کے بعد جو گوہر حقیقت میرے ہاتھ لگا اور اس وقت بھی دو سو سے زیادہ کتابوں کا جوہر ہے جو مَیں آپ کو لمحوں میں منتقل کرنے لگا ہوں، ہر شخص اپنے اپنے صحیفۂ دل پر نقش کرے۔ میرے برسوں لگے تھے اور پھر میں یہ منبر سے کہنے کے قابل ہوا، بات اتنی ہے، بیٹھے نہیں رہو چشم تصور سے زقند لگاؤ اگر کر سکتے ہو تو اس عالم میں جاؤ جب نہ زمین تھی نہ زمان نہ مکین نہ مکان نہ عرش نہ آسمان، بس یزدان اور چودہ کا خاندان (نعرہ حیدری) اور اب اسے لفظوں میں نہیں سمجھایا جا سکتا، وقت ہے نہیں کہ مَیں سرحدیں بتاؤں، زمین و زمان نہیں کچھ نہیں ابھی عرش تک نہیں، بس کبریائی کی تنہائی تھی۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی بادشاہی تھی۔ وحدت کی خلوت تھی، انکی سلطنت تھی، اللہ نے اپنی ذات کا ان پر جلوہ پھینکا، جو نور واحد تھا وہ پانچ پیکروں میں بدل گیا (اللہ اکبر) تھے حقیقت واحدہ اور پھر کتنی تصویریں بن گئیں؟ پانچ، اب چونکہ تجلیٔ ذات تھی، پانچوں نے صف بنائی، قطار بنائی، آگے خاندان کا بڑا پیچھے دوسرے نمبر والا پھر تیسرا پھر چوتھا اور ان چاروں کے اوپر چادر بن کر کوئی خاتون (العظمۃ للہ) یہ جبلت ہے اہلیان لاہور، مثال کے طور پر، بجلی چمکے ناں، اگر محفل میں کبھی آپ بیٹھے ہوں تو تجربہ کر لینا جتنے منہ اتنے فقرے، جتنے شخص اتنا ردِعمل، کسی کی آنکھیں چندیا جائیں گی کوئی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لے گا، کوئی کہے گا واہ جی واہ، کوئی کہے گا یا اللہ خیر، ہے ناں۔ اب تجلیٔ ذات تھی اور پانچ افراد ہیں، بڑے کے منہ سے نکلا سبحان اللہ (اللہ اکبر) فوراً بلا فصل

چھوٹے کی زباں سے نکلا الحمدُ للہ (العظمۃُ للہ) اور جس نے الحمد للہ کہا تھا اس کے بڑے بیٹے کے لبوں سے نکلا لا الہ الا اللہ اور اچانک چھوٹے کی آواز آئی اللہ اکبر۔ اب تو بات کھل ہی گئی، تیرے رسولؐ نے کہا سُبحان اللہ، تیرے مولا علیؑ نے کہا الحمد للہ، تیرے آقا حسنؑ نے کہا لا الہ الا اللہ، سلطانِ کربلا نے کہا اللہ اکبر، یہ چار تسبیحیں۔ چار مردوں کے مُنہ سے نکلیں، پانچویں پردہ دار تھی اس اکیلی نے کہا سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح (اللہ اکبر) اس خاندان کے مردوں نے ایک ایک تسبیح پڑھی، اکیلی نے پانچ تسبیحیں پڑھیں، بی بی کے اکیلی کے پانچ جملے سبــــوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح بے دل دل میں لطف لیتا رہا۔ جی جی وہ تو میرے اندر گھس کر دیکھو ناں میرے اندر کتنی رنجگوں کے زخم ہیں ۔ کتنے سالوں کا دشت تحقیق کا تعاقب ہے علم بانٹنے والے سے کتنی فریادیں ہیں، کتنی میری بینائی صرف ہوئی اور پھر چند لحوں میں یہ آپ تک منتقل کرنے لگا اور پھر اس وقت خون ہو جاتا ہے جسے اپنا نام لکھنا نہ آئے پھر وہ تبصرے کرے۔ جی یہ باتیں ہر صاحب علم کے حصے میں نہیں آتیں، عوام پھر عوام ہوتے ہیں۔ سر اُٹھاؤ، علم میرے سامنے ہے کہہ منبر سے رہا ہوں، میری ضمانت آپ جانتے ہیں مَیں جملوں کی نہیں لفظوں کی نہیں حرفوں کی ذمہ داری لیا کرتا ہوں، زبانِ بے زبانی سے خدا نے دہرایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللّٰہ ، اللہ اکبر، یہ چار جملے تھے اللہ نے ان چار تسبیحوں سے، چار جملوں سے عرش کے چار ارکان خلق کیے، یعنی پانچ سیکنڈ لگے مجھے کہنے پر لیکن کہنے کی پوزیشن میں آنے پر جو وقت لگا وہ میں جانتا ہوں، اللہ نے اس سے عرش کے چار پائے بنائے، اور اُس پر عرش کھڑا کر دیا۔ بنایا کیسے؟ اب کسی تخت کو یا میز کو تصور میں لاؤ،

داہنی طرف کا اگلا پایہ عرش کا سُبحان اللہ سے خلق ہوا، اُسی طرف کا پچھلا پایہ الحمد للہ
سے خلق ہوا، بایاں اُس طرف والا اگلا پایا لا الہ الا اللہ سے خلق ہوا اور اسی طرف کا
ادھر والا اللہ اکبر سے، سوچ کیا رہے ہو انما امرہ اذا اراد شیا ان یقول له کن
فیکون کن سے کائنات بنتی ہے چار جملوں سے عرش نہیں بنتا۔ (نعرہ حیدری) جاؤ
علم کے گھوڑے دوڑالو، علم کے دروازے کھٹکھٹاؤ، کوئی مائی کا لال میرے دعوے کی رد
پیش کرے اپنی زبان کٹوادوں، پوچھنا کسی عالم سے، مجمع لگانے والوں سے نہیں۔
سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، ان چار جملوں سے اللہ نے ارکان عرش اور
عرش کو پیدا کیا۔ ایک ایک عرش کے پائے کے ساتھ ایک ایک نظام عالم کو وابستہ کیا،
جس سے سبحان اللہ والا پایہ خلق کیا اُسکے ساتھ نظامِ خلق، الحمد للہ والے پائے کے ساتھ
وابستہ کیا نظامِ رزق، (العظمۃ للہ) لا الہ الا اللہ والے پائے سے نظام موت کو مربوط کیا
اور اللہ اکبر والے پائے سے نظامِ حیات کو وابستہ کیا (حسینؑ بادشاہ) سبحان اللہ سے
ایک عرش کا پایہ بھی اور نظامِ خلق، الحمد للہ سے ایک عرش کا پایہ بھی اور نظامِ رزق،
لا الہ الا اللہ سے عرش کا ایک پایہ بھی اور نظامِ موت، اللہ اکبر سے چوتھا پایہ بھی اور نظامِ
حیات، یہی وجہ ہے فطرت سے لے کر شریعت تک جہاں جاؤ اور اچھا یہ بھی بتادوں
کائنات میں چاہے کروڑوں نظام ہیں ان چاروں کے اندر ہیں (اللہ اکبر) جتنے
نظام بھی بنالو اصل چار ہیں، اسی سے نکلتے ہیں اور فطرت بھی ہے شریعت بھی، دیکھو
انسان کی فطرت نہیں کہ جب بھی تخلیق کے عجائبات نظر آئیں منہ سے خود
بخود نکلتا ہے سُبحان اللہ (نعرہ رسالت) اور جب معدے میں رزق اُترے منہ سے
نکلتا ہے الحمد للہ (نعرہ حیدری) سمجھ میں آرہی ہے بات، یہ فطرت بھی ہے اور شریعت

بھی اور جب کوئی مرنے لگے ہلا ہلا کے کہتے ہیں او مرنے لگے ہو پڑھو لا الہ الا اللہ (حسنؑ مولا) خوش رہو زندہ رہو، عجائبات تخلیق کو دیکھا جائے، کوئی اچھی چیز، اللہ کی کارہ گری کا کوئی نمونہ، سُبحان اللہ بھئی سبحان اللہ، جی جی اور یہ سُبحان اللہ کی جو زنجیر بن گئی ہے قیامت تک یہ بھیک کس نے دی ہے؟ رسولؐ نے، پیٹ بھرے، علیؑ کو مانے یا بھونکے، الحمدللہ کہے گا، (نعرہ حیدری) علیؑ سے نمک حلالی کرے یا نمک حرامی، لیکن فطرت اور شریعت دونوں متفق ہیں کہ جب پیٹ بھر جائے تو کہو الحمدللہ، کوئی نعمت عطا ہو الحمدللہ، مرتے وقت لا الہ الا اللہ، زندگی ملے تو خود لگتا ہے نعرہ تکبیر، اللہ اکبر (حسینؑ بادشاہ) اب یہ یہاں نہ سنی، میری تقریر کے بعد گھروں میں جب جا کر سونے لگو، بستروں پر کروٹوں کے سلسلوں میں سوچیئے گا ضرور، یہ کائنات، یہ جو عرش کے چار پائے ہیں ناں انہی کے ساتھ جو نظام چار وابستہ ہیں، اسی پر چل رہی ہے اسی پر قائم ہے اسی پر دائم ہے اور یہ نظام بنے کس سے؟ اُن چار جملوں سے جو ان چار ہستیوں نے بولے، جن کے جملوں کی خیرات پر تُو زندہ ہے۔ (العظمۃ للہ) کس ترازوں میں تولے گا تُو انہیں، سبحان اللہ سے نظامِ خلق، الحمدللہ سے نظام رزق، لا الہ الا اللہ سے نظامِ موت اور اللہ اکبر سے نظام حیات اور اللہ نے ان چار نظاموں کو چلانے کے لیے ایک ایک ناظم بنایا، نظام خلق جبرائیل کے پاس، بیٹا نبی کو بھی دینا ہو تو آتا جبرائیلؑ ہے، ماں مریمؑ کو بھی بننا ہو تو مریمؑ کے کُرتے کی جیب میں پھونک مارنے کے لیے آتا جبرائیلؑ ہے اور یہ نظام خلق کس سے بنا؟ سبحان اللہ سے، کہا کس نے تھا؟ تیرے نبیؐ نے اور آؤ سُنی بھائی جا کر اپنے علماء سے پوچھنا، اہل سنت کے امام المفسرین علامہ محمود علوسی نے بھی لکھا ہے کہ جب مریمؑ کو عیسیٰؑ دینے آیا کان جبرائیل فی صورۃ محمد

(نعرہ رسالت) نظامِ رزق کا ناظم میکائیل ، نظامِ موت کا ناظم عزرائیل اور نظام حیات کا ناظم اسرافیل ۔ ہیں چاروں، چاروں ہی کے نوکر، جبرائیل خصوصی نوکر رسول کا اور میکائیل خصوصی خادم تیرے مولا علیؑ کا، دنیا کو کھلاتا ہے علیؑ کے در سے روٹیاں مانگنا ہے (نعرہ حیدری) عزرائیل، ویسے تو سب کا خادم ہے خصوصی نوکر ہے تیرے مولا حسنؑ کا اور اسرافیلؑ خصوصی نوکر حسینؑ کا، یاد ہے تمہیں مَیں نے عباسؑ کا خطبہ سنایا تھا، تیرے مولا عباسؑ نے کہا تھا کہ میں اُس حسینؑ کی بات کر رہا ہوں ناغۂ جبرائیل وحرک مهده اسرافیل جسے لوری جبرائیل سناتا ہے اور گھوارہ اسرافیل جھلاتا ہے، یہ ہیں چار شہنشاہ، اور چار ناظم، نظامِ خلق کا ناظم جبرائیل اور صدقہ تیرے رسولؐ کے ایک جملے کا، اسی لیے تو کہا ہے تُو نہ ہوتا تو کچھ خلق نہ ہوتا (اللہ اکبر) اور نظامِ رزق کا ناظم میکائیلؑ یہ صدقہ ہے خیبر شکن کے جملے کا، اے علیؑ تُو نہ ہوتا نہ تراب ہوتی نہ رزق اُگتے، نظامِ موت کا مالک تیرا مولا حسنؑ، اگر مرتے ہوئے آسانی سے مرنا چاہو تو حسنؑ کا دامن پکڑ لو اور نظامِ حیات ہے ہی حسینؑ کے پاس، اگر ابدی زندگی چاہیے، اگر دل میں ہے کہ مر کر بھی نہ مروں (حُسینؑ بادشاہ) دیکھو من مات علی حب آل محمد مات شہیدا ایک وہ ہے جو گھر سے نکلا گرمی سردی میں سفر کیے، کافروں کو للکارا تلواریں ماریں تلواریں کھائیں زخم لگے لڑتے لڑتے گھوڑے سے گرا پھر شہید، ایک نے دل میں حسینؑ کو بسا لیا ائیر کنڈیشن کمرے میں سوئے ہوئے مر گیا یہ بھی شہید، چونکہ نظامِ حیات کا مالک ہی حسینؑ تھا حالانکہ چودہ ہیں برابر، لیکن رسولؐ مرنے کے بعد نہیں بولے، علیؑ مرنے کے بعد نہیں بولے، حسنؑ مرنے کے بعد نہیں بولے (حسینؑ بادشاہ) حالانکہ ایمان ہے میرا، زندگی کو زندہ کرنے والے

ہیں یہ سب لیکن چونکہ حیات کا موجد حسینؑ تھا اس لیے مرنے کے بعد بھی بولا،
نقوی صاحب آپ کو یاد ہوگا منڈی بہاوالدین میں یوم عاشور کو چوک میں مَیں نے
تقریر کی تھی تو اُس میں ایک جملہ کہا تھا کہ حسینؑ کا ہر عمل، آنکھ جھپکاؤ یہ بھی عمل ہے
سانس لو یہ بھی عمل ہے اور میرے سلطانِ کربلا کا ہر عمل بیک وقت ایک آیت اور
ایک حدیث کی عملی تفسیر ہے میرا یہ موضوع نہیں ہے بس ایک بات دہرانا چاہ رہا
ہوں، قرآن نے دعوی کر دیا تھا کہ شہید زندہ ہوتا ہے مرتا نہیں (اللہ اکبر) اور
تیرے رسولؐ نے ایک حدیث بولی تھی انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ
وعترتی وانھمالن یفترق حتی یرد علی الحوض کتاب اور عترت
چھوڑے جا رہا ہوں اور حوضِ کوثر سے پہلے یہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہونگے،
حسینؑ نے ایک عمل کر کے وہ آیت یہ حدیث ثقلین سچی ثابت کردی، دیکھو شہید
زندہ ہے بول رہا ہے اور صرف بول نہیں رہا قرآن پڑھ رہا ہے قرآن سے جدا نہیں
ہے (حسینؑ بادشاہ) اور آیئے مولانا آپکو ایک علمی لطیفہ بتاؤں، قرآن میں موت کا
دوسرا نام ہی یقین ہے جی جی لیکن یہ ہے اُسکے لیے جو دل میں حسینؑ لے کر مر
جائے، ہر ایک کے لیے نہیں ہے، تو یہ چار جملے، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ،
اللہ اکبر، صبح سے نعرے لگا لگا کر دیوانے ہو رہے ہو پانچویں سردار کے بارے میں تو
کسی نے سوال ہی نہیں کیا مجھ سے، (اللہ اکبر) سب سے پہلے تو یقین کیجیے کہ میں
اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہوں، میرے علم میں وہ گہرائی وہ بلاغت وہ ثلاثت وہ
فصاحت نہیں ہے کہ مَیں سیدہؑ عالمین (صلوٰۃ) کے جملے کی شرح کرسکوں، یہ برسرِ
منبر اعتراف ہے میں نہیں کرسکتا شرح اور نہ ہی کروں گا بس اس کا جو اثر ہوا ہے وہ

بتاتا ہوں، چار مردوں نے یہ جملے بولے تھے اللہ نے عرش بنادیا اُسکے ارکان خلق

کیےاور اکیلی نے پانچ جملے بولے، اگر غور کروتو جواُسکے خاندان کے مرد بول چکے

ہیں اُسی کی تشریح ہے، رسولؐ نے کہا تھا سبحان اللہ، علیؑ نے الحمدللہ حسنؑ نے لا الٰہ

الا اللہ اور حسینؑ نے اللہ اکبر، یہ کیا کہہ رہی ہے سبوح قدوس ربنا ورب

الملائکۃ والروح اب کسی کا کلیجہ پھٹے یا بچے، دل میں دراڑ آئے یار خسار پر

بہار آئے یہ تو اپنی اپنی نیت اور مقدر کا صلہ ہے۔ لیکن جو کہہ رہا ہوں کسی کے باپ

کے ڈر کی وجہ سے میں روک نہیں سکتا، جو بتولؑ نے کہا اللہ نے اُس سے ایک حجاب

بنایا اور اُس میں خود چھپ گیا (العظمۃ للہ، اللہ اکبر) اللہ نے حجاب بنایا ان سے

چھپنے کیلئے نہیں ہم سے چھپنے کیلئے، بول دوں فقرہ، بول دوں، حجاب قدرت سے

جو اللہ تسبیح پڑھتا ہے پتہ ہے وہ کیا ہے؟ پہلے غور کرو بی بیؑ نے کیا تسبیح پڑھی

تھی سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پاک ہے پاکیزہ ہے بے

بدن ہے بے جسم ہے وہ جو ہمارا رب ہے ملائکہ کا رب ہے روح کا رب ہے۔ ابھی

روح تھی نہ ملائکہ تھے بتولؑ پہلے کہہ رہی ہے (العظمۃ للہ) سر اُٹھاؤ، بی بی اپنے بیٹے

کی جوتیوں کے صدقے کرم رکھنا اب تیرا یہ سگ کہنے ہی لگا ہے میرا کلیجہ پھٹنے کو

ہے مَیں برداشت نہیں کرسکتا، بی بی نے فرمایا ربنا ورب الملائکۃ والروح

اور اللہ جو تسبیح پڑھتا ہے وہ یہ ہے، بے شک جاؤ پوچھو مَیں ہزاروں میں سپیکر پر منبر

کی چار فٹ کی بلندی پر بیٹھ کر ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کوئی نکلے میدان میں

ثابت کرے کہ مَیں نے غلط کہا، اللہ جو خود تسبیح پڑھتا ہے وہ ہے سبوح وقدوس

ربنا نہیں کہتا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح بی بی نے تو کہا تھا جو

ہمارا بھی رب ہے تو اب اللہ اپنے آپ کو تو نہیں کہہ سکتا ناں کہ جو ہمارا رب ہے تو رہنا نکال کے باقی جملے ہیں تسبیح اُسکی ، اب جاؤ ہر آدمی پر واجب ہے اگر میرا کوئی احترام تمہارے دل میں ہے تو اُس کا صلہ میں یہ مانگتا ہوں کہ کم از کم ایک ایک بندے تک ہر مومن پیغام ضرور پہنچائے تا کہ مومن کے ایمان کی بالیدگی ہو اور مُقصر مر جائے ، کچھ فرق سمجھ میں آیا جو تسبیح بتولؑ نے پڑھی تھی وہی اللہ نے پڑھی جوان چار مردوں نے پڑھی اُس سے ارکانِ عرش اور چار نظام بنے ، جنکے جملے عرش اور نظامِ عالم کو چلائیں وہ محمدؐ ، علیؑ ، حسنؑ ، حسینؑ کہلاتے ہیں اور جسکے جُملے اللہ کی تسبیح بن جائے وہ بتولؑ ہے (العظمۃ للہ) بس میں راضی تم سے ، آخری جملہ سنو پھر اسی سلسلے کو انشاء اللہ کل بڑھائیں گے ، رسولؐ نے کہا سُبحان اللہ ، خیبر شکن بولے الحمد للہ ، حسنؑ بولے لا الہ الا اللہ ، اور حسینؑ نے اللہ اکبر ، آوازِ قدرت آئی میرے حبیبؐ تم میں سے جو بھی بولا اُس نے حق ہی تولا ، اور دیکھو میرے حبیبؐ بچہ کسی صفت میں خاندان کے بڑوں سے آگے نکل جائے شرف تو خاندان کے بڑوں ہی کو ملتا ہے ناں ، تم سب نے حق ہی تولا ہے توحید کے موتی پروئے ہیں لیکن میرے حسینؑ کی شان ہی کچھ اور ہے ، میرے مالک وہ کیسے ؟ میرے حبیبؐ تو نے کیا کہا ؟ سبحان اللہ ، علیؑ نے الحمد للہ ، حسنؑ نے لا الہ الا اللہ اور میرے حسینؑ نے اللہ اکبر ، میرے حبیبؐ تم تینوں نے حرف تسبیح پہلے رکھا میرا نام بعد میں ، حسینؑ نے میرا نام پہلے لیا...... (حسینؑ بادشاہ) بھئی سبحان اللہ ، سبحان پہلے اللہ بعد میں ، الحمد للہ ، الحمد پہلے اللہ بعد میں ۔ لا الہ الا پہلے اللہ بعد میں اللہ اکبر ، اللہ پہلے ، اور دیکھ میرے حبیبؐ تیرے خاندان کے دو بچے تھے ، ایک اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر

چلا ایک نے نئی ایجاد کی، اب حسنؑ نے میرا نام بعد میں لیا حرف تسبیح پہلے، حسینؑ
نے چونکہ میرا نام پہلے لیا حرف تسبیح بعد میں اب میں بھی امامت حسنؑ کی نسل میں
نہیں حسینؑ کی نسل میں رکھوں گا (اللہ اکبر) چونکہ حسینؑ کو پہلے دن سے خدا سے
اتنا پیار، اللہ پہلے اکبرؑ بعد میں، مَیں نے تو جو کہنا تھا کہہ چکا ہوں، اللہ پہلے اکبرؑ بعد
میں (اللہ اکبر) یہی وجہ تھی کہ اکبرؑ کے لاشے پر آ کر بھی، ورنہ جس کا اکبرؑ سا بیٹا
گھوڑے سے گرا ہوا ہو، سینے میں برچھی ہو، حواس ہی بجا نہیں رہنے چاہئیں لیکن وہ
حواس کا خالق ہے حسینؑ جو اس عالم میں بھی اتنا با حواس ہے پہلے بیٹے کا سینہ دیکھا،
پھر آسمان کی طرف دیکھا، پروردگار اللہ رہے میرا اکبرؑ رہے نہ رہے اور دیکھ پالنے
والے مَیں اپنا بیٹا سمجھ کے رونا نہیں چاہتا، چونکہ تیرے حبیبؐ کی شریعت کہتی ہے
کہ شہید پر رونا ثواب ہے اگر تُو کہے شہید سمجھ کے رولوں (اللہ اکبر) دو نقصان
ایسے ہیں حسینؑ کے آج تک دنیا کا کوئی عالم ترازو قائم ہی نہیں کر سکا کہ ان دونوں
میں سے بھاری کونسا ہے ایک نقصان کا نام ہے اکبرؑ اور دوسرے کا نام ہے عباسؑ۔
بخدا علماء پریشان ہیں ہاں البتہ اثر لکھا ہے دونوں کا اور تمہارے تصور سے پہلے مَیں
منبر خالی کرنے لگا ہوں، اکبرؑ کا اثر یہ ہے حُسینؑ کے کلیجے پر، جب اللہ نے اجازت
دے دی بیٹے کا منہ چومنے کے لیے، جھکے کہ ایک بوسہ لے لوں، جھکنے سے پہلے
ریشِ مُطہر میں ایک بھی سفید بال نہیں تھا، اور جب بوسے کے بعد سر اُٹھایا تو ایک
بھی سیاہ نہیں تھا۔ ایک بوسے کے مرحلے میں حُسینؑ کی ساری ریشِ مُطہر سفید ہو گئی
، یہ ہے اکبرؑ، اکبرؑ کے لاشے پر بھی حسینؑ کی قبر سیدھی رہی، اللہ جانے عباسؑ کے
زین چھوڑنے میں کیا تھا، کمر میں خم آیا، عمامہ اُتار کر بلا کی خاک سر میں ڈالی، سینے

پہ ماتم کیا اور عباسؑ کا نوحہ پڑھنا شروع کیا۔ عباسؑ تو نے زین چھوڑ دی آج کے
بعد شامی چین کی نیند سویا کریں گے جو کل تک تیرے ڈر کی وجہ سے نہیں سوئے آج
سے وہ چین سے سوئیں گے لیکن عباسؑ آج کے بعد نہ میری زینبؑ سوئے گی نہ
آج کے بعد میری سکینہؑ سوئے گی، عباسؑ اب میری بہن کا مقدر جاگنا ہے۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

پانچواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ احزاب سے ایک آیت میرے پیش نظر ہے۔ذات واجب نے خدائے مطلق نے،معبود لم یزل نے صاحب ایمان کو حکم دیا یایھا الذین امنوا اذکرو اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا ھو الذی یصلی علیکم وملئکۃ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما (43-41) فرمایا اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو وسبحوہ بکرۃ واصیلا اور صبح وشام اُس کی تسبیح پڑھو۔لوگ آلِ محمدؐ کو سوچنے کے درپے ہیں اور مجھے مومن سمجھ میں نہیں آرہا، میں کتاب الٰہی سے آیت پڑھ رہا ہوں قرآن منبر پر لے آؤ اللہ مومن سے کہہ رہا ہے تو میری تسبیح کر میں تیرا اُدھار نہیں رکھوں گا۔میں اور میرے فرشتے اے مومن تجھ پر درود پڑھیں گے۔مومنین سے کہہ رہا ہے ھو الذی وہی اللہ ہے یصلی علیکم جو تم پر درود پڑھتا ہے وملئکتہ اور اس کے فرشتے پڑھتے ہیں۔کیوں؟ لیخرجکم من الظلمت الی النور تاکہ اس درود کے ذریعے تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے (اللہ اکبر) گذشتہ مجالس میں جو میں تسبیح کے بارے میں بتاتا چلا آرہا ہوں وہ ذہنوں میں محفوظ ہے یا ڈھلتا جارہا ہے؟ وہ محفوظ رہنا چاہیے چلو زیادہ امتحان نہیں تمہارا، گذشتہ رات چار تسبیحیں تھیں۔سبحان اللہ کس نے کہا تھا؟ رسولؐ نے،لا الہ الا اللہ کس نے کہا تھا؟ حسنؑ نے،الحمد للہ؟ علیؑ نے،اور اللہ اکبر؟ حسینؑ نے،اور اس پر میرے اللہ نے کہا تھا اے میرے حبیبؐ تم سب نے حرف تسبیح

پہلے اور میرا نام بعد میں رکھا لیکن میرے حُسینؑ نے میرا نام پہلے اور حرف تسبیح بعد میں رکھا اس لیے امامت اُسکی نسل میں ہوگی۔ جو جانتے ہو سو جانتے ہو جو نہیں جانتے وہ جان لو، نمازیں کب واجب ہُوئیں؟ شب معراج، میرے حبیبؐ زمین پر جا کر اب اپنی امت پہ نمازیں واجب کر دینا اور نماز کے لیے ایک بُلاوا، ایک اعلان جس کا نام میں نے اذان رکھا ہے وہ دلانا اور شروع اُس لفظ سے کرنا جو میرے حُسینؑ نے بولا (العظمۃ للہ) تم چار تھے تین بزرگوں کی تسبیح کا بھرم حُسینؑ نے رکھا، حُسینؑ کے کلمۂ تسبیح کو چار دفعہ دُہرانا۔ رسولؐ نے فرمایا تیرا حکم سر آنکھوں پہ تُو نے کہا میں نے سنا، اطاعت کی، مان لیا، کروں گا بھی ایسے، لیکن تُو جانتا ہے یہ میری جوڑی بڑی لاڈلی ہے ایک کو کوئی تحفہ دوں دوسرا رُوٹھ جاتا ہے جب تک ویسا نہ دوں ایک کو ہرن کا بچہ دیا دوسرے نے کہا چاہیے عرش سے منگواؤ مجھے بھی چاہیے۔ بڑے کو دُوں چھوٹا رُوٹھتا ہے چھوٹے کو دوں بڑا روٹھتا ہے جب تک ویسا نہ لے مانتا نہیں، اگر میں نے حُسینؑ کے حرفِ تسبیح کو اذان میں شامل کر دیا اور اگر میرا حَسنؑ روٹھ گیا تو پھر تیری عبادت تو عبادت نہیں رہے گی اچھا میرے رسول حَسنؑ کو بھی ناراض نہیں کرتے شروع حُسینؑ کی تسبیح سے کر اختتام حَسنؑ کی تسبیح پر۔ حَسنؑ کی تسبیح کیا تھی؟ لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر سے شروع لا اِلٰہ الا اللہ پر ختم کر، آغاز بھی اللہ سے انجام بھی اللہ پر تا کہ زمانے کو پتہ چلے کہ ان دونوں کے درمیان جو ہے وہ اللہ کے غیر نہیں بس اللہ ہی اللہ ہیں (العظمۃُ للّٰہ) ٹھیک ہے میرے مالک ایسا ہوگا، اور دیکھ میرے حبیبؐ جب نماز کے لیے نیت باندھ لینا پھر نماز اُس کلمے سے شروع کرنا جو علیؑ نے بولا تھا (اللہ اکبر) کیا بولا تھا علیؑ نے؟ الحمد للہ۔ تہتر فرقوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں شیعہ سُنی اپنے اپنے علماء سے پوچھ

لینا کہ رسولؐ کی حدیث ہے کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحہ الکتاب جس نے سُورہ فاتحہ نہیں پڑھی اُس نے نماز نہیں پڑھی (نعرہ حیدری) علیؑ کے کلمے سے شروع کر، نہیں نہیں......اب جس کو نماز میں علیؑ وارے میں نہیں ہے وہ علیؑ کی تسبیح کے بغیر نماز پڑھے، میں اسکے ایمان کی سچ دھج تو دیکھوں میں آج بتا یہ رہا ہوں کہ جن نمازوں پر یہ دین کا تاجر اتراتا پھرتا ہے یہ ایک گھرانے کی بخشی ہوئی خیرات کے جُملوں کا نام ہے۔ اذان کیا تھی؟ رسولؐ کے دو بچوں کے جملے۔ اب نماز شروع ہو گئی ہے حُسینؑ کے بابا کی تسبیح سے شروع ہے اور میرے حبیبؐ جب قیام ختم کر لینا میں دیکھ رہا ہوں تیرے دل کی دھڑکن کو سن رہا ہوں تو دل میں بیٹھا سوچ رہا ہے جو مجھ سے چھوٹے ہیں وہ عبادت میں شامل، میں کہاں گیا تُو نے سُبحان اللہ کہا تھا اب جب رکوع میں جانا رکوع میں بھی تیری تسبیح، سجدے میں بھی تیری تسبیح، یہ جانتے ہو نماز میں کوئی تسبیح اتنی کثرت سے نہیں پڑھی جاتی جتنی کثرت سے حُسینؑ ولی تسبیح، نیت کرو اللہ اکبر۔ قیام چھوڑو اللہ اکبر۔ رکوع چھوڑا اللہ اکبر۔ سجدہ چھوڑا اللہ اکبر۔ اصل نماز دو رکعت ہے اور اس میں جو واجب تکبیریں ہیں اُن کی تعداد بارہ ہے (اللہ اکبر) جس جس نے اپنی ماں کا دودھ حرام نہیں کیا جس جس نے علیؑ کے نمک سے غدداری نہیں کی سر اٹھائے قیام ختم کر سکتے ہو جب تک اللہ اکبر نہ کہو؟ یعنی کوئی مجبوری ہے اللہ اکبر نہیں کہا تو قیام میں رُکنا پڑے گا۔ رکوع چھوڑ سکتے ہو؟ نہیں، سجدہ چھوڑ سکتے ہو؟ نہیں، ابھی بھی سمجھ میں بات نہیں آئی تمہیں کہ جب حُسینؑ پُشت پہ تھا رسولؐ نے سر کیوں نہیں اُٹھایا (نعرے) جیتے رہو جب تک تمہارا دل چاہے بس میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اب سمجھ میں آ رہی ہے بات کیوں نہیں سر اٹھا رہے تھے رسولؐ، چونکہ سر اٹھا کے کہنا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر والا اترے

تو سر اُٹھائے (حُسینؑ بادشاہ) ابھی ایک جملہ کہتا ہے مجھے وہ میرے اندر کی تڑپ ہے۔ کیوں؟ کہ اگر میں نے نہ کہا تو شاید میرے اندر کا غضنفر مجھ سے بغاوت کر دے کہ دھمکیوں سے ڈر گئے ہو، سر اُٹھاؤ، بہتر یا بچرا اسی یہ دو روایتیں ہیں، تسبیح ہوئی، کیا؟ سُبحان ربی العلی یعنی سبحان اللہ کس نے کہا تھا؟ رسولؐ اللہ نے، سبحان اللہ والا تسبیح بڑھائے جا رہا ہے، اللہ اکبر والا بیٹھا ہے اور بیٹھ بیٹھ کے دیوار مشیت پہ آٹھ سال کا حسینؑ اپنا پیغام لکھ رہا ہے کہ او جھوٹے دین فروش ملاؤں میرے کھیل سے محمدؐ کی نماز نہیں ٹوٹی میری عزاداری سے ٹکے کے ملاں کی نماز کیسے ٹوٹے گی (نعرے) جسکے کھیل سے نبیؐ کی نماز نہیں ٹکرا سکی، اسکی عزاداری سے ملاں کی نماز جیت جائے گی؟ اور یہ ہر ایک تک میرا پیغام لے جانا، کیا؟ حسینؑ کہہ رہا ہے کیسے ٹکراؤ گے مجھ سے، میری دعوت کا اثر نہیں دیکھا تم نے، میرے نانا نے بھی دعوت دی، اُنکی دعوت کیا ہے؟ نماز ہے روزہ ہے حج ہے قرآن ہے تلاوت ہے زکوۃ ہے صدقات ہیں خیرات ہے، حُسینؑ کہتا ہے کائنات میں ایک غیر مسلم دکھاؤ جو کلمہ نہیں پڑھتا اور نماز پڑھتا ہو۔ کلمہ نہ پڑھتا ہو حج کرتا ہو، کلمہ نہ پڑھتا ہو قرآن کی تلاوت کرتا ہو حُسینؑ کہتا ہے میری دعوت کا اثر دیکھو کروڑوں ایسے دکھاؤں کلمہ نہیں پڑھتے ماتم کرتے ہیں (نعرے) اگر کسی کے دل میں ہے یہ کہ فرشتہ قبر میں آجائے تو میں سوال کروں اس کا بھی نسخہ حُسینؑ کے پاس ہے۔ دیکھو نجف میں کوئی دفن ہو اس کی قبر میں فرشتے آتے ہیں مدینے میں جو دفن ہو فرشتے آتے ہیں، مکے میں دفن ہو فرشتے آتے ہیں، تیرے مولا حُسینؑ سے پُوچھا گیا تھا ھل یسئل من احد من ید فن فی جوارکم مولاؑ جو تیرے جوار میں تیری ہمسائیگی میں دفن ہو جائے اُس سے قبر کا سوال جواب ہے؟ صَحیفہ شبیری پر سُرخی

جلالت آئی، فرمایا ای ملک لهو جرآت ان یسئل عنه فرشتے کی جُرت کہ میری رعایا کی قبر میں آئے۔ (حُسینؑ بادشاہ) اب کچھ تسبیح سے شناسائی تو ہو گئی اور دیکھو حُسینؑ کی تسبیح سے کتنا پیار ہے خالق کو، ہر رکن سے پہلے ہر رکن کے بعد، اللہ اکبر۔ نماز چھوڑنے لگو تو تین تین بار اللہ اکبر اور آؤ میں تمہیں زیادہ تنگ نہیں کروں گا جاگ کر سننا اور بات کو وصول کر لینا میں اب ترجمہ کرنے لگا ہوں اس آیت کا جو خطبے کے ساتھ پڑھی تھی۔ اے صاحبان ایمان اللہ کا ذکر کثیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ تمہارے رسولؐ کی حدیث بھی ہے فرمایا جو بندہ اس بات سے عاجز ہے کہ رات کو مشقت میں ڈالے، یعنی ساری رات عبادت نہ کر سکے اور بزدل بھی ہو کہ دشمن سے جہاد نہ کر سکے اور بخیل بھی ہو کہ دین کے معاملات میں پیسہ بھی خرچ نہ کر سکے، تو وہ کیا کرے فالیکثر ذکر اللّٰہ وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، سر اٹھاؤ تمہاری خیر خواہی کرنے لگا ہوں، رسولؐ نے کہہ دیا کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ ذکر کثیر کیا ہے۔ وقت گذرتا گیا میرے مخبر صادقؑ کا زمانہ آ گیا (صلوۃ) اب کسی کو توفیق ہوئی پوچھنے کی، مولا وہ اللہ نے آیت میں کہا تھا، آپؐ کے نانا نے حدیث میں بتایا تھا لیکن یہ کسی نے نہیں بتایا کہ وہ ذکر کثیر ہے کیا، سرکار نے فرمایا بڑا آسان ہے وہ ذکر کثیر، فرمایا مـــن سبح تسبیح فاطمۃ اللھر الفقد ذکر اللّٰہ کثیراً جس نے تسبیح سَیدۂ ایک بار پڑھی اُس نے ذکر کثیر کیا (اللہ اکبر) جس نے ایک بار بھی تسبیح سَیدۂ پڑھی اُس نے اللہ کا کثیر ذکر کیا اور اسی پر اللہ نے درود پڑھا، وہ پھر میری کم علمی آڑے آجاتی ہے میں تھوڑا پڑھا ہوا ہوں ناں، یہ تسبیح کیسے ہوتی ہے بھلا؟ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے، کتنی بار پڑھتے ہیں بھلا؟ چونتیس بار، اور اسکے بعد الحمدُ للہ تینتیس بار یعنی ثابت ہوا چونتیس

بار چھوٹے بیٹے والے جملے تینتیس بار شوہر والے جملے اور تینتیس بار بابا والے جملے اور غالباً یہ میں نے بتایا ہے کہ کس موقع پر آئی ہے یہ تسبیح؟ جب ستارہ آیا تھا۔ اعلان ہوا ناں کہ جسکے گھر ستارہ اُترے گا جس کے گھر ذہرہ اُترے گا اُسی کے گھر زہراؑ کی ڈولی اُترے گی جی تو بات لمبی ہے میں ساری نہیں دُہرانا چاہتا، جونہی ساحت فلک کو زہرہ نے چھوڑا، عالمین کی نظریں لگی ہوئیں تھیں اور جسکے حاکم کا فیصلہ ہونا تھا اُس کی نگا ئیں نہیں ہوں گی؟ بلاتشبیہ بتولؑ بھی دیکھ رہی تھی اور ستارہ سیدھا نہیں گرا علیؑ کے صحن میں، ستارہ چکر لگا تا تھا، غوطہ مارتا تھا، یوں لگتا تھا کہ اس چھت پر گرے گا پھر اُٹھ جاتا تھا پھر بلند ہوتا پھر کسی چھت پر ہوتا، پھر بلند، تم تھکے ہوئے ہو میں تازہ دم تھا، میں نے پوچھ لیا زہرہ سے کہ ہماری دھڑکنوں کا امتحان لے رہا ہے تُو جلدی سے اُترتا کیوں نہیں میرے مولاؑ کی دہلیز پر، اُس نے کہا چُپ، بڑا علامہ بنا پھرتا ہے تجھے اتنی تمیز نہیں سیدھا جا کے اگر علیؑ کی چوکھٹ پر سجدہ کروں، رسولؐ کے دائیں بائیں کتنے شکی مزاج رہتے ہیں وہ کہیں گے اومیاں ستارے ٹوٹا نہیں کرتے، شہاب ثاقب ٹوٹا نہیں کرتے ٹوٹا ہوا تارہ تھا اتفاقاً گرنے کا زاویہ یہی بن گیا میں ابھر کے ڈوب کے ابھر کے ڈوب کے جب اب چوموں گا چوکھٹ تو دنیا سمجھے گی ٹوٹا ہوا نہیں بھیجا ہوا ہے۔ (نعرہ حیدری) اب چونکہ ڈوبتا رہا اُبھرتا رہا بی بی کی نگاہیں بھی دیکھتی رہیں، یعنی ادھر ساحتِ فلک کو تارے نے چھوڑا اور بی بی نے کہنا شروع کیا اللہ اکبر اللہ اکبر یعنی علیؑ کی چوکھٹ تک پہنچنے میں جو وقت لگا اُس میں چونتیس بار بتولؑ کے منہ سے نکلا اور جونہی بی بی کو پتہ چلا کہ علیؑ کی چوکھٹ پر اترا، بتولؑ نے کہا الحمد للہ الحمد للہ او جس کی کنیزی پہ بتول الحمد پڑھے، اب اللہ جانے میرا خطاب شیعوں سے ہے یا غیروں سے میرے سامنے اپنے

ہیں یا پرائے، میں نہیں جانتا سوچنے والے بیمار بیٹھے ہیں یا ماننے والے حبدار فقرہ کہنے لگا ہوں علیؑ بتولؑ کی زندگی میں آئے بتولؑ شکر کرے، تیری نماز میں آئے تُو باطل کہے (نعرہ حیدری) اور ویسے بھی نماز ہے کیا؟ بسم اللہ سے شروع ہوئی اور اللہ اکبر پر ختم ہوئی، غیرت مند ہے ناں بسم اللہ کے بغیر نماز پڑھا کر الحمدللہ نہ کہا کر علیؑ نے بولا تھا، الرحمن الرحیم نہ کہا کر رحمان صفت ہی ولی کی ہوتی ہے۔ مالک یوم الدین بھی تجھے نہیں کہنا چاہیے، کیوں؟ میدان قیامت میں نقوی صاحب، زیدی صاحب، زائر رضوی، شکیل بخاری، شاہد خان جتنے مومنین بیٹھے ہو جہاں تک میری آواز جا رہی ہے، کیونکہ اللہ نے میدان قیامت کا وعدہ رکھا ہے کہ قیامت کو بتاؤں گا کہ علیؑ کیا ہے، ساری خدائی جمع ہو گی آواز قدرت آئی سوچتے رہے ناں زندگی بھر میرے ولی اعظم کو کہ کیا ہے علیؑ، آؤ آج بتاتا ہوں کہ کیا ہے علیؑ ارفع روسکم نحو العرش عرش کی جانب سر اُٹھاؤ پردہ سرکے گا۔ ہلنا شروع ہو جائے گا، ہٹتے ہٹتے جب ایک جگہ رکے گا، عرش پہ تخت ہو گا نور کا اور اوپر خیبر شکن (نعرہ حیدری) ناں ناں ناں...... جو حلالی موالی ہو تمہارے لیے تحفہ آگے ہے، لوگ حیران ہو کے کہیں گے ہم زندگی بھر مالک یوم الدین پڑھ پڑھ کے تجھے ڈھونڈتے رہے، آج یہ، آواز قدرت آئے گی انا مالک یوم الدین وھذا حاکم یوم الدین (نعرہ حیدری) جیتے رہو ایاک نعبدو وایاک نستعین تیری عبادت کر رہے ہیں، بڑا چوہدری، تیری عبادت کر رہے ہیں، تیرے گیارھویں امامؑ سے پوچھا، کیا مقصد ہے اس کا؟ فرمایا اللہ نے یہ کہا ان یعبد بتعظم محمد وعلی جو محمدؐ وعلیؑ کی تعظیم کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے تیری عبادت کی (العظمۃ للہ) ایاک نستعین تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، کیا؟

دو روٹیاں دے، میں منبر سے کہہ رہا ہوں بھائی، حجرے کی اوٹ سے تھوڑی بول رہا ہوں۔ مولاؑ فرماتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ چھوٹی موٹی باتوں کی مدد نہیں مانگ رہے تم اللہ سے نستعین بک فی تمسک بولایت علی ابن ابی طالب اے اللہ تجھ سے مدد مانگتے ہیں علیؑ کی ولایت میں ہمارا ہاتھ رکھنا (نعرہ حیدری) یعنی بے خبری میں علیؑ کی ولایت مانگ رہا ہے، یہ تو ایسے ہی ہوا اکرام بھائی چلے، جی کہاں جا رہے ہیں رضوی صاحب، او جی مجلس ہے، کون پڑھ رہا ہے؟ تونسوی صاحب، ہم بھی سنیں گے، آگے چلے، آپ دونوں کہاں جا رہے ہیں؟ مجلس میں، کون پڑھ رہا ہے؟ علامہ صاحب، ہم بھی چلیں گے، آگے چلے، کون پڑھ رہا ہے؟ ہاشمی صاحب، ہم بھی چلیں گے، آگے گئے، جی کون پڑھ رہا ہے؟ غضنفر، نہیں نہیں ہم نے نہیں سننا، اُس کندہ ناتراش سے پوچھو بھئی تونسوی کون تھا، ہاشمی کون تھا، علامہ کون تھا۔ غیرت تھی تو پہلے ہی نہ چلتے۔ اھدنا الصراط المستقیم کون ہے صراط مستقیم؟............ (نعرہ حیدری) سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں پردے پردے میں تو غیر بھی مان لیتا ہے علیؑ کو، علیؑ کے رُو برو ہو کے صرف حرامی بھاگتا ہے حلالی کبھی نہیں بھاگتا، چھوٹی بی بی کا خطبہ سنایا تھا ناں آپ کو، اُس میں اپنے نانا کی ایک حدیث سنائی تھی بی بی نے، ابن زیاد کے دربار میں بغض علیؑ علامت مکتوبات علی جبہات اولاد الزنا علیؑ کا بغض زنازادوں کی پیشانی پہ لکھی ہوئی علامت ہے، یہ حدیث رسولؐ کی ہے یاد رسولؐ کی بیٹی کرا رہی ہے جونہی بی بی نے کہا ناں دربار ابن زیاد کے کونے سے ایک آدمی کرسی سے اوچھل کر کھڑا ہو گیا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہیں بغض بھی لکھا ہوتا ہے کیسے لکھا ہوا ہوتا ہے، بی بی نے مسکرا کے فرمایا ھکذا یکون مکتوبا ایسے ہی تو لکھا ہوا ہوتا ہے (نعرے)

بس علیؑ کا بغض نہ ہو علیؑ کے بغض کی نجاست نکال لو دل سے پھر ایک تسبیح پڑھو گے تو اللہ کہے گا تم نے کثیر ذکر کیا چونکہ دیکھو بھائی جب تک نجاست ہی نہ نکلے، میں بچپن میں سوچا کرتا تھا کہ کچھ لوگ نمازیں پڑھیں اور وہ گناہ بن جائیں۔ قرآن کہتا ہے گناہ بنا کے ہوا میں اُڑا دیں گے۔ نماز اور گناہ بن جائے، لیکن اگر آپ غور فرمائیں تو بڑا آسان سا مسئلہ ہے، وہ ہے ناں کہ کسی بستی میں کتا کنویں میں گر پڑا۔ انھوں نے علماء سے پوچھا او جی کتا کنویں میں گر پڑا ہے اب جتنے منہ اتنی باتیں کسی نے کہا جی اتنے ڈول اتنے ڈول، انھوں نے کہا کہ جتنے پوچھیں ہیں ناں مولوی سے سارے جمع کر کے اکھٹے نکال لو جتنے سو بھی بنے نکال دیئے۔ اب جناب شیشے کے گلاس میں پانی لیا کنویں کا اور ایک مفتی کے سامنے لے گئے حضور ڈول نکال لیے اب پہلے آپ پانی تناول فرمائیں پھر ہم پییں گے چونکہ گلاس شیشے کا تھا اُس نے کہا یہ سفید بال کیسا نظر آ رہا ہے۔ اُنھوں نے کہا جی کتا سفید تھا ناں، کتا سفید تھا، کیا مطلب؟ تم نے ڈول نہیں نکالے؟ اُنھوں نے کہا شیعہ سُنّی جتنے جتنے علماء نے بتائے سارے جمع کر کے ایک ساتھ نکالے، تو یہ بال کیوں ہے؟ او جی کتا جو سفید ہے، کتا نکالا ہے؟ نہیں، اُس نے کہا اُلو کے پٹھوں قیامت تک نکالتے رہو جب تک کتا پڑا ہے سارا کنواں نجس، تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں پڑھتے رہو نماز، رکھتے رہو روزے کرتے رہو حج کرتے رہو تبلیغیں۔ جب تک بغض علیؑ کا کتا اندر ہے (علیؑ حق) درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا، تو پھر یہ بھی طے ہے لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک آنکھوں میں نمی نہ اُترے شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی (اللہ اکبر) میرا کام ہے درد کا کوئی نہ کوئی گذرا ہوا لمحہ یاد دلا دوں، آنسوؤں کی بھیک

خود مانگو گے یہ سن کے سمجھ کے رولینا وہ نعمت ہے سلطانِ کربلا کا غم کہ جس سے کبھی کسی
کا دل نہیں بھرا، کائنات میں اگر کسی کو حق ہے یہ کہنے کا کہ کر ہم عزادار ہیں حسینؑ کے تو
بیمار کربلا کہہ سکتے ہیں، شام والی بی بی کہہ سکتی ہیں یا وہ مخدومہ کہہ سکتی ہیں جس نے
لاشے پر کھڑے ہو کر قسم کھائی تھی جب تک زندہ ہوں ٹھنڈا پانی نہیں پینا۔ چھت کے
نیچے نہیں بیٹھنا۔ لیکن تینوں عزادار دُنیا سے جاتے وقت ہاتھ مل مل کے گئے۔ چالیس
برس خون رویا ہے سجادؑ، ابن منذر نے روتے ہوئے دیکھا امام کو کہا مولا یہ حادثہ آپ
کے خاندان کے لیے نئی بات تھوڑی ہے، قتل ہونا تو آپ لوگوں کی عادت ہے، کم رویا
کیجیے، بیٹھ کے رو رہا تھا میرا امام، کھڑے ہو کر ماتم کرنا شروع کیا، ابن منظر نے کہا
مولا میں نے کوئی گستاخی کر دی۔ فرمایا کیا کہا تم نے مولا میں نے تو یہی کہا تھا کہ قتل
ہونا آپ لوگوں کی عادت ہے رو کر فرمایا قتل ہونا ہماری عادت ہے چادریں لٹوانا ہماری
عادت نہیں ہے اُلٹے ہاتھ بندھوا کے بازاروں میں جانا ہماری عادت نہیں۔ شرابی کے
دربار دیکھنا ہماری عادت نہیں (الحکمۃ للہ) جو آنکھیں اس غم میں روتی ہیں خدا کرے
کسی غم میں نہ روئیں۔ ابن منذر نے کہا مولا یہی بات تو مجھے تڑپاتی رہی ہے کہ کوفہ
آپ کی زندگی کا پہلا بازار، ابن زیاد کا دربار، پہلا دربار کیسے گذریں ہوں گے لمحات
آپ کے ساتھ، فرمایا بس بازار سے دربار تک قدم قدم پہ ہم نے اپنے دادا علیؑ کے
بدلے دیئے کبھی شمر نے یہودیوں سے کہا علیؑ سے بدلہ لینا ہے تو ان کا وارث کوئی
نہیں۔ پھر دیتے رہے بدلے۔ مولا کیسے؟ بس بدلہ دے کر فارغ ہُوئے میں پھوپھی
کو نہیں پہچان سکا، پھوپھی مجھے نہیں پہچان سکی۔ بدلے دیتے دیتے ہم پہچان کے لائق
نہیں رہے حتیٰ کہ دربار آ گیا، دربار میں ابن زیاد حرامی نے اعلان کیا دربار یو بازار میں

بدلے لیے تھے علیؑ کے، اب سیدوں غیر سیدوں دربار کا اعلان سننا ابن زیاد کہہ رہا ہے اگر کسی نے علیؑ سے بدلہ لینا ہو تو اولادِ علیؑ بے وارث ہے لے سکتے ہو۔ دربار کے کونے سے ایک شخص اُٹھا۔ اُس نے کہا میں نے علیؑ سے تو کوئی بدلہ نہیں لینا۔ حُسینؑ سے لینا ہے، وہ کیسے؟ کہا نو محرم کے دن میں بھی تھا کربلا میں، حسینؑ کے ساتھ مکالمہ کرتے ہوئے حُسینؑ کو غصہ آیا میری ناقہ کو حُسینؑ چابک مارنا چاہتے تھے۔ وہ میری پشت پہ آ کے لگا، بس وہ بدلہ لینا ہے حسینؑ سے، میں نے کہا تم نے سنا، جیسے ہی شام والی نے سنا تاں تڑپ کر کہا سجادؑ اب مرنے کے بعد حُسینؑ کو چابک مارے جائیں گے۔ اب مرنے کے بعد میرے بھائی کے سر سے بدلہ لیا جائے گا۔ سجادؑ نے رو کر کہا پھوپھی گھبرایئے نہیں بازار میں دادا کے بدلے دے سکتا ہوں۔ دربار میں بابا کے بدلے بھی دوں گا۔ سجادؑ نے بلایا اُس شخص کو، تازیانہ لے آ۔ میری پشت سے کرتہ اُٹھا۔ ایک کے بدلے جتنے تازیانے تُو چاہے مار لے مجھے، کرتہ اُٹھا ہوا ہے۔ کوفی کے ہاتھ میں چابک ہے۔ کبھی تیرے امامؑ کے دائیں طرف آتا ہے کبھی بائیں طرف، کبھی دائیں کبھی بائیں، ابن زیاد نے کہا مارتا کیوں نہیں۔ کہتا ہے ماروں تو کہا ماروں اس کی پشت پر تو ایک تازیانے کے برابر خالی جگہ نہیں۔ اللہ جانے یہاں تک کس نے اتنے چابک......

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

چھٹا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ طور کی ایک آیت میرے پیش نظر ہے۔ ذات واجب نے، خدائے مطلق نے معبودلم یزل نے اپنے مقاصد کے ترجمان کوانتہائی کڑا حکم دیا ہے۔ فرمایا واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم. ومن الیل فسبحہ وادبار النجوم (49-48) اے میرے حبیبؐ تیرے پروردگار نے تجھے جو حکم دیا ہے چاہے جتنا مشکل ہے اس پر ثابت قدم رہ اور تجھے دشمنوں سے ڈرنے کی ضرورت اس لیے نہیں فانک باعیننا تُو ہماری آنکھوں کے پہرے میں ہے (اللہ اکبر) اور لطف یہ ہے عین کہتے ہیں ایک آنکھ کو عینین دو آنکھیں عیننا بہت سی آنکھیں، تُو ہماری بہت سی آنکھوں کے پہرے میں ہے اب مجھے نہیں خبر یہ آپ کے اپنے مزاج پر ہے اور آپ پر ہی میں نے چھوڑ دی بات یا بہت سی آنکھوں والا اللہ بناؤ اور ہندوؤں کی مُورتی کے ساتھ اپنے بھگوان کا بھی بُت کھڑا کر دو چونکہ بہت سے ہاتھ پاؤں بہت سی آنکھیں بت پرستوں کی مورتیوں کی تو ہو سکتی ہیں ہمارے واحد خدا کی نہیں تو یا بہت سی آنکھوں والا اللہ ڈھونڈو یا اللہ کی آنکھیں تلاش کرو (العظمۃُ لِلّٰہ) سمجھ میں آ گئی بات دوستو، بس ثابت قدم رہ تُو ہماری آنکھوں کے پہرے میں ہے اور دیکھ میرے حبیبؐ وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن الیل فسبحہ وادبار النجوم جب کھڑا ہوا کر اپنے رب کی تسبیح کیا کر ومن الیل فسبحہ اور رات میں بھی اسکی تسبیح کیا کر وادبار النجوم جب ستارے چھپ

جائیں تب بھی تسبیح کیا کر (اللہ اکبر) یہ ٹھیک ہے بہت کچھ تسبیح آپ لوگوں نے سن لی
بہت کچھ تسبیح کی حقیقت اور اسرار کے آپ عارف ہو چکے مگر ابھی تو میں نے آپ کو
ایک قطرہ بھی نہیں بتایا۔ بات یہ ہے میں نے یہ آیت کیوں پڑھی، کتنی طویل پابندی
ہے یعنی اُٹھتے ہوئے بھی تسبیح کر سورہ ق کی آیت میں تمہیں سُنا چکا ہوں وسبح
بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب (39) سورج کے طلوع
ہونے سے پہلے بھی تسبیح کر، سورج ڈوبنے سے پہلے بھی تسبیح کر رات میں بھی تسبیح کر، یہ
تسبیح پر تسبیح پڑھوائے چلا جا رہا ہے اللہ اپنے حبیبؐ سے، کیا یہ حبیبؐ وہی نہیں، یہ
تھوڑی سی نماز لمبی کرے کہتا ہے چھوڑ دے (العظمۃُ لِلّٰہ) یعنی اپنی عبادت طویل
نہیں کرنے دیتا، میں نے یہاں تک دیکھا ہے کہ سردیوں کے دن ہیں رات میں بستر
چھوڑتا ہے میرا رسولؐ، اٹھتا ہے اُٹھا کر وضو کرتا ہے اور وضو کے لیے جونہی ٹھنڈک محسوس
کی، یہ فطرت ہے پانی ٹھنڈا لگے تو تھوڑی سی سُسکی نکلتی ہے بس ہلکی سی سُسکاری کا نکلنا
تھا۔ جبرائیل آیت لے کر آ گیا۔ طٰہٰ ماانزلنا علیک القران لتشقی اے طیب
وطاہر نبی ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا کہ تو مشقتیں اُٹھائے، رہنے دے
(اللہ اکبر) یعنی پانی کی ٹھنڈک گوارہ نہیں، اچھا ایک جملہ بولتا چلوں، سردی کا پھر بھی
کوئی علاج ہے سردی لگ رہی ہے آپ سویٹر لے لیں، کوٹ پہن لیں، شال اوڑھ
لیں، لحاف میں گھس جائیں گرمی کم بخت ایسی چیز ہے کپڑے اتارو تو جھلس جاؤ پہنو تو
دم گھٹے، یہی اللہ جو آج پانی کی ٹھنڈک برداشت نہیں کر سکتا چلچلاتی اور جھولستاتی ہوئی
دھوپ میں کہہ رہا ہے اگر آج تو نے یہ کام نہ کیا تو میری رسالت...... (نعرہ حیدری)
یہ نہیں کہا کہ رسالت نہیں پہنچائی فرمایا فما بلغت رسالتہ اللہ کی رسالت نہیں پہنچائی

آج تک جو پہنچاتے رہے ہو وہ تمہاری رسالت تھی، (العظمۃُ لِلّٰہ) آیتیں میرے مشورے سے اُتریں، مجھ سے قسم لے لو میں اُس وقت نہیں تھا میں نے کوئی مشورہ نہیں دیا اللہ کو کہ میں نے جا کر پانڈ و سٹریٹ میں نعرے لگوانے ہیں تو اسطرح آیت بھیج، خود کہہ رہا ہے فما بلغت رسالتہٗ اللہ کی رسالت نہیں پہنچائی، اگر کیا نہیں کہا من کنت مولاہ نہیں کہا تو میری رسالت نہیں، اچھا اس سے پہلے کیا پہنچا تا رہا ہے؟ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرآن، توحید، نبوت ساری چیزیں پہنچا چکا ہے کہا یہ ہے تیری رسالت، یہ تیئس برس جو پہنچایا تیری رسالت تھی اور آج جو پہنچایا جا رہا ہے وہ ہے میری رسالت، اب میں ہوں دیوانہ قسم کا شخص مجھے سمجھا دو یا سمجھ جاؤ، جو نماز پڑھتے ہو وہ ہے محمدؐ کی رسالت اور جس علیؑ کو نماز سے نکالتے ہو وہ ہے اللہ کی رسالت (نعرہ حیدری) جیتے رہو جب تک تمہارا دل چاہے اپنے رب کے حکم پر صبر کر تُو ہماری آنکھوں کے پہرے میں ہے اور جب کھڑا ہوا کر تسبیح پڑھا کر رات میں بھی تسبیح کیا کر، واد بار النجوم اور جب ستارے غروب ہو جائیں پھر بھی تسبیح کیا کر، لطف یہ ہے کہ جس سُورہ طٰہٰ میں، آغاز ہی یہیں سے ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی اے طیب و طاہر نبیؐ ہم نے آپ پر اس لیے قرآن نازل نہیں کیا لتُشقی کہ تُو مشقت کرے، اسی سورہ میں بڑا عجیب حکم دے رہا ہے میرے نبیؐ کو، شاید اشارہ کسی کے پلے پڑ جائے کہہ رہا ہے فاصبر علی مایقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن اناء الیل فسبح واطراف النھار لعلک ترضیٰ ○

جو کچھ لوگ کہتے ہیں سنے جا، صبر کر، اس کا مقصد یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے کا یہ

فیصلہ ہے کہ حق والا حق بیان کرتا ہے لوگ بکا کرتے ہیں اللہ کہتا ہے سنے جا اور ہاں ذہن میں رکھ کر بیٹھنا یعنی پچھلی جو پانچ مجالس میں نے پڑھی ہیں، اگر وہ تازہ ہوئیں تو نتیجہ بھی جب حاصل کر سکو گے، بات کو بھی اُسی صورت میں سمجھ سکو گے تو لطف بھی تب ہی آئے گا، چار سرداروں نے چار جملے بولے تھے، سبحان اللہ رسولؐ نے، الحمداللہ علیؑ نے، لا الہ الا اللّٰہ حسنؑ نے اور اللہ اکبر حسینؑ نے، یعنی نبیؐ سے شروع ہوا اور حسینؑ پر ختم ہوا اور یہ جو انسانی پنجہ ہے ناں اس میں بھی وہی سر یت ہے اب ظاہر یہ کتنے ہیں؟ چار ساتھ ساتھ، ایک اکیلا، اچھا اب ان پانچوں کی تقسیم کیا ہے ایک، دو، تین۔ ایک دو ،تین۔ ایک، دو، تین۔ ایک، دو، تین۔ اور ایک دو۔ میں حساب میں کمزور رہا ہوں بچپن سے، کتنے ہوئے؟ چودہ، یعنی ظاہر پانچ ہوئے ہیں انکے اندر چھپے چودہ ہوتے ہیں۔ جب آدم کو اللہ نے خلق کیا تھا اللہ سے آدمؑ نے عرض کی کہ جن کے صدقے تو نے مجھے لباس وجود بخشا ہے انکے نور کی جھلک مجھے دکھا، اللہ نے کہا چونکہ تو نے خلوص سے مانگی دکھاتے نہیں تجھے عطا ہی کر دیتے ہیں تو اللہ نے پانچ نور آدمؑ کی پانچ اُنگلیوں میں تقسیم کر دیئے، ان اللّٰــہ جعــل نــور رسـول اللّٰــه فـی خنـسـره ونـور امیـر امومنین فی التی تلیه ونور فاطمة الزهرا فی الوسطی ونور الحسن فی مسابته ونور الحسین فی وابها مه٥

یہاں تیرے رسول کا نور رکھا بلا تشبیہ، یہاں امیر کائنات کا، یہاں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا، یہاں تیرے مولا حسنؑ کا اور یہاں سلطانؑ کربلا کا، تقسیم دیکھی، دو بھائی ادھر ہیں، دو بھائی ادھر ہیں (اللہ اکبر) اور درمیان میں برزخ کبری کے طور پر مقام سیدہؑ ہے، اس اُنگلی کو بھی وسطہٰ کہتے ہیں اور قرآن میں سیدہؑ کا لقب ہے صلوۃِ

وسطیٰ حافظوا علی الصلوت والصلوۃ الوسطیٰ تمام صلوتوں کی حفاظت کرو خصوصیت سے صلوۃ وسطیٰ کی (اللہ اکبر)، یہ مقام رسالت ہے آدمؑ اور اولاد آدم کے پاس، یہ مقام ولایت ہے، یہ مقام عصمت ہے، یہ مقام امامت ہے، یہ مقام شہادت ہے یعنی تمہارے پنجے کا آغاز ہوتا ہے مقام رسالت سے، اختتام ہوتا ہے مقام حسینؑ پر اور اگر کوئی سمجھے یا نہ سمجھے لیکن یہ طے ہے کہ دین و دنیا کے ہر کام میں یہ چار الگ ہیں، یہ اکیلا ہے، جب تک اسے ساتھ نہ ملائیں یہ چار کوئی کام کر ہی نہیں سکتے (العظمۃُ لِلّٰہ) نہ لکھ سکتے ہو نہ گن سکتے ہو نہ عبادت کر سکتے ہو، اُنگوٹھے کے بغیر قلم پکڑ کر دکھاؤ، نماز پڑھی؟ یہ دانے والی تسبیح تو کل شروع ہوئی ہے پہلے کیسے پڑھی جاتی تھی، یعنی یہ ہے مقام رسالت، یہ ہے مقام حسینؑ، تسبیح میں راز کیا ہے؟ مقام حسینؑ سوار ہو گیا مقام رسالت پر (حسینؑ بادشاہ) اور تسبیح کیا ہے؟ مقام حسینؑ مقام رسالتؐ پر نہ آئے تو تسبیح پڑھی ہی نہیں جا سکتی، یہ فٹ، گز، پیمانے، میٹر تو آج بنے، پہلے پیمائش کیسے ہوتی تھی؟ بالشتوں سے، اور ناپنے کا انداز کیا تھا؟ رسالتؐ سے شروع کیا حسینیتؑ پر ختم کیا اور حسینؑ اتنا بے نیاز کہ جب تک رسالتؐ چل کر نہ آئے یہ جگہ چھوڑتا ہی نہیں (العظمۃ للہ) اللہ نے قرآن میں واضح فرمایا ہے وفی انفسکم افلا تبصرون وہ فرماتا ہے میں نے تو نشانیاں تمہاری ذات کے اندر رکھی ہیں تمہیں نظر نہیں آتیں اور ہاں وہ سورہ طٰہٰ والی آیت بھول تو نہیں گئی میں نے وہیں آنا ہے لیکن پہلے ایک بات جو نہ کل بتا سکا ہوں نہ پرسوں، چار جملے بولے تھے ناں چار بزرگوں نے، ارکان عرش بنے یہ تو آپ نے سمجھ لیا، چار چیزیں اور بھی بنی تھیں یعنی رسولؐ نے کہا سبحان اللہ امیرؑ کائنات نے الحمد لِلّٰہ امام حسنؑ نے لا الہ

الا اللّٰـہ اوروالی کربلا نے اللہ اکبر، اللہ نے انکے ایک ایک جملے سے جہاں عرش کے
پائے بنائے وہاں ایک ایک پرچم بنایا، سبحان اللہ سے جو پرچم بنا اُس کا نام لـــواء
التسبیح ،الحمدللہ سے جو پرچم بنایا اُس کا نام لواء الحمد اور جو لا الـہ الا اللّٰہ
سے بنایا اُس کا نام لـواء التـحلیل ،اللہ اکبر سے جو بنا اُس کا نام لـواء التـکبیر ،
پچاس پچاس لاکھ روپے کا انعام ہے جاؤ محققین وعلماء سے پوچھنا،لواءالتحلیل قیامت
کے دن جعفرطیارؑ اُٹھائیں گے ، لـواء التـکبیر جناب حمزہؑ اُٹھائیں گےلواءالحمد خیبر
شکن کے ہاتھ میں اورلواءالتسبیح وہ اُٹھائے گا جسکے علم لگتے ہیں وہ تیرا مولا عباسؑ
اُٹھائے گا کتنے باکمال جملے ہیں یہ میرے منہ سے بھی نکل رہا ہے سبحان اللہ،تمہارے
منہ سے نکلیں تو بھی کمال رکھتے ہیں اوراسکوتو غالباً مقصر مولوی بھی تسلیم کرلے گا،شب
معراج جب تیرے رسولؑ گئے ناں جنت میں،تو وہاں رسولؑ نے دیکھا کہ کچھ فرشتے
ہیں جو یاقوت کے قصر بنا رہے ہیں کبھی بیس اینٹیں لگاتے ہیں پھر بیٹھ جاتے ہیں کبھی
سو اینٹ لگاتے ہیں پھر بیٹھ جاتے ہیں کبھی ایک اینٹ لگاتے ہیں پھر بیٹھ جاتے ہیں
سب کچھ جانتا تھا میرا رسولؑ ہم بےعلموں کا علم بڑھانے کے لیے پوچھا، جبرائیلؑ
ان سے پوچھ کام کرنا ہے تو دھڑادھڑ کریں یہ کیا ہے کبھی ایک کبھی پچاس، کبھی سو، نہ کوئی
ترتیب ہے نہ گنتی ہے نہ کوئی ڈھنگ ہے نہ کوئی اصول، جبرائیل نے کہا یا رسولؑ اللہ
اصل میں بات یہ ہے کہ جب تیری اُمت کے مومنین تسبیحات اربعہ کو پڑھتے ہیں،
سبحان اللہ،الحمدللہ، لا الـہ الا اللّٰـہ اوراللہ اکبر،اُن کے منہ کے یہ لفظ جنت میں یا
قوت کی اینٹیں بن جاتی ہیں (اللہ اکبر) تو جتنی بار وہ پڑھیں گے اُتنی ہی بنے گیں
ناں،کوئی ایک بار کہتا ہے ایک اینٹ بن گئی ہے کوئی پوری تسبیح کرتا ہے سو اینٹ لگتی

ہے تو اب یہیں سے سوچ تیرے منہ سے سبحان اللہ نکلے تو وہ قصر فردوس کی اینٹ بن
جاتی ہے رسولؐ کے منہ سے نکلے تو پھر کیا کیا ہوگا، اُدھر عرش اُدھر چار علم، نہیں نہیں میں
سوچ سوچ کے پاگل ہو رہا ہوں جس اللہ نے دنیا بنانے سے پہلے خود علموں کا کاروبار
کیا ہو وہ مجھ سے پوچھے گا علم کیوں اُٹھایا تھا (نعرہ حیدری) لواء الحمد علیؑ کے ہاتھ اور
اسی کے نیچے کھڑا ہونا ہے قیامت کے دن، دعائیں مانگ مانگ کر مر گیا اے اللہ
قیامت کے دن ہمیں لواء الحمد کا سایہ نصیب کر، پہلے دیکھ تو سہی یہ علم بنا کیسے، اُٹھائے
گا کون، یہ خیبر شکن کے ہاتھ میں ہے اور امیر کائنات خود نہج البلاغہ میں فرما رہے ہیں
لن یھلک من استز لا تحت رائیتنا فرمایا وہ بندہ ہلاک ہو سکتا ہی نہیں جو
ہمارے علم کے نیچے آجائے (نعرہ حیدری) یہ علم پہلے جعفر طیار کے پاس تھا پھر حیدر
کرار کے پاس آیا پھر عباسؑ علمدار کے پاس آیا، جو ہاتھوں میں لے کے چھوڑ دیں وہ
جعفرؑ و حیدرؑ ہوتے ہیں جو ہاتھوں کے بغیر قیامت تک نہ چھوڑے وہ...... (**العظمۃُ
لِلّٰہ**) فقرہ عرش سے وزنی، اب کیا کروں، کہہ دوں، کہہ دوں یا ہاتھوں کے بغیر کسی شے
پر قبضہ خدا کا دیکھا تھا (نعرہ حیدری) نہیں ہلاک ہو سکتا وہ جو ہمارے علم کے سائے
کے نیچے آجائے، اچھا زیدی صاحب آپ تو ابھی تازہ حج کر کے آئیں ہیں، ایک
بات اگر آپ نے دیکھی ہے وہاں تو میری تائید کر دیں وہ نہیں دیکھی تو تردید کر دیں،
وہاں پتہ ہے کیا ہوتا ہے، لاکھوں حاجی، اب ایسا ہوتا ہے کہ ہر معلم کا الگ الگ علم
ہوتا ہے، ٹھیک ہے ناں، کیوں؟ وجہ؟ تا کہ بھٹکتا نہ رہے، میرے خیمے کدھر تھے، میرا
معلم کدھر ہے، تو ابھی بھی لاہور کے شیعہ سنی دوستوں کو سمجھ نہیں آئی اللہ نے اپنے گھر
میں ہر معلم کے ہاتھ میں علم دے کر بتا دیا ہے دنیا والو دیکھو جسکا علم نہیں ہوتا وہ بھٹک

کر مر جاتا ہے (اللہ اکبر) اب اتنی ساری محنت کرنا پڑی، زمین بنائی میں نے دماغوں کی تا کہ حقیقت جب بوؤں تو آمادہ ہو زمین، کیا اثر ہے رسولؐ کی زبان میں، امیر کائنات کی زبان میں، حسنینؑ شریفین کی زبان میں، بولیں جملے، بن جائے عرش، بولیں جملے اور بنے پرچم، اب لواء الحمد یہ پورے میدان قیامت میں سایہ کرے گا اور اس علم میں معجزہ یہ ہے، طرفین کی کتابیں بھری پڑی ہیں، رسولؐ فرماتے ہیں لواء الحمد خلق میرے لیے ہوا اُٹھائے گا علیؑ، کوثر بنا میرے لیے، پلائے گا علیؑ، نجات تخلیق میرے لیے ہوئی راہ داری لکھے گا علیؑ اور فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں علیؑ کا بغض ہوگا فرمایا دو بندے یوں جڑے کھڑے ہونگے ایک علیؑ کو جھکنے والا ایک علیؑ کو بھونکنے والا، اس پہ سایہ ہوگا اس پر دھوپ ہوگی (العظمۃ للہ) اب دیکھو ناں یہ چھت ہے یہاں یہودی آئے تو بھی سایہ ہے، مسلمان آئے تب بھی سایہ ہے لیکن وہاں ایسا نہیں وہاں اعتراف والے کے سر پر سایہ، انکار والے کے نہیں، تو کتنے باکمال جملے ہیں یہ، یعنی ایک دفعہ کہے سبحان اللہ تو عرش کا رُکن بنے اور لواء التسبیح بنے اور اگر پوری تسبیح پڑھ لے رسولؐ سبحان اللہ، سبحان اللہ (العظمۃ لِلّٰہ) اب ترجمہ مکمل کروں نتیجہ بھی دوں اور میں جاؤں، فاصبر علی مایقول سورہ طٰہٰ والی آیت بھول تو نہیں گئی، جو کچھ لوگ کہتے ہیں سنتا رہ صبر کر بس تو ایک کام کیے جا، کیا؟ سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن انا ی الیل فسبح اطراف النھار لعلک ترضی اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کر سورج نکلنے سے پہلے سورج ڈوبنے سے پہلے رات کے اوقات میں دن کے اطراف میں شاید تو راضی ہو جائے۔ یہ اتنی پابندیاں نماز تھوڑی پڑھ، ٹھنڈے پانی میں ہاتھ نہ ڈال قم الیل الا قلیلا قیام قلیل کر فسبح بحمد

ربک حسن تقوم قیام قلیل کر قیام میں تسبیح پڑھ، کھڑے ہوتے ہوئے تسبیح، سورج ڈوبنے سے پہلے سورج نکلنے سے پہلے، رات میں تسبیح دن میں تسبیح ستارے ڈوبنے کے بعد تسبیح سجدے کے بعد تسبیح، یہ سات تسبیحیں بنتی ہیں کم از کم بھی، یعنی ایک ایک بھی پڑھے جو ایک دفعہ کہے سبحان اللہ تو عرش کی چوتھائی بنتی ہے اور جو سات سو دفعہ کہے تو عرش سے سات سو گنا بڑی شے بنی چاہیے ناں، نہیں !! اگر ابھی بھی کسی کو سمجھ میں نہیں آرہا یہ ساری آیتیں جو میں نے پڑھیں پرسوں سے لے کر آج تک، سورہ فرقان میں کہا ان اوقات میں تسبیح پڑھ یہ سورہ فرقان مکی ہے یہ مکے میں نازل ہوا۔ سورہ طٰہ کی جواب آیت پڑھی یہ بھی مکی ہے مکے میں نازل ہوا۔ سورہ قٓ میں حکم دیا وہ بھی مکی ہے سورہ طور میں کہا وہ بھی مکی ہے مکے میں نازل ہوا۔ راز کوئی مکی زندگی میں ہے اور کہہ رہا ہے تو اس لیے پڑھ تا کہ تو راضی ہو جائے۔ سورۃ الضحیٰ میں پہلے کہہ چکا ہے وہ بھی مکی ہے کیا کہہ چکا ہے و لسوف یعطیک ربک فترضی عنقریب تیرا رب وہ کچھ عطا کرنے والا ہے کہ تو راضی ہو جائے گا (اللہ اکبر) کوشش کرو سمجھنے کی عنقریب تجھے وہ سوف یعطیک عطا کرے گا حالانکہ کبھی بھی اللہ نے اپنے حبیبؐ کے لیے یہ نہیں کہا کہ یہ چیز میں نے تمہیں عطا کی۔ انکے لیے لفظ ایتا بولتا ہے۔ ایتا کہتے ہیں حق کے برابر دینا پورا پورا، عطا کہتے ہیں حق سے زیادہ دینا۔ عطا کی آیتیں ہی دو ہیں۔ و لسوف یعطیک عنقریب وہ عطا کرے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا اور دوسری انا اعطینک الکوثر بس اب تو بات کھل گئی یہاں کوثر سے مراد پانی نہیں، نہیں نہیں جو جاہل کہتا ہے رسولؐ کا بیٹا مر گیا اور اللہ پانی پر بہلا رہا ہے او دشمن رسولؐ جب تیرا بیٹا مرے گا میں بھی تیرے گھر پچاس مشکیں لے آؤں گا پانی کی، ہو جائے گا راضی، ارے

اولاد کے نقصان کے بدلے اولاد ہوتی ہے۔اللہ نے کہا میرے حبیبؐ گھبرا نہیں ہم
نے ابراہیمؑ لے لیا فاطمہؑ تمہیں دے دی۔(نعرہ حیدری) ابراہیمؑ لیا فاطمہؑ عطا کر
دی،باقی جو دیا، کائنات تجھے دے دی وہ ایتا ہے فاطمہؑ ہماری عطا ہے اور دیکھ سینکڑوں
تسبیح روز پڑھتا رہ، مذاق ہے فاطمہؑ کا بدن بنتا ہے (اللہ اکبر) نہیں نہیں ......اب سر
اٹھاؤ سینکڑوں روز ہفتے میں کتنی مہینے میں کتنی سال میں کتنی اور سات سال پڑھیں (اللہ
اکبر) جب فاطمہؑ عطا ہوئیں اب سات سال کی تسبیح کو جمع کر کے عرش سے ضرب
دے۔ جتنے کروڑ بنیں اتنے کروڑ گنا عرش سے افضل ہے فاطمہؑ اور زمین پر بیٹھ کر شوہر
فاطمہؑ کو بھونکنے والے بھی علیؑ کے پیچھے چلتی ہے (العظمۃُ لِلّٰہ) اور بس آج یعنی پہلا
سبق مکمل ہوا۔کل سے اور شروع ہوگا آج پہلا سبق ختم کر رہا ہوں تیرے رسول کی
لاکھوں کروڑوں تسبیحوں کے نچوڑ کا نام ہے فاطمہؑ یعنی حقیقت تسبیح فاطمہؑ،علیؑ آگے
حقیقت تسبیح پیچھے (العظمۃُ لِلّٰہ) حقیقت تسبیح جسکا جھولا جھولائے، حقیقت تسبیح جسکے
گھر میں جھاڑو پھیرے، حقیقت تسبیح جس کے بچوں کو نہلائے۔ حقیقت تسبیح جسکے
عباسؑ کے گُرتے سیئے (اللہ اکبر) جی،اب ہے ترازو تو تول کہ علیؑ کس ترازو میں تلے گا
ایک اشارہ کر رہا ہوں بس، بتاؤں ترازو،اب ایسا ہے ایک مقدمہ درپیش ہے مختلف
گواہ ہیں اس میں،اس میں علماء بھی ہیں وکلا بھی ہیں جہلا بھی ہیں،شاکر رضوی وکیلوں
کی صف میں کھڑا ہوگا ناں اور میں علماء کی صف میں اور مولانا ادھر آئیں گے نہ وکیلوں
کی طرف جائیں گے نہ جاہلوں کی طرف،یعنی جیسی جنس ہوتی ہے یہ اور بات ہے کوئی
چھوٹا وکیل ہوگا کوئی بڑا ہوگا،ہوگا وکیل،اسی طرح کوئی چھوٹا عالم ہوگا کوئی بڑا ہوگا عالم
اسی طرح کوئی تھوڑا جاہل ہوگا کوئی زیادہ مگر ہونگے سارے جاہل، یعنی جنس کے ساتھ

جنس مل کر گواہی دیتی ہے۔آ، ترازو میں دکھاؤ۔ کفار مکہ کہتے ہیں اے محمدؐ تُو رسول نہیں ہے، ہے تو گواہ پیش کر اپنی نبوت کے، میں نے ترازو پیش کر بھی دیا، اللہ نے کہا کٹہرے میں ایک جلی کو کھڑا کر دوسرے علیؑ کو کھڑا کر (اللہ اکبر) یعنی جو گواہی کے لیے خدا سے کم تر کٹہرے میں نہیں آتا اب اس میں خدا نے اپنا وزن ہلکا کیا ہے یا بھاری یہ اس سے پوچھ اور دیکھو یہ سوچا نہیں کبھی تم نے یہ وہی کافر ہیں جو محمدؐ مصطفیٰ کو کہہ رہے ہیں تُو نہیں ہے رسولؐ۔ وہ کہتے ہیں ایک اللہ گواہ ہے ایک علیؑ، اس کے بعد چپ کیوں ہو گئے، ورنہ کہنا تو یہ چاہیئے تھا ایک بھائی کو ہم نبی نہیں مان رہے دوسرے کی گواہی کیوں مانیں، اُس کی وجہ کیا ہے، پتہ ہے علیؑ کو کعبہ میں اترتا دیکھ رہے تھے علی کو رحل نبوت پہ نزول سے دس سال پہلے قرآن پڑھتا دیکھ رہے تھے گہوارے میں قلعہ، اژدھا چیرتا دیکھ رہے تھے، انگلیوں پہ نظام شمس وقمر کو نچاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ گھروں میں بھی بیٹھ کر کہتے تھے ہے بندے جیسا مگر ہے بندہ نہیں (نعرہ حیدری) تو رسولؐ نے فرمایا جسے تم فوق البشر سمجھتے ہو وہ میرے پیچھے چلتا ہے تو اب کافروں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی خاموش ہونا پڑا۔ تجھ سے تو وہ کافر اچھے نکلے کہ جو علیؑ کو امام نہیں مانتے علیؑ ولی اللہ نہیں پڑھتے مگر علیؑ کو بشر سے اُونچا مانتے ہیں بس آج ہم نے یہ نتیجہ لیا کہ تسبیح کی حقیقت جسکے حکم کی محتاج ہو اُس سلطان مملکت احدیت کو علیؑ کہتے ہیں اور دیکھو کروڑوں تسبیحات کا مجموعہ، عرش سے کروڑ گنا زیادہ طاہر، عرش سے کروڑ گنا زیادہ وزنی، عرش سے کروڑ گنا زیادہ صاحب فضائل، عرش سے کروڑ گنا زیادہ افضل، اتنی افضل کہ اتنی سی ہو کے نبیؐ کے سامنے آئے تو اُسے اٹھنا پڑے (اللہ اکبر) اور وہ نام لے کر اُس کا پکارے یا ام الحسن اور بی بی کہے جی سردار تو اسی لیے میں نے کہا تھا

کہ جسکے حکم کی پابند ہو حقیقت تسبیح اُس سلطان مملکت احدیت کا نام علیؑ ہے اور پھر میرا نبیؐ اس سے بھی آگے ہے اور ان دونوں کا اللہ اُس سے بھی آگے ہے (العظمۃ للہ) بندہ سمجھ میں نہیں، سمجھے گا خدا کو، اللہ کی قسم اللہ سمجھنے میں نہیں آتا رسولؐ سمجھ میں نہیں آسکتا اسی طرح علیؑ بھی سمجھ میں نہیں آسکتا، پوچھا گیا تھا تیرے بادشاہ مولا علیؑ سے یا علیؑ کوئی تمہیں سمجھ بھی سکتا ہے؟ مسکرا کر فرمایا ہاں، مولاؑ کون؟ فرمایا جو یہ سمجھ لے کہ میں سمجھا نہیں جا سکتا (نعرہ حیدری) درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوۃ) کچھ لطف بھی آیا یا وقت ضائع ہوا، اپنے لیے نہیں پوچھتا آپ ہی کے لیے پوچھتا ہوں تا کہ یہ احساس دلا سکوں کہ تم مودت کا زینہ بنا کر عرش کو چھولو، پڑھنے والا لاکھ دریا علم کے بہا دے جب تک چار آنسو نہ نکلیں، شام والی بی بی راضی نہیں ہوتیں، میں نے کل رات ہی تمہیں بتایا تھا کہ تین ہی عزادار ہیں حقیقت میں حسینؑ کے، خون رونے والا، لیکن وہ بھی آخری وقت میں ہاتھ ملتا رہا بابا تیرے رونے کا حق ادا نہیں ہو سکا۔ شام والی بی بی، اس کے بھی تختہ غسل پر لب ہلے فضہ نے کان لگا کر سنا تو آواز آرہی تھی حسین بہن شرمندہ ہے بھیا تیرے رونے کا حق ادا نہیں ہو سکا تیسرا وہ جس نے لاشے پر قسم کھائی، زندگی بھر ٹھنڈا پانی نہیں پینا، چھت کے نیچے نہیں بیٹھنا (اللہ اکبر) معیار وفا دیکھنا ہے، رہا ہو کر سجادؑ آئے کربلا، دو روایتیں ہیں ایک تین دوسری میں نو دن کا قیام، اللہ بہتر جانے کہ پہلی روایت ٹھیک ہے یا دوسری بہر حال جتنے دن بھی قیام ہوا تیاری ہوئی محمل تیار، سیدانیاں قبر حسینؑ سے جدا ہو ہو کر محملوں میں سوار ہو رہی ہیں اور جس بی بی کا ذکر میں کر رہا ہوں میرے سر پر قرآن رکھوا سے پتہ ہی نہیں کہ ہو کیا رہا ہے احساس ہی کوئی نہیں سب سوار ہو چکیں، شام والی نے کہا سجادؑ بیٹے، جی پھوپھی اماں

، تیری ماں رباب نہیں آئی ابھی، سجادؑ آئے، قبر پر بیٹھی ہیں، بس ایک ہی جملہ ہے سردار تیرے تیروں کا ماتم کروں۔ تیرے پتھروں کا نوحہ پڑھوں، تیرے استغاثے کا مرثیہ کہوں۔ بلا تشبیہ جناب سجادؑ نے کندھے پر ہاتھ رکھا، اماں، جی میرے لال، اماں قافلہ تیار ہو چکا صرف آپ کا انتظار ہے، روانگی کے منتظر ہیں سب۔ سجادؑ کہاں روانگی، اماں وطن، کونسا وطن، اماں مدینہ، فرمایا جن کا ہے اُن کو لے جا۔ میرا وطن وہی ہے جہاں تیرے بابا کی قبر ہے۔ سجادؑ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اماں ویرانے میں ہاشم کی آبرو کو، علیؑ کی بہو کو، حسینؑ کی عزت کو، اپنی غیرت کو اکیلا چھوڑ دوں، قبر حسینؑ کو زلزلہ آیا سجادؑ حسینؑ کمزور نہیں ہے ماں نہیں جانا چاہتی مجبور نہ کر، چھوڑ دے میں اپنے ناموس کی حفاظت کر سکتا ہوں۔ مجھے بتولؑ کے زخمی پہلو کی قسم، پورا سال، سجادؑ چلا گیا۔ بی بی رہ گئی کربلا، پورا سال حاجی، زائر، تاجر، قافلے والے جب مدینے جاتے تیرے خون رونے والے امام کو جا کر بتاتے مولاؑ آج کل کربلا کی دھرتی کا رنگ عجیب ہے، کیا عجیب ہے؟ مولاؑ جب رات ہوتی ہے ساری رات سرحد کربلا کی چاروں طرف ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہے جسکے بازو نہیں ہیں اور گھوڑا دوڑا کر کہتا ہے قافلے والو دُور سے گذر جاؤ۔ یہاں علیؑ کی بہو کے ڈیرے، یہاں اصغرؑ کی ماں کے خیمے............

الا لعنۃ علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

ساتواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسبّح بحمدہ و کفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا

مسلسل تسبیح اور اُس کی حقیقت پر اپنے ناقص مبلغ علم کے تحت گفتگو ہو رہی ہے اُسی سلسلے کو آگے بڑھانا چاہ رہے ہیں۔ سورہ فرقان سے ایک آیت تلاوت کی ہے میں نے، بتایا تھا کہ عنوان ایک رہے گا آیتیں روز بدل جایا کریں گی۔ اپنے حبیبؐ احمد، محمود اپنے مقاصد کے ترجمان سے ذات واجب نے ارشاد فرمایا قل ما اسئلکم علیہ من اجر الا من شاء ان یتخذ الیٰ ربہ سبیلا وتوکل علی الحی الذی لا یموت وسبح بحمدہ و کفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا (57,58) اے میرے حبیبؐ اپنی طیب طاہر زبان سے اعلان کر دیجیے کہ میں اجرِ رسالت کا کوئی سوال نہیں کرتا بس اتنا کہتا ہوں اگر کوئی چاہے تو اپنے رب تک پہنچنے کے لیے سبیل تلاش کرے۔ وہ آیت تو ہر کوئی پڑھتا ہے اِلا المودۃ فی القربہ، اسے کوئی نہیں پڑھتا، ما اسئلکم علیہ اجرا میرا اجر مجھے کوئی اجر رسالت نہیں چاہیے الا من شاء ان یتخذ الیٰ ربہ سبیلا رب تک جانے کے لیے سبیل پکڑ لو سبیل اختیار کرلو اور رہ گئی میرے حبیبؐ تیری بات توکل علی الحی الذی لا یموت بھروسہ رکھ اس پر اس زندہ پر جسے موت نہیں آئیگی لیکن ایک کام کرنا ہے سبح بحمدہ اُسکے حمد کی تسبیح پڑھتا رہ یہ تو تیری ڈیوٹی تیرا منصب رہ گیا میں کفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا بس میرے لیے یہی کافی ہے میں اپنے بندوں کے

گناہوں سے خوب واقف ہوں اور نہیں نہیں میں نتیجہ پہلے دیتا ہوں اور یہی تو کرم ہے
اُس ذات کا کبھی میں نے پہروں نہیں انتظار کروایا اپنے سامعین کو نتیجہ آپ کی جھولی
میں کبھی بھی نہ پڑھتا تسبیح تیرا رسولؐ اگر اسکے حُب دار گناہ گار نہ ہوتے (نعرہ رسالت)
سمجھ میں آ گئی بات دوستو۔ یہ تو بھری پڑی ہیں بہتر فرقوں کی کتابیں، لیکن وہاں آدمی
بات ہے وہ آدمی بھی سناتا ہوں اور جو ہماری کتابوں میں ہے وہ بھی سناتا ہوں۔ پہلے
یہ بات لکھ لو کہ اللہ نے چودہ معصومین کو عبادت کے لیے خلق نہیں کیا۔ خود اللہ سے
پوچھتے ہیں ہمیں کیوں خلق کیا پالنے والے؟ سورہ الذریت بولی وما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون (56) جن و بشر کو پیدا کیا عبادت کے لیئے، اور اس کو
کنت کنزا مخفیا احببت ان عرف میں چھپا ہوا خزانہ تھا میری محبت میں آیا کہ
پہچانا جاؤں فاخلقتک یا محمدؐ اے محمدؐ میں نے تجھے خلق کیا۔ اب کوئی فیصلے
میں پردہ رہ گیا۔ جن و بشر کیوں خلق ہوئے؟ عبادت کریں، یہ کیوں خلق ہوئے؟
معرفت کروائیں۔ جب مقصد تخلیق مختلف ہے تو آئندہ یہ نہ بھونکنا کہ یہ ہم جیسے بشر
ہیں (اللہ اکبر) تمہارا مقصد تخلیق تم ہو عبادت کے لیے، یہ ہیں معرفت کے لیے، تو
اللہ نے ان پر نمازیں واجب نہیں کی تھیں۔ اب یہ اور بات ہے کہ جن پر واجب ہیں
وہ پڑھتے نہیں اور جن پر واجب نہیں وہ مصلہ چھوڑتے نہیں، تمام شیعہ سُنی دوست، یہ
طرفین کی کتابوں میں ہے وہ آدمی بات جو میں نے کہی تھی، پوچھا گیا آپؐ پر تو واجب
ہی نہیں۔ آپؐ سے تو اللہ نے سجدے طلب ہی نہیں کیے۔ پھر کیوں کرتے ہیں؟ تو
فرمایا افلا اکون عبدا شکورا کیا تم نہیں چاہتے کہ میں شکر گزار عبد بنوں۔ سر اٹھانا
اب آگے کتب اہل بیت ہیں سلمان نے پوچھا یا رسولؐ اللہ، اللہ نے آپؐ سے کہا نہیں

انالک لا اجرا غیر ممنون. ہم سے اجر بھی لے اور تمہیں ممنون ہونے کی
ضرورت بھی نہیں اللہ نے تو آپؐ سے شکریہ تک نہیں مانگا۔ پھر کیوں کرتے ہیں؟
کہا سلمان اگر ہمارے حُب دار گناہ گار نہ ہوتے تو پھر میں سجدے نہ کرتا اور اگر آگے
کی مجالس میں مجھے وقت نے مہلت دی تو پھر میں بتاؤں گا کہ رسولؐ کی جو اقسام
عبادت ہیں کونسی قسم کس قسم کے حُب دار کے لیے ہے۔ یعنی رسول کی تسبیح صرف اس
لیے ہے اور سوال کیا تھا نقوی صاحب نے کہ میں سوچتا ہوں کہ کیا سرخاب کا پر لگا ہوا
ہے حُب دار میں کہ اُس کے لیے رسولؐ تسبیح کرے اسکے لیے رسول سجدے کرے
اُس کے لیے علیؑ مصلہ بچھائے۔ اب ایسا ہے بھائی ایک بادشاہ نے اپنے نوکر کو بھیجا
کہ جا میرے فلاں دوست کو یہ بڑا قیمتی ہیرا ہے یہ پوٹلی میں باندھا ہے میں نے یہ اُس
تک پہنچا، اب دینا کیا ہے؟ پوٹلی، جیتے رہو پہرا دیتا ہے اب وہ راستے میں سوتا نہیں
پہرے دار ساتھ رکھتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پانچ دس روپے کی ہو گی وہ پوٹلی اب
پہرے دار کوشش میں ہیں کہ پوٹلی پھٹنے نہ پائے جلنے نہ پائے ڈوبنے نہ پائے۔ اب
اگر کوئی پوچھے بادشاہ کے پہرے دارو پاگل ہو گئے ہو چند روپوں کی پوٹلی پر پہرہ دے
رہو وہ تمہاری صحت اور دماغ پر شک کریں گے کہیں گے پاگل تُو ہو گیا ہے ہم پوٹلی کی
حفاظت کب کررہے ہیں ہم تو ہیرے کو بچا رہے ہیں اسکی وجہ سے پوٹلی بچا رہے ہیں۔
چونکہ پوٹلی جلی ہیرا گیا۔ پوٹلی ڈوبی ہیرا گیا۔ اس میں شک نہیں لاہور والو کہ علیؑ کے
حُب دار کے بدن کی گناہوں سے دھجیاں بکھر چکی ہیں لیکن جلی سے لے کر علیؑ تک ہر
کوئی کوشش میں ہے کہ یہ جہنم نہ جائے چونکہ اگر یہ جہنم چلا گیا تو ولایت کا ہیرا بھی تو
ساتھ جائے گا (نعرہ حیدری) بس پوٹلی کا اتنا فریضہ ہے نقوی صاحب کے ہیرے کو

ہیرا سمجھے کوڑی نہ کہے۔ چلو کیا یاد کرو گے تھوڑا سا میں حقیقت کی طرف اشارہ کروں ہو سکتا ہے بعض کو تھوڑا مشکل لگے لیکن کوشش کرتا ہوں کہ بات آسانی سے سمجھ میں آئے ''تسبیح'' سبحان مصدر ہے اور اسی کے ذیل میں ہیں ساری تسبیحیں اور جب میں قرآن کو پڑھتا ہوں تو بڑی عجیب بات سامنے آتی ہے یہ جو سُبحانیت ہے نو اور چودہ کے عدد کے اردگرد پھرتی ہے۔ لفظ سُبحان اٹھارہ دفعہ آیا، عدد کامل بنانا آتا ہے 8 اور 1۔ 9 سبحانک قرآن میں 9 دفعہ آیا۔ مصدر 18 بار، سُبحانک 9 بار، سُبحانہ یہ غائب کا صیغہ ہے۔ سبحانک تیری ذات کی پاکیزگی، تیری ذات کی تسبیح، سبحانہ اُسکی طہارت، اُس کی پاکیزگی اُس کی تسبیح، یہ لفظ قرآن میں 14 بار آیا ہے ''تسبیح'' سبحان اور سبحو ہیت کے حوالے سے قرآن میں جو آیتیں ہیں اُن کی تعداد 86 ہے 8 اور 6۔ 14 بعض مجالس میں مَیں نے علم الاعداد پر اشارے دیئے ہیں تو تھوڑا سا اُس سفر کو بھی آگے کرتے ہیں تاکہ آپ کو حقیقت تسبیح سمجھ میں آئے۔ ''سبحان'' یہ ہے کیا؟ اچھا تسبیح پڑھتے کس کی ہیں؟ اللہ کی، اور یہ جو لفظ اللہ ہے ناں اسکے سارے کرشمے ہا میں ہیں جسے اُردو میں تم ہ کہتے ہو اللہ ا ل ل ہ اور اسکے عدد ہیں 66 ا کا 1 ل کے 30 پھر ل کے 30 اور ہ کے 5، یعنی جو کرشمے دکھا رہی ہے ہ اُسکے عدد ہیں 5 علمائے اعداد نے لکھا ہے اپنی تفسیروں میں کہ لفظ اللہ اسم اللہ وہ طلسم ہے کہ اس کا کوئی سا حرف الگ کر دو جو بچے گا حتیٰ کہ اگر ایک بھی بچ جائے تو دلالت اُس پر کرے گا۔ ''اللہ'' اب اللہ کی ا ہٹا دو کیا بچا للہ، اب ل ہٹا دو کیا بچے گا لہ، لہ مافی السموت وما فی الارض، دوسرا ل بھی ہٹا دو کیا بچے گا ہ اُسی کو عربی میں کہتے ہیں ہا اور یہی ہے ھو اسکو اظہار دینے کے لیے ہا کے 5 ہیں ظاہر کرنے کے لیے 1 ملانا پڑتا ہے۔ جب 5 میں 1 ملے 6 بنتے

ہیں۔ چھ والا حرف تلاش کرو "و" جب ہا سے ملا تو وہی بنتا ہے ھُو اور ھُو کے عدد کتنے ہیں ہ کے 5 و کے 6، 6 اور 5۔ 11 آؤ ذرا سبحان کو دیکھیں اس میں بڑے عددوں والے دو حرف ہیں۔ ایک پہلا ایک آخری یا اللہ مجھے توفیق دے کہ میں انھیں سمجھا سکوں انہیں سمجھنے سنبھالنے برداشت کرنے تینوں کی توفیق عطا کر، س ابتدا میں ن آخر میں درمیان میں ب، ح، اور ایہ دہائی سے کم یعنی اکائی والے عدد ہیں۔ ب کے 2، ح کے 8، اکا ہے 1، کتنے ہو گئے؟ 11۔ یعنی جو عدد ھُو کے تھے وہی ان اکائی والے عددوں کے ہیں اور بڑے عدد کونسے ہیں؟ س اور ن۔ س کے ہوتے ہیں 60، ن کے ہوتے ہیں 50، 60 اور 50۔ 110، درمیان میں ھُو والے لفظ، اللہ بتانا یہ چاہتا ہے دُنیا والو جس کے عدد 110 ہیں اُسی نے تو ھُویت کو گھیرے میں لیا ہوا ہے (نعرہ حیدری) اور 110 کس کے ہیں؟ دُنیا میں صرف ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کسی کے امام کے نام کے عدد 110 نہیں سوائے میرے امام کے اس نے چھپایا ہوا ہے ھویت کو اور نہیں غضنفر کی عادت کو تو اب جان ہی چکے ہو حیران ہونے والوں کو اور زیادہ حیران کرنا جلنے والے کے کلیجے پر اور قینچی چلانا، اچھا اس طرح نہیں، توحید کتنی قسم کی ہے؟ تین قسم کی لا اِلٰــہ الا اللّٰــہ یہ عام لوگوں کی توحید ہے۔ جی، کوئی نہیں معبود مگر اللہ۔ یہ چھوٹے لوگوں کی توحید ہے ہم جیسوں کی اس سے اونچی توحید ہے لا الٰــہ الا انــت کوئی نہیں اللہ مگر تو اور جو سب سے بڑی توحید ہے لا اِلٰــہ الا ھو۔ دیکھو دیکھو ساری چیزیں اس ھُویت کے بعد ہیں۔ شیعہ اپنی مرضی کے عالم سے پوچھ کر آئیں برادران اہل سنت اپنے عالم سے پوچھ کر آئیں کہ سورہ توحید کیا ہے۔ تیرے رسولؑ نے فرمایا تھا یہ اللہ کا نسب ہے اور شروع کہاں سے ہو رہی ہے قــل ھــو اللّٰــہ احد

ھُو یت پہلے الوہیت بعد میں احدیت اُس سے بھی بعد میں اور واحدیت تو پھر احدیت
سے بھی بہت چھوٹی ہے۔ ملاں ابھی تک وحدت کے چکر میں ہے ہم ھُو یت کے چکر
میں ہیں اچھا اچھا آؤ آؤ کونسی ہے سب سے بڑی توحید دوستو لاالـہ الاھو اور دیکھ لو
اس میں اسمِ اعظم چھپا ہے معصوم فرماتے ہیں کہ اسی کے اندر اسم اعظم ہے لاالـہ الا ھو
کے ذرا عدد نکالیں۔ل کے 30 ا کا 1، اب الله ہے ا کا پھر 1 الله کی ل کے 30 الله کی ہ
کے 5 پھر اِلا کی ا کا 1 پھر ل کے 30 پھر اِلا کی ا کا 1 پھر ھو ہ کے 5 اور و کے 6 کتنے عدد
بنے 110 تو اللہ نے تو چودہ سو برس پہلے قرآن میں بار بار لاالـہ الا ھو کہہ کے بتا دیا او
زمانے کے جاہلوں میرے ولی اعظم کو بھونکنے والو ھُو یت والی توحید علیؑ کے اندر چھپی
ہوئی ہے (نعرہ حیدری) ہاں جی ابھی میں ایک بات کی اصلاح کرنا چاہ رہا تھا وہ ذہن
سے نکل گئی پھر نعرے میں جیسا انھوں نے کہا کہ جیسا بی بی اپنے شوہر کا نعرہ سننا چاہتی ہیں
تو پھر اچانک یاد آیا تو ابھی آپ نے رباعی پڑھی ناں تو آخری شعر کیا تھا کعبے کے شگاف
والا، ذرا اُونچا پڑھیں تا کہ سب سُنیں۔

علیؑ کے وصف ہیں اتنے شمار کون کرے
یہ کام تیرا ہے پروردگار کون کرے
یہ سوچ کر نہ بنایا خدا نے اور علیؑ
شگاف کعبہ میں اب بار بار کون کرے

بڑی خوبصورت بات کی ہے جس نے بھی کی ہے لیکن میں ہوتا تو پتہ کیا لکھتا۔
کعبے میں شگاف علیؑ کے نوکروں کے لیے کروڑوں بار کر سکتا ہے اللہ، میں یوں لکھتا

یہ سوچ کر نہ بنایا خدا نے اور علیؑ

بتولؑ پیدا بھلا بار بار کون کرے

میں پہلے یہ لاہور ہی کے منبر سے بتا چکا ہوں پھر دُہرا دیتا ہوں اور یہ جملے میں نے زبانِ عصمت سے جو سنا اُس کی روشنی میں آپ تک پہنچانے لگا ہوں۔ محبت میں آیا کہ پہچانا جاؤں۔ آپ نے ایک سوال کیا ہے میں اُس کا جواب دوں گا۔ دوسرا سوال ہوتا ہے پیداوہ میں کر دوں گا آج اُس پر بات نہیں کروں گا۔ میری محبت میں آیا کہ پہچانا جاؤں تو اے محمدؐ تجھے خلق کیا۔ خلق کرنے سے پہلے دو چیزیں ہیں ایک محبت اور ایک معرفت اور تیرے پانچویں امامؑ نے یہ فرمایا کہ جو محبت پہلے اللہ نے پیدا کی اُسے محبت کہہ لو تمہاری مرضی بتولؑ کہہ لو تمہاری مرضی اب سمجھ میں آ گئی بات دوستو لا الــہ الا ھو والی، آج کے بعد لا اِلــہ الا ھو والی تسبیح کرنے کا نشہ ہی الگ ہوگا۔ سارے کرشمے ہیں ہ میں ہا میں اسی سے ہا ہے اسی سے ھو ہے اسی سے ھُوَ ہے۔ قرآن کو اللہ نے بسمہ اللہ سے شروع کیا پردے پردے میں، اس میں شک نہیں کہ سورہ فاتحہ بھی قرآن ہے لیکن اسے الگ گنا گیا ہے۔ سبع مثانی کے طور پر، چونکہ یہ پورے قرآن کی برابری کرتی ہے۔ تو اب بتاو بسمہ اللہ کے بعد قرآن کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ ا ل م، ذرا غور کیجئے پہلے کیا کہا تھا بسم اللہ اُس میں کیا ہے ب، س، م، یہ قوس نزولی میں پردے کی بات ہے۔ ب، س، م، اب جن بچاروں نے برلب سڑک کا ترجمہ یہ پڑھا ہو اور پر ہونٹ سڑک کے اُن کو کیا لگے ان اسرار کی باتوں سے سورہ یونس میں اللہ خود کہہ رہا ہے کہ کـذبـوا بـمـا لم یحیطو ابعلمہ (39) جس چیز کو ان کا علم گھیر نہیں سکتا اُس کو جھٹلا دیتے ہیں۔ ب، س، م، اور قوس سعودی میں جب اُسے ظہور کا لباس

پہنایا تو پھر کہا الـم ،ب کے مقابلے میں آ آئی۔ب کا ربط اسے جوڑا،س کال سے،م کا م سے،چونکہ یہ م امکان کی ہے، یہ ایسے ہے کہ امام حسنؑ اور امام حُسینؑ کے ناموں میں کس حرف کا فرق ہے؟ ی کا، باقی تینوں حرف ایک جیسے ہیں ح،س،ن، ایک حرف زائد ہے ی اور ی کے عدد کتنے ہوتے ہیں؟10۔یہ دس کا عدد کیوں بڑھایا اللہ نے، یہی تو علم الاعداد کی کرشمہ سازیاں ہیں علم الاعداد کا خالق بھی اللہ خود ہے یعنی بتایا اکیلا حسینؑ دس اماموں کا مرقع ہے (حسینیتؑ زندہ باد)

(سرکار آپ نے مولا حُسینؑ کا نام لیا یہ شبیہ ذوالجناح دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے)

اب بیٹے افسوس یہ ہے جانور ہے بظاہر اور ہم جانور کو بے شعور کہتے ہیں۔یہ اندر شبیہ ذوالجناح ہے، حسینؑ کی دس اماموں کی بات آئی تو اُس نے سر مارنا شروع کردیا دروازے کے ساتھ، بات یہ ہے کہ صرف انسان کے آگے پردہ ہے چونکہ اللہ نے اسے بولنا سکھایا ہے کہ نا اہل کے سامنے اُگل نہ دے اور پھر انسانیت کا امتحان لیا ہے ورنہ چیونٹی سے ہاتھی تک جو جانور ان کو دیکھتے ہیں وہ انسان نہیں دیکھ سکتا اور آیت بھی اس شبیہ ذوالجناح کی سماعت کے لئے ،اللہ فرما رہا ہے اے میرے حبیبؐ فاصبر علیٰ مایقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن الیل فسبحه وادبار السجود (سورہ ق 39.40) اے میرے حبیبؐ یہ لوگ جو بکا کرتے ہیں اس پر صبر کر یہ تجھے اپنے جیسا کہہ رہے ہیں صبر کر، یہ تیری شان نہیں پہچانتے صبر کر، یہ تیری عظمت کا انکار کرتے ہیں صبر کر۔بس ایک کام کر سبح بحمد ربک اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح پڑھ سورج طلوع ہونے سے پہلے سورج غروب ہونے سے پہلے اور

رات کے وقت میں، اب جاگنا چودہ سو صدیوں میں نقوی صاحب مجھے حسینؑ کی عزت کی قسم یہ راز کسی نے آپ تک پہنچایا ہی نہیں علیؑ کے کوچہ ولایت کے سگ کے حصّے میں آیا اور اللہ جانے کب کا تڑپ رہا تھا یہ راز سینے میں آج وقت آ گیا وادبــار الســجـود اور سجدے کے بعد بھی میرے حمد کی تسبیح کر۔ یہ کیا ہے؟ سجدے کے بعد تسبیح کر۔ سبح اور حمد یعنی سبحان اللہ بھی کہہ الحمد للہ بھی بول۔ سجدے کے بعد ہوتا کیا ہے؟ پہلے سجدے کے بعد دوسرا سجدہ دوسرے سجدے کے بعد قیام اگر آخری ہے تو تشہد، جاؤ لکھوا کر آؤ کسی مولوی سے کہ سجدے کے بعد سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے۔ الحمد للہ کہا جا سکتا ہے، نہیں، اور لفظ یہاں اللہ نے، یہ سجود مصدر ہے جو نہیں جانتے ہو جان لو، لفظ بھی مصدر والا بولا یعنی ہر سجدے کے بعد نہیں کسی خاص سجدے کی بات کر رہا ہے اللہ، مصدر کا لفظ استعمال کر کے کہہ رہا ہے کہ اس خاص سجدے کے بعد میری حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ جب مصدر کو چھوٹی بڑی گردانوں میں بدلتے ہیں تو جانتے ہو کتنے لفظ بنتے ہیں؟ 72، آؤ تلاش کرو وہ سجدۂ خاص کونسا ہے جو بہتر تسبیحوں پر مشتمل تھا اور جس کے بعد الحمد کہنا واجب۔ کونسا ہے وہ سجدہ جس میں 72 دفعہ تسبیح پڑھی گئی ہو کونسا ہے وہ سجدہ کہ جس کے بعد 72 دفعہ سبــحـان ربی الاعلی کہا گیا ہو۔ ایک سجدہ، سجدے نہیں اور مصدری سجدہ مصدر والا سجدہ ادبــار الســجـود اس سجدے کے بعد، او خدا کے لیے میں علیؑ والو سے خطاب کر رہا ہوں یا علیؑ کے دشمنوں سے۔ کونسا ہے وہ سجدہ، یاد کر، تیرے نبیؐ کا سر سجدے میں کوئی بچہ پشت پر، حُسینؑ پُشت پر اور اللہ یہ نہیں کہہ رہا کہ سجدے کے دوران ادبـار السجود سجدے کے بعد، حُسینؑ بیٹھا ہے

کہہ الحمدللہ مالک تیرا شکر میں اس کی سواری بنا۔ پُشت پر حُسینؑ ہے۔ اللہ کہہ رہا
ہے سبح بحمد ربک حمد کر الحمدللہ کہہ کہ تُو سواری بنا۔ اب میں گریبان پھاڑ
دوں دیوانگی میں جنگلوں میں نکل جاؤں۔ علیؑ والوں سُدھرو، آنے والا ہے چند
دنوں میں علیؑ کا بیٹا، علیؑ کا بیٹا رسولؐ کی پشت پر نماز میں چڑھے وہ شکر کرے
اُس کی باطل نہیں ہوتی تیری نماز میں علیؑ آجائے تو باطل؟ (نعرہ حیدری) اپنے
خدا کو حاضر وناظر جان کر کہو کہ آج سے پہلے کسی نے بتائی یہ حقیقت، آج سے
پہلے پُشت حُسینؑ کی سواری کسی نے دکھائی قرآن سے، چونکہ مولاؑ کی سواری
نے سر مارا تھا، حُسینؑ کی سواری کا یہ شرف ہے نہیں نہیں ...... برادران اہل سنت
مجھے نظر آرہے ہیں سامنے، اپنے علماء سے کل پوچھ کر آیئے کہ یہ کتابوں میں جملے
ہیں یا نہیں، اگر وہ کہیں کہ نہیں تو کل مجھے بس چٹ بھیج دینا میں منبر سے اپنی زبان
کاٹ کر تمہاری ہتھیلی پر نہ رکھ دوں تو میرا باپ نہیں اور اگر ہیں تو پھر خدا کے لیے
کچھ شیعوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کرنا۔ عید کا دن، حُسینؑ پُشت پر، سامنے
مسلمانوں کا پہلا خلیفہ ملا، رسولؐ نے حسینؑ کو اُٹھایا ہوا ہے خلیفہ اول نے کہا نعم
المرکب سواری کتنی اچھی ہے۔ فرمایا ابوبکر بات بدل دے نعم الراکب سوار
کتنا اچھا ہے (العظمۃ للہ) کیا کہا رسولؐ نے سوار کتنا اچھا ہے جس کی سواری بن
کے، یہ اترانا دلیل ہے اس بات کی، میرے حبیبؐ کل عید کے دن اترائے تھے
وہ حالت نماز نہیں تھی اب نماز میں اس کی سواری بن اور پھر شکر کر، رسولؐ جو ہر
طرح سے افضل ہے حُسینؑ سے، برتر ہے حُسینؑ سے، اعلیٰ ہے حسینؑ سے، حاکم
ہے حسینؑ کا وہ اپنے رشتے سے مرتبے سے نیچے آکے سواری بنے اور پھر اترائے

اور یہی حسینؑ کسی کے اگر دل میں اُتر آئے......بس جیتے رہو زندہ رہو سلامت رہو تم نے سنا سمجھا ہضم کیا جا کے گھر شکر کرنا روئے زمین کی اگر سلطنت مل جائے تو اتنا شکر نہیں کرنا چاہیے جتنا اس بات پر شکر ادا کرنا چاہیے کہ پروردگار تُو نے ہمیں وہ ظرف دیا جوان کے حقائق کی ضرب کو سنبھال جاتا ہے اور پھر کیوں یہ سارے معاملے حسینؑ کے ساتھ کیوں ہیں اتنا بڑا کریم ہے بس تمہارے تصور سے پہلے میں اجازت لینے لگا ہوں آپ سے، اتنا بڑا کریم ہے جس کے کرم سے کوئی شرط واسطہ نہیں۔ حالانکہ آپ دیکھتے ہیں یہ فطرت ہے کہ جنس ناپید ہونے لگے ناں لوگ خرید لیتے ہیں خرید کر ذخیرہ کر لیتے ہیں اور پھر منہ مانگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ حُسینؑ نے جنت خریدی، اب حسینؑ کی مرضی تھی ناں جو دام بھی لگاتا دینا پڑتے اور ہر کوئی محتاج ہوگا حسینؑ کا، بھئی خرید چکا ہے وہ، مالک ہے جنت کا، جسے دے یا نہ دے۔ زہراؑ کے لال تو نے جنت خریدی۔ قیمت کیا لگائی، فرمایا وہ جو گدا گر سے بادشاہ تک یکسر ادا کر سکے، مولا کیا؟ فرمایا بس یہی قیمت ہے کہ جب ٹھنڈا پانی پینا میری پیاس یاد کر کے رونا جب کسی بے وطن کی کہانی سننا میری بے وطنی کا نوحہ پڑھنا۔ بس ایک جملہ کہہ کر اجازت چاہ رہا ہوں اور اس روایت کا راوی کوئی عام بندہ نہیں چار سالہ بتولؑ، یہ کہتی ہے کہ جب میں نے اپنے بابا کے کٹے ہوئے گلے پر بوسہ دیا جب میں نے گلوئے بریدہ کو چومنا چاہا تو گلے سے آواز آ رہی تھی سکینہؑ بیٹی، جی بابا جان، جس گاؤں بستی شہر سے گذرنا میرے حُب داروں تک ایک پیغام پہنچا دینا۔ اگر ٹھنڈا پانی پیو میری پیاس پر رونا، سوال بیٹی نے کیا باپ سے بابا جان پانی یاد آیا اس موقع پر میرے اکبرؑ کی برچھی یاد

نہیں آئی ، بابا میرے چچا عباسؑ کے شانے یاد نہیں آئے بابا تجھے اپنی لاش پر دوڑتے گھوڑے یاد نہیں آئے۔ بابا یہ پانی کی بات، فرمایا بیٹی یہ اگلی بات بھی میرے حُب داروں سے کہہ دینا کہ کاش تم سب کے سب عاشورہ کے دن کربلا ہوتے، پھر کیا کرتے مجھے بچا لیتے ،فرمایا نہیں، دیکھتے، کیا دیکھتے؟ میں اصغرؑ کے لیے کس عاجزی سے پانی مانگتا رہا اور ظالموں نے کس بے دردی سے میرا سوال ٹھکرا دیا، حسینؑ گیا سوال کرتا گیا۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

آٹھواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ صفت سے ایک آیت میرے سامنے ہے۔ بلکہ پانچ آیتیں ہیں اور پانچوں ہی ملا کے پڑھ رہا ہوں میں آپ کے سامنے وان یونس لمن المرسلین اذابق الی الفلک المشحون فساھم فکان من المد حضین فالتقمہ الحوت وھو ملیم فلو لا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الیٰ یوم یبعثون (144 -139)

فرمایا یونس یقیناً رسولوں میں سے ہے یاد کرو اُس وقت کو جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ گیافساھم فکان من المدحضین قرعہ ڈالا گیا قرعہ اسکے نام نکلا وہ مغلوب ٹھہرا اُسے اُٹھا کے دریا میں پھینک دیا گیا فالتقمہ الحوت مچھلی نے اسے نگل لیاوھو ملیم اوروہ ملامت شدہ تھا فلو لاانہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون اگر یونس مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ پڑھتا تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ یہاں دو مسلے سمجھ میں آتے ہیں۔ اللہ نے کہا ہے للبث فی بطنہ اسکے بطن میں مچھلی کے شکم میں رہتا۔ کب تک؟ الیٰ یوم یبعثون قیامت کے دن تک۔ مچھلی کے پیٹ میں پتھر بھی جا کر گل جاتا ہے۔ روایت تو ہے نہیں کہ نخرے سے ہاتھ جھٹک کر چلا جائے گا، میں نے تیری شہ رگ پہ ہاتھ رکھ کر بھی یہ بات تجھ سے منوا لینی ہے کہ جب تک سورہ صفت میں یہ آیت ہے، جسکے شکم میں پتھر گل جائے اللہ کہتا ہے قیامت تک رہتا، تو جو قیامت تک شکمِ ماہی میں زندہ رہ سکتا

ہے وہ بشر نہیں نبی ہوتا ہے فلو لا انه کان من المسبحین اور اگر وہ تسبیح نہ پڑھتا۔

اللہ یونس کی بات کر رہا ہے غضنفر کی بات نہیں ہو رہی۔ ان یونس لمن المرسلین جو فقط نبی نہیں رسول بھی ہے اللہ کہہ رہا ہے اگر وہ تسبیح نہ پڑھتا۔ کیا نبی نے اس سے پہلے پوری زندگی میں کوئی تسبیح نہیں پڑھی ہوگی، نبی ہے، رسول ہے، معصوم ہے، حجتِ خدا ہے تسبیح سکھانے والا ہے، کیا تسبیحیں نہیں پڑھتا ہوگا؟ تو پھر اللہ کیوں کہہ رہا ہے کہ اگر تسبیح نہ پڑھتا۔ اس کا مطلب ہے جو مچھلی کے پیٹ میں تسبیح پڑھی یہ پہلے والی سے الگ تھی (العظمۃ للہ) اگر تسبیح نہ پڑھتا تو پھر قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں، پہلے میں ایک بات یاد دلا دوں تمہارے حافظوں کا تھوڑا امتحان بھی لے لوں، پوری مجلس پڑھی ہوئی ہے میں نے اس پر، وہ تو نہیں پڑھنا چاہتا میں، یاد دہانی کرا کے آگے گذرنا چاہتا ہوں، یہیں بیٹھے بیٹھے چشم تصور سے پونے دس ہزار سال پیچھے چلے جائیے، آسمانوں پہ ایک جلسہ ہو رہا ہے اللہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے میں زمین پر اپنا جانشین بھیجنے والا ہوں، میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اپنا نائب، فرشتوں نے کیا کہا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک اُسے بھیجے گا جس کی اولاد فساد کرے گی خونریزیاں کرے گی، اگر اپنا جانشین بنانا ہی ہے تو ہمیں بنا، کیوں؟ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں ہم جو تیرے حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں، ہمیں بنا خلیفہ، نہیں، میں نے بات کی اور کثریت آنکھیں پھاڑے مجھے دیکھ رہی ہے، فرشتوں نے اپنے سجدوں کا ذکر نہیں کیا، ٹھیک ہے ناں ورنہ اُن کا تو حق تھا وہ کہتے ہم تیرے سجدے کرتے ہیں ہم تیرے لیے قیام کرتے ہیں ہزار ہزار سال رکوع میں کھڑے رہتے ہیں، ہم جیسا نمازی لا کائنات میں، نہ، اس پر بھروسہ نہیں انھیں، فرشتوں کو اپنی

نماز پر بھروسہ نہیں او جھوٹے نمازیو (نعرہ حیدری) فرشتوں کو ناز کس پر ہے؟ تسبیح پر، زائر صاحب تسبیح کو معیار بنا کر کہہ رہے ہیں نحن نسبح بحمدک ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں ہمیں دے خلافت آدم کو نہ دے، کیا ہے تسبیح؟ میری مسجد کی پہلی نہیں منبر کا ڈنکا ہے، منبر پر بیٹھ کر ڈنکے کی چوٹ پر بات کر رہا ہوں، انشا، املا، قرت، عبارت، ترجمہ، حوالہ میری ذمہ داری، ملک عراق ہے، شہر کوفہ ہے مسجد اعظم ہے منبر ابیض ہے مشیت کے تیوروں سے کبریائی پیکروں سے تقدیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے شوہر بتولؑ کہہ رہا ہے ان الملئکۃ لتذکرو فضلی و ذلک تسبیعھا عند اللہ فرشتے ایک دوسرے کو میرے فضائل سناتے ہیں اللہ تسبیح لکھتا ہے (نعرہ حیدری) میں نے جو پیغام دینا تھا وہ دے چکا میں راضی ہوں تم سے، تم نے وصول کیا، میرے فضائل ایک دوسرے کو سناتے ہیں اور اللہ کے نزدیک ان کی یہی تسبیح ہے۔ اب میرا دماغ خراب ہو رہا ہے اب جنون چڑھا ہے میرے دماغ میں، فرشتے علیؑ کے فضائل پڑھیں تو تسبیح بنتی ہے تُو نماز میں علیؑ کا نام لے تو باطل ہوتی ہے (علیؑ حق) اب نتیجہ کیا نکلا، تسبیح کیا ہے؟ علیؑ، تم نے خود کہا کہ تسبیح علیؑ ہے تو کائنات عالم کے سارے عالم مل کر اسکی رد لائیں اور اگر نہیں لا سکتے تو پھر میں تیرے پھیپھڑے پر پاؤں رکھ کر بھی ترجمہ کرنے لگا ہوں کہ فلو لا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الیٰ یوم یبعثون اللہ کہتا ہے اگر یونس مچھلی کے پیٹ میں علیؑ علیؑ نہ کرتا (نعرہ حیدری) دو سوال ہیں اُن کا جواب دیتا چلوں ایک عزیز عاقل رضا کے ذریعے مومنین کا سوال پہنچا ہے اور ایک سوال براہ راست کاظمی صاحب نے خود مجھ سے کیا، پہلا سوال تو کسی نے کیا ہے عاقل سے کہ اللہ کو کیا ضرورت ہے تسبیح پڑھنے کی، اس کا تو میں

ایک لفظ میں جواب دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کو کیا ضرورت ہے درود پڑھنے کی جس ضرورت کے تحت درود بھیجتا ہے اُسی ضرورت کے تحت تسبیح پڑھتا ہے، درود کس پر بھیجتا ہے؟ آلِ محمدؐ پر، اور اُس کی تسبیح پتہ ہے کیا ہے؟ ایک ٹکڑا تو میں مجالس میں سناتا رہتا ہوں لیکن آج پورا ہی سُنا دیتا ہوں، حجاب قدرت میں زلزلہ آتا ہے اور آواز آتی ہے سبحانی ہم تو پڑھتے ہیں ناں سبحان اللہ وہ خود چونکہ تسبیح پڑھ رہا ہے سبحانی ما اعظم الشانی ایتھا الملائکتی من مثلی قد خلقت علیاً عظم العبدی تکون عبادی اللہ کہتا ہے حرف سبحان ہے میرے لیے میری شان کتنی عظیم ہے اے فرشتو مجھ جیسا اللہ کون ہوسکتا ہے میں نے علیؑ بنایا (نعرہ حیدری)

ڈوب مرنے کا مقام نہیں جو اللہ ہے علیؑ کا، جو خالق ہے علیؑ کا وہ علیؑ کو بنا کے اترائے تُو علیؑ کو نماز میں لا کے شرمائے، ہونا تو یہ چاہیے کہ تم اتراؤ کہ کون ہے مجھ جیسا نمازی، میری نماز جس میں علیؑ شامل ہے، اللہ کہہ رہا ہے ما اعظم الشانی کتنی عظیم شان ہے میری میں نے علیؑ بنایا اور اگلا فقرہ ہے عظم عبدی تکون عبادی اے فرشتو میرے اس عبد کی تعظیم کرو میرے عبد ہو جاؤ گے (العظمۃ للہ) اگلا سوال یہ ہے جو کاظمی صاحب نے کیا کہ رسولؐ نے کہا سبحان اللہ، امیر کائنات نے کہا الحمد للہ، مولا حسنؑ نے لاالہ الا اللہ والی کربلا نے کہا اللہ اکبر، باقی ساری تسبیحیں لگتی ہیں الحمد للہ شکر لگتا ہے، یہ تو یاد ہے میں نے کہا کہ خدا نے اپنی ذات میں تجلی پھینکی، دیکھو دیکھو یوں پانی گرایا جائے، بالٹی اُلٹ دی جائے، کسی پر بہت سا پانی کسی پہ کم کسی پہ قطرہ بس بات اتنی تھی کہ جب مشیت کے فوارے سے کمالِ کبریائی کا نُور نکلا عظمت کا

حصہ رسولؐ پر نقش ہوا یعنی گویا دوسرے لفظوں میں اللہ نے کہا میں جتنا عظیم تھا میں نے اپنی عظمت تجھے دی، رسولؐ نے کہا سبحان اللہ، اللہ نے کہا یا علیؑ جو میری صفتیں تھیں وہ ساری میں نے تجھے دئیں علیؑ نے کہا الحمد للہ (اللہ اکبر) سمجھ میں آرہی ہے بات دوستو، جو میں ہوں جو میں نے کرنا ہے وہ تُو کرے گا، علیؑ نے کہا الحمد للہ حسنؑ سے کہا تیری نسل سے امامت نہیں چلے گی نو امامتیں میں نے حُسینؑ کی پُشت میں رکھیں حُسینؑ دس امامتوں کا امین ہے گویا دس امامتوں کو تیرے پیچھے چلاؤں گا حَسنؑ نے کہا لا الہ الا اللّٰہ، حُسینؑ سے کہا ہے تُو ہے سب سے چھوٹا، کام تجھ سے سب سے بڑا لینا ہے حُسینؑ نے کہا اللہ اکبر (العظمۃُ لِلّٰہ) میں برادران اہل سنت کی کتابوں کا بھی ضامن، تمھارے رسول کا جو ظاہری جسم اللہ نے بنایا، دنیا میں بھیجنے کے لیے، وہ کیسا تھا۔ میں سارے جسم پر بحث نہیں کرنا چاہتا، اپنے مقصد تک جانا چاہتا ہوں لکھا یہ ہے اِن اللّٰہ خلق محمداً فجعل راسه من البرکة وعینیه من الحیاء واذنه من العبرة ووجهه من الرضا وشفتیه من التسبیح ولسانه من الذکر یہ حقیقتِ محمدؐیہ کی بات نہیں۔ حقیقت محمدؐیہ اس سے کہیں آگے ہے۔ بدن بن رہا ہے تیرے رسول کا دنیا میں آنے کے لیئے، اللہ نے برکت کو جمع کیا اس سے اپنے حبیب کا سر بنایا، وعینه من الحیآء حیاء کا جوہر نچوڑ ا رسولؐ کی آنکھیں بنائیں واذنه من العبرة عبرت کے عرق سے رسولؐ کے گوش بنائے ووجهه من الرضا رضا کا ست نکالا اُس سے رسول کا چہرہ بنایا اسی لیے تو قرآن کہتا ہے فلنو لینک قبلة ترضها جب علیؑ کعبے میں آچکے تھے ناں تو بار بار رسولؐ دیکھتے تھے کعبہ کی طرف کہ اسے قبلہ ہونا چاہیے تو اللہ نے آیت بھیج دی تھی فلنو لینک قبلة ترضها کہ قبلہ کی کیا بات ہے جدھر تیرا منہ مڑ جائے

اِدھر میری رضا پھر جاتی ہے رضائے الٰہی کے جوہر سے رسول کا چہرہ بنا، جدھر میرے نبی کا رخ پھرے اِدھر اللہ کی رضا پھر جاتی ہے، نبی سامنے دیکھ رہا ہو رضا سامنے، نبیؐ اِدھر دیکھے نبی اُدھر دیکھے نبی پیچھے دیکھے رضا پیچھے تو میں ہوں تھوڑا پڑھا ہوا عید کا دن ہے دو بچے کندھوں پر سوار ہیں (العظمۃُ لِلّٰہ) دو بچے ہیں ایک دائیں کندھے پر دوسرا بائیں دوش پر۔ ذُلفِ رسالت کی ایک مہار ایک کے ہاتھ میں ہے دوسری مہار دوسرے کے ہاتھ میں، بڑا کہتا ہے نانا اِدھر، رسولؐ ادھر قدم اٹھا لیتے ہیں، چھوٹا کہتا نہیں نہیں اِدھر، خدائے واحد کی قسم اپنی پرائی کتابوں کی ضمانت سے کہنے لگا ہوں ستر دفعہ بڑے نے دائیں موڑا رسولؐ پاؤں بڑھاتے ہیں منہ ادھر پھیر لیتے ہیں چھوٹے نے بائیں طرف موڑا ایک بار بھی رسولؐ نے نہیں کہا یہ کیا بچپنا ہے پہلے صلاح تو کرلو، ستر بار دائیں طرف ستر بار بائیں طرف، میں عالم ارواح میں تھا لاہور والو میں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ یہ کیا ہے بچوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہو کہا ضیان نہ بک کافر ہو جائے گا زمانے کو بتا رہا ہوں دنیا کے بچے گیندوں سے گولیوں سے بادشاہوں کے بچے سونے کی گولیوں سے کھیلتے ہیں علیؑ کے بچے بچپن میں بھی اللہ کی رضا سے کھیلتے ہیں (نعرہ حیدری) تو بچپنے میں جو اللہ کی رضا سے کھیلیں نہیں......نہیں......نہیں بظاہر تو یہی لگ رہا ہے ناں کہ نانا سے کھیل رہا ہے حُسینؑ ، ذرا غور کرو بڑا کہتا ہے ادھر، نبی کا پاؤں اُٹھ جاتا ہے گویا اب دوسری امامت اور ختم نبوت مل کے ادھر جانا چاہتے ہیں حُسینؑ کہتے ہیں نہیں ادھر (العظمۃُ لِلّٰہ)

جس حُسینؑ کے اشارے سے ختم نبوت اور دوسری امامت مل کر نہ جیتیں اُس کی عزاداری سے تیری نماز جیت جائے گی (العظمۃُ لِلّٰہ) و وجهه من الرضا چہرہ

رضا سے بنایا وشفتیہ من التسبیح اسی کے لیے تو ساری تکلیف ساعت دی سب کو، دونوں لب تسبیح سے تراشے، حقیقت تسبیح سے، حقیقی تسبیح سے، تو اب اگر رسولؐ کسی کو پیار کرے تو حقیقت تسبیح چوم رہی ہے اُسے ولسانہ من الذکر اور زبان رسالتؐ ذکر سے بنائی (اللہ اکبر) جوہر تسبیح، حقیقت تسبیح سے لب، حقیقت ذکر سے زبان یعنی یوں سمجھو حقیقت تسبیح کی ڈبیہ میں جوہر ذکر بند ہے، یہ ہے زبان اور لب رسالتؐ، میں اس کو کیا کہوں تسبیح والے لب کھول کے ذکر والی زبان کو جنبش میں لا کے رسولؐ کہہ رہا ہے ذکر علیؑ عبادہ (علیؑ حق) اور وہ کیا ہے جس کے بارے میں حقیقت تسبیح مل کے کہیں کہ علیؑ کا ذکر عبادت، ثواب نہیں۔ چونکہ ثواب کے معاملے میں تو انسان بااختیار ہے چاہے کمائے چاہے نہ کمائے لیکن اللہ نے انسان کو پیدا ہی عبادت کے لیے کیا ہے (اللہ اکبر) ایک عالم ربانی کے دو تین شعر یاد آ گئے مجھے، سنادوں، عالم بھی عارف بھی، شعر ویسے زیادہ تھے 78 میں صرف ایک بار دیکھے تھے تو آج اچانک ان میں سے دو تین سامنے آ گئے، میں نے تم سے کچھ مانگا؟ آج مانگتا ہوں، پیسے نہیں مانگ رہا تم سے وہ تو نجف والے نے اتنے دیئے ہیں مجھے کہ منبر والے خوابوں میں بھی نہیں سوچ سکتے۔ بس مانگتا یہ ہوں کہ جو سنو، اس عارف کی روح تڑپ نہ جائے۔ بس صحیفہ دل پر لکھنا ہے اور فیصلہ دینا ہے حلالیوں کی طرح۔ علامہ مجتبیٰ یزدیؒ فرماتے ہیں

تسبیح اہل آسمان اسرار کن فکان علی

از بحر اوصاف جلی دریائے بے پایان علی

وہ کہہ رہے ہیں کہ علیؑ کون ہے آسمان والوں کی تسبیح کا نام علیؑ ہے (اللہ اکبر)

نقوی صاحب بزرگ سید ہیں آپ نقوی ہیں میں امام علی نقیؑ کی عظمت کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جلی اور علیؑ دونوں، جس دن سے ان دونوں نے مزاج بدلے ہیں، دونوں کے مزاج میں کچھ ایسی بے نیازی ہے، میں نے اللہ سے بات کی تو اللہ نے کہا چل اوے تو دو ٹکے کا بندہ مجھے سجدہ کر نہ کر، میری ساری خدائی مجھے سجدہ کرنا چھوڑ دے مجھے ضرورت ہی نہیں میرا علیؑ جو مجھے جھکتا ہے (العظمۃ للّٰہ) اور اللہ کی قسم جب میں نے علیؑ سے بات کی تو اس نے کہا ساری خدائی مجھے منہ موڑ کر چھوڑ کر چلی جائے میرا خالق جو علیؑ علیؑ کرتا ہے (نعرہ حیدری) تسبیح اہل آسمان آسمان والوں کی تسبیح علیؑ ہے۔ اسرار کن فکان علی وہ کہتے ہیں یہ کن فیکون میں جتنے راز ہیں ناں یہ سارے کے سارے اکیلا علیؑ ہے، وہ فرماتے ہیں

تسبیح ہر مور و ملک راجع باسلطان فلک

اسم خدائے ذوالمنن در آیائے قرآن علی

وہ کہتے ہیں چیونٹی سے لے کر فرشتے تک جو جنس بھی تسبیح پڑھتی ہے ہر جنس کی تسبیح علیؑ کی طرف لوٹتی ہے (اللہ اکبر) انھوں نے علیؑ کو سلطان فلک کہا آسمانی شہنشاہ تسبیح چاہے تم اللہ کی پڑھو لوٹتی علیؑ کی طرف ہے، کیوں؟ آگے دلیل دیتے ہیں اسم خدائے ذوالمنن در آیائے قرآن علی وہ کہتے ہیں قرآن کی کتنی آیتوں میں اللہ کا اسم علیؑ ہی تو ہے (العظمۃ للہ)

اذبحر اوصاف جلی دریائے بے پایاں علی

وہ کہتے ہیں اللہ کے جتنے اوصاف ہیں ناں اُن کے لیے علیؑ وہ دریا ہے جسکی گہرائی اور کنارے کا اندازہ نہیں (اللہ اکبر)

اگر جاگ رہے ہو تو پھر اس میں موصوف نے ایک نئی ترکیب استعمال کی ہے، جو لوگ ادب سے وابستہ ہیں کم از کم میں نے اپنی زندگی میں یہ ترکیب پہلی بار دیکھی، ہو سکتا ہے کسی اور نے دیکھی ہو، دیکھیں ناں جیسے ہوتا ہے ہمسفر، ہم پیالہ، ہم نوالہ، ہم سایہ، ہمراز، انھوں نے لفظ استعمال کیا ترکیب ''ہم خانہ'' یعنی سفر ایک ہو بندے دو جا رہے ہوں ایک دوسرے کے ہمسفر، گھر ایک ہو اُس میں رہ دو رہے ہوں (اللہ اکبر) تو جو! یہ جملے میں نے منبر سے نہیں ہوا کے دوش پر پاؤں رکھ کر پڑھنے ہیں وہ کہتے ہیں تو علیؑ کو کیا جانتا ہے تسبیح او تسبیح حق تسبیح حق تسبیح او وہ کہتے ہیں علیؑ کی تسبیح اللہ کی تسبیح اللہ کی تسبیح علیؑ کی تسبیح یعنی اللہ اللہ کہو لکھا علیؑ علیؑ جاتا ہے اور علیؑ علیؑ کہو تو اللہ اللہ لکھا جاتا ہے (اللہ اکبر) میں تو تمہیں نسخہ بتا کے جا رہا ہوں جو علیؑ کا نام زیادہ نہیں لینا چاہتے تم تو علیؑ علیؑ کہو تا کہ اللہ اللہ لکھا جائے (اللہ اکبر) جیتے رہو جب تک تمہارا دل چاہے کیا کہہ رہے ہیں جاگنا حلال زاروں تسبیح او تسبیح حق تسبیح حق تسبیح او، کیوں؟ همنام ذات کبریا همخانه یزداں علی کچھ سمجھ میں آئی بات، چلیں اس کا ترجمہ آپ کو اردو شعر میں سُناؤں علیؑ کون ہے

رُکا ہوا بھی ہمیشہ سفر میں رہتا ہے

بعض لوگوں نے داد دی بعض حیران ہو کر میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ رکا ہوا بھی ہے اور پھر سفر میں کیسے؟ دلیل دیتا ہوں

رُکا ہوا بھی ہمیشہ سفر میں رہتا ہے
کہ اس کا نام فرشتوں کے پر میں رہتا ہے
زمیں پہ رہ کہ جو نور سحر میں رہتا ہے
علیؑ وہ بندہ ہے یزداں کے گھر میں رہتا ہے

(علیؑ حق)

سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں

زمیں پہ رہ کہ جو نور سحر میں رہتا ہے

علیؑ وہ بندہ ہے یزداں کے گھر میں رہتا ہے

اور یہی کچھ وہ کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم خانہ "یزداں" ہے ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ یعنی نقوی صاحب کے گھر کا دروازہ کھلے تو باہر نقوی صاحب ہی نکلیں گے ناں میں تو نہیں نکلوں گا، میرے گھر کا دروازہ کھلے شاکر تو نہیں نکلے گا ٹھیک ہے ناں

ہر اک گدائے علیؑ دہر میں ولی نکلا

خدا کے گھر کا کھلا در تو بس علیؑ نکلا

(علی حق)

بس دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ شعر جو پڑھے یہ آپ کے اس خادم کے اپنے تھے اور بتا اس لیے دیا کہ کل کو کوئی اپنا نام لے کر نہ پڑھ جائے۔ تسبح او تسبیح حق تسبیح حق تسبیح او یعنی دونوں بار حق درمیان میں ہے میں تو یہ نشہ یہ وجد لے رہا ہوں حق دو بار آیا یعنی دو بار حق کو علیؑ نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ بس ایک شعر سن لو بہت امتحان لے لیا میں نے تمہارا، آگے فرماتے ہیں۔

دستِ خدائے لم یزل گوش خدائے عزوجل

شنود بجائے کہ یا فریاد انس وجان علی

وہ کہتے ہیں جو ہمیشہ رہے گا اس اللہ کا ہاتھ ہے علیؑ جو عزت وجلالت کا رب ہے اُس کا کان ہے علیؑ۔ جیسے فریاد کان سے سُنی جاتی ہے وہ کہتے ہیں ٹکریں مار مار کر مر نہ جانا، جن فریاد کریں یا انسان چونکہ اللہ کا کان علیؑ ہے فریاد یہ سنے گا (اللہ اکبر) اور یاد رکھنا اگر وہ مچھلی کے

پیٹ میں تسبیح نہ پڑھتا اور آ و علماء سے پوچھو تحقیق کرو کتاب کا ایک نسخہ نہیں چھپتا جو غضنفر خرید لیتا ہے ہزاروں چھپتے ہیں، اصل میں نقوی صاحب ہوا کیا تھا علیؑ کی ولایت کا جب اقرار لیا گیا تھا تاں انبیاء سے سب نے اقرار کر لیا، حضرت یونس نے بھی معاذ اللہ انکار نہیں کیا تھا، اقرار کیا تھا لیکن تھوڑی دیر رک کر سوچا کون ہو گا وہ علیؑ جب تک جس کو میں ولی نہ مانوں مجھے نبوت نہیں ملتی۔ بس غیرت کردگار پر تازیانہ لگا، ''تیری مجال یونسؑ تو اُسے سوچ جسے میں نے کبریائی کی تنہائی میں بنایا'' (اللہ اکبر) حالانکہ انکار کے لیے ہے بھی نہیں سوچا خدا نے چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں قید کی سزا دے دی اور تو انکار کی نیت سے سوچے، اصل میں چکر یہ تھا کہ جونہی دریائے دجلہ کی موج میں نیچے بیٹھنے لگی مچھلی، مچھلیوں کی تسبیح کی آواز آئی، سرسراہٹ سنی لفظ سمجھ نہیں آئے، حالانکہ نبی تھا، رسول تھا، اللہ میاں یہ گھر گھر کی آواز کیسی ہے؟ کہا یہ مچھلیاں تسبیح کر رہی ہیں، پالنے والے میری سماعت تیز کر میں ذرا سنوں یہ سمندری مخلوق کیسی تسبیح کرتی ہے۔ اللہ نے کہا تجھے بھیجا ہی اس لیے ہے اور یہ میں پہلے کسی مجلس میں بتا چکا ہوں کہ مچھلی کی آواز نہیں ہوتی یہ لفظوں سے نہیں بولتی سوچ سے بولتی ہے اور اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے ''جو جو شے ہے وہ تسبیح پڑھتی ہے تم اسکی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے''

اب پتھر بھی تو شے ہی ہے پتھر کی زبان ہوتی ہے بھلا، جب اللہ نے یونسؑ کو آواز کا پیکر دیا یونسؑ کے کانوں سے آواز ٹکرا رہی تھی۔ **اللھم صلی علی عبدک علی اللھم اغفر لشیعة علی اللھم اغفر لمحبی علی** پالنے والے اپنے ولی اپنے بندے علیؑ پہ درود بھیج اپنے ولی کے شیعوں کے گناہ معاف کر

علیؑ کے حُب داروں کے گناہ معاف کر۔ یونسؑ نے کہا جسکے نام کی تسبیح مچھلیاں پڑھیں میں نے اسے سوچنے کا جُرم کیا میری توبہ (علیؑ حق)

بس یہی سوچ لینا نبی، رسول، معصوم، حجت سوچے اور اللہ کہتا ہے اگر وہ بھی علیؑ علیؑ نہ کرتا تو پھر قیامت تک زندان ماہی میں قید تنہائی کی سزا بھگتا۔ لیکن یہ دنیا کے لیے ہے آخری ہچکی سے پہلے توبہ کر لے، یہ کبھی پھر قدرت نے موقع دیا یا مصلحت نے اجازت دی تو پھر بتاؤں گا کہ دنیا چاہے یا نہ چاہے ہر بندہ اپنی جگہ خوش ہے کہ میں اللہ کو سجدے کر رہا ہوں، میں خدا کی عبادت کر رہا ہوں، میں دلائل قاہرہ کا پہاڑ کھڑا کر کے ثابت کر دوں گا، خدا تک، تیری ہوا تک رسائی نہیں، یہ تیرا سارا کچھ علیؑ کی طرف جا رہا ہے (العظمۃُ لِلّٰہ)

درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) مولا تمہارا ذوق مودت قائم ودائم رکھے۔ بہت بڑی نعمت ہوتی ہے کسی بھی بندہ خدا کے لیے علیؑ کو بغیر سوچ کے مان لینا اور اس سے بھی اگلی نعمت ہے شبیرؑ کے غم میں دو آنسو بہا لینا (العظمۃُ لِلّٰہ)

آپ سے شاید میں معذرت کر کے یہیں منبر چھوڑ دیتا لیکن پردہ داروں میں کہیں نہ کہیں ایسے عزادار بھی بیٹھے ہیں کہ تمہارا سلطان العلماء بھی اُن کی نظروں میں جہالت سے بڑا جاہل ہے اور وہ نہ میرا علم سننے آئی ہیں، نہ خطابت، اصغرؑ کی ماں سے پوچھ کر تو دیکھو کیوں آئی ہو، ہر عزادار کے چہرے پر جناب رُباب سلام اللہ علیہا کی نظر ہے، کس دل میں کتنی کسک ہے اُس تیر کے لیے جو میرے اصغرؑ کے گلے میں لگا، کس کے دل میں کتنا درد ہے اُن زخموں کا جو میرے سرتاج کے بدن پہ آئے (اللہ اکبر) بتایا تھا میں نے تمہیں، قسم کھا کے آئی تھی لاشے پر،

جب تک جینا ہے ٹھنڈا پانی نہیں پینا اور چھت کے نیچے نہیں بیٹھنا، عام طور پر پڑھنے والے پڑھتے ہیں سایہ، سائے کی بات نہیں دن ہے یا رات سردی ہے یا گرمی، بارش ہے یا آندھی، یہ مخدومہ آسمان کے نیچے بیٹھی ہے چھت کے نیچے گئی ہی نہیں، ذات واجب کی قسم یہ تو تمہیں غالباً بتاتے رہتے ہیں علماء واعظین وذاکرین کہ مختار نے جب اصغرؑ کے قاتل کا سر بھیجا تھا تو اس نے یہی لکھا تھا کہ مولا اگر میری یہ خدمت قبول ہے تو میں اور کچھ نہیں مانگتا میری دو خواہش ہیں وہ پوری کر دیں، ایک تو یہ ہے میں نے سنا ہے کہ شام والی بی بی نے آج تک سر نہیں دھویا، مولا انھیں کہو کہ سر دھولیں اور پھر جسکے بیٹے کے قاتل کا میں سر بھیج رہا ہوں۔ میں نے سُنا ہے وہ چھت کے نیچے نہیں گئیں اُن سے کہیں کہ چھت کے نیچے چلی جائیں۔ سجادؑ نے بلاتشبیہ خط پڑھا، جسکے سینے میں پتھر نہیں گوشت کا ٹکڑا ہے اسکے لیے ہے، جسم کانپا میرے مولا کا سرخ آنکھیں لیے روتے ہوئے اندر آئے شام والی بی بی نے دیکھا، سجادؑ کیا ہوا کوئی تازہ صدمہ؟ پھوپھی لتاں ویسے تو بات خوشی کی بھی ہے اصغرؑ کے قاتل کا سر آیا، بی بی نے کہا الحمدللہ، پھر رو کیوں رہے ہو؟ چچا مختار نے اس کا صلہ مانگا ہے، سجادؑ حجت ہو کر صلہ نہیں دے رہے پھوپھی اماں مجھ سے تو نہیں مانگا، کس سے مانگا؟ آدھا آپ سے مانگا اور آدھا اماں رُبابؑ سے، کیا مانگا سجادؑ، آپ سے کہا آپ سر دھولیں، ماتھا زمین سے جا لگا، سجادؑ امام ہو کے حکم نہ دینا میں حُسینؑ سے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی ہاں البتہ میرے ساتھ چل میں سفارشی بن کے تیری ماں رُبابؑ کے پاس چلتی ہوں اُسے آج چھت کے نیچے لے کر چلتے ہیں، قریب آئے، آتے ہوئے دیکھا، استقبال کے لیے اُٹھنے کی کوشش کی، جناب

سجادؑ نے آ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لیا، اماں میں نے آپ کو تعظیم معاف کر دی ہے
میرے استقبال کے لیے نہ اُٹھیں، اصغرؑ کے قاتل کا سر آیا، بی بی نے کہا الحمدللہ،
چچا مختار نے صلہ مانگا ہے، کیا؟ مکان کی چھت کے نیچے چلیے۔ تڑپ گئی اصغرؑ کی
ماں کہا سجادؑ امام ہو کر حکم نہیں دینا اگر دو گے تو پھر میں بھی ماں بن کر حکم دوں گی،
کیا؟ سودا کر لے تو تُو آج کے بعد خون نہ رونا میں چھت کے نیچے چلی جاؤں گی۔
سجادؑ نے کہا میں تو قیامت کے دن بھی خون روں گا۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

نواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج بھی سورۃ صفٰت کی آیت میرے پیش نظر ہے۔ جہاں تک میرا ناقص مبلغہ علم کام کرتا تھا گذشتہ آٹھ مجالس میں مَیں نے آپ کو تسبیح کے حقائق، اسرار و رموز سے آگاہ کیا، کل تک وہ تسبیح زیر بحث تھی جو مخلوق نے پڑھی، خدا بعض مقامات پر اپنی تسبیح خود بھی کرتا رہا ہے یعنی ہر دیکھنے والے کا معیار ہوتا ہے کوئی انسان ایک خوبصورت پھول کو دیکھ کر بھی کہہ سکتا ہے سبحان اللہ، ایک اچھے جانور کو دیکھ کر بھی سبحان اللہ، مولا کے کسی مداح سے خوبصورت بات سن کر سبحان اللہ، یعنی یہ معیار بڑھتا آ رہا ہے، اللہ جب اپنی تسبیح خود کرتا ہوگا تو یقیناً اپنے معیار کبریائی کو مد نظر رکھ کر کرتا ہوگا یعنی ہمیں جو چیز بھلی لگتی ہے اچھی لگتی ہے یا تعجب میں ڈالتی ہے تو پھر ہم کہتے ہیں سبحان اللہ اور وہ کہہ رہا ہے **سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون (180)** تسبیح کے لائق ہے وہ اے محمدؐ جو تیرا رب ہے (اللہ اکبر) اور **رب العزۃ** اور عزت کا بھی رب ہے اور امیر شام کے دربار میں خیبر شکن کے ولی عہد نے لاتعداد لوگوں کی موجودگی میں اس آیت کی تفسیر کی تھی یہ کہہ کر **نحن العزۃ وھو ربنا** عزت ہم چودہ ہیں اور وہ ہمارا رب ہے (نعرہ حیدری) نتیجہ کیا نکلا؟ عزت یہ گھرانہ اور اللہ کیا کہہ رہا ہے تسبیح کے قابل ہے وہ جو تیرا رب ہے جو چودہ کا رب ہے۔ اب یقیناً میرے سامنے سارے حلالی ہیں سارے موالی ہیں، مجبور ہوں کہنے پر اللہ ان کا رب نہ ہوتا تو اپنے آپ کو تسبیح کے لائق نہ کہتا (نعرہ حیدری) اور دیکھو ویسے تو ہر مجلس میں حجت تمام کرتا ہوں لیکن آج کہہ کر

حُجت تمام کرنے لگا ہوں جب قرآن کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ ان چودہ کا رب نہ ہو بے
شک تیرا میرا رب ہو کرسی کا رب ہو لوح کا رب ہو عرش کا رب ہو لیکن اپنے آپ کو تسبیح
کے قابل اس وقت جانتا ہے جب چودہ کا رب بنے (علیؑ حق) رسولؐ سے پوچھا تھا
با جماعت لوگ آئے تھے سلمان ان کی نمائندگی کررہے تھے انھوں نے کہا یا رسولؐ اللہ
چکر کیا ہے لوگ اللہ کی دشمنی دل میں چھپا لیتے ہیں، لوگ آپؐ کی دشمنی کو دل میں چھپا
لیتے ہیں، علیؑ کی دشمنی نہیں چھپا سکتے، ایمان ہے میرا، جانتے تھے رسولؐ، ہم جیسے بے
علموں کا علم بڑھانے کے لیے پوچھا کیا مطلب؟ کیا کہنا چاہتے ہو تم؟ انھوں نے کہا یا
رسول اللہؐ بعض اوقات ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ یہ شخص دہریہ ہے، مشرک ہے اللہ کو نہیں
مانتا ہم اُس کے سامنے اللہ کی کبریائی بیان کرتے ہیں وہ چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے سنتا
رہتا ہے، ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ یہ شخص آپؐ کی رسالت کا منکر ہے ہم آپؐ کے فضائل
پڑھتے رہتے ہیں، وہ خاموش رہتا ہے، بعض اوقات ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ یہ علیؑ کا منکر
ہے یا نہیں لیکن ادھر ہم نے علیؑ کے فضائل پڑھے نہیں اور وہ کھل کر سامنے آجاتا ہے، یہ
کیسے ہو سکتا ہے (العظمۃُ لِلّٰہ) تو جانتے ہو کیا جواب دیا رسولؐ نے، رسولؐ نے مسکرا
کر فرمایا سلمان یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا دشمن بھی ہو اور حلال زادہ بھی ہو، ممکن
ہے۔ (اللہ اکبر) اور اسکے بعد رسولؐ نے فرعون کا نام لیا کہ فرعون دشمن خدا بھی ہے
حلالی بھی ہے۔ رسولؐ نے فرمایا فرعون حلال زادہ تھا، اسی لیے تو اُس نے موسیٰؑ کو قتل
کرنے کا مشورہ نہیں مانا (العظمۃُ لِلّٰہ) فرمایا چونکہ حجتِ خدا کا قاتل حرامی ہوتا ہے،
فرعون دشمن خدا تھا مگر حلالی تھا۔ فرمایا یہ بھی ہو سکتا ہے کوئی میرا دشمن ہو اور حلال زادہ
بھی ہو، فرمایا میرے چچا ابولہب کو دیکھو، میرا دشمن بھی ہے حلالی بھی ہے، لیکن سلمان یہ

ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی علیؑ کا دشمن بھی ہو پھر حلالی بھی ہو (نعرہ حیدری) یاد ہے تسبیحات اربعہ کے بارے میں بتا چکا ہوں آپ کو، سبحان اللہ کس نے کہا تھا؟ رسولؐ نے۔ الحمد للہ؟ علیؑ نے۔ لا الہ الا اللہ؟ حسنؑ نے، اور اللہ اکبر؟ حسینؑ نے، کتابیں پڑھنا، تحقیق کرنا، محققین سے پوچھنا، آسمان دنیا کے فرشتے یعنی یہ آسمان جو تمہیں نظر آتا ہے۔ یہ آسمان دنیا کہلاتا ہے۔ اس پر جو فرشتے رہتے ہیں، جانتے ہو اُن کی تسبیح کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں **سبحان خالق محمد وعلی سبحان منعم محمد وعلی سبحان مفضل محمد وعلی.** تسبیح کے لائق ہے وہ جو محمدؐ اور علیؑ کا خالق ہے تسبیح کے لائق ہے وہ جس نے محمدؐ اور علیؑ پر انعام کیے تسبیح کے لائق ہے وہ جس نے محمدؐ اور علیؑ کو کونین پر فضیلت دی۔ آسمان چہارم جس پر بیت المعمور ہے، تمہارا قبلہ کعبہ ہے ناں، فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور، تو بیت المعمور کے فرشتوں کی تسبیح جانتے ہو کیا ہے؟

الحمد لله الذی جعل من جعلنا من خدام آل محمدo

حمد ہے اُس خدا کی جس نے ہمیں آلِ محمدؐ کا نوکر بنایا (**العظمةُ لِلّٰه**) اور آسمان ہفتم پر، تمہارے مولا کی اللہ نے ایک تصویر رکھی ہوئی ہے، علیؑ بادشاہ کی تصویر رکھی ہوئی ہے، اُس تصویر کے گرد فرشتے گھومتے بھی رہتے ہیں اور تسبیح بھی پڑھتے ہیں۔ فقہ کہتی ہے تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتے علیؑ کی تصویر کا طواف بھی کرتے ہیں اور تسبیح بھی پڑھتے ہیں اللہ نے کبھی نہیں کہا ان سے کہ تم مشرک ہو گئے ہو، یہ بات اپنی سمجھ میں نہیں آتی، علیؑ کی تصویر کا طواف کرنے والے فرشتے، اور نام لینے والے کافر، اور وہ پتہ کہتے کیا ہیں؟ **لا الہ الا اللہ ما اشرف ھذاالفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ھذاالفتی لا الہ الا للہ ما اعظم ھذا الفتی لا الہ الا اللہ ماافضل ھذاالفتیٰ**

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کتنا صاحب شرف ہے یہ جوان، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کتنا صاحب فضیلت ہے یہ جوان، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کتنا صاحب تکریم ہے یہ جوان ھذالفتیٰ ھذالفتیٰ ھذالفتیٰ چونکہ ساتویں آسمان پر علیؑ کا نام ہی فتیٰ مشہور ہے اسی لیے تو اُحد میں جبرائیلؑ نے ترانہ پڑھا تھا لافتیٰ الا علی (نعرہ حیدری) پہلے آسمان والے سبحان اللہ کی تسبیح، چوتھے والے الحمدللہ کی تسبیح، ساتویں والے لا الہ الا اللّٰہ کی تسبیح، وہی سارا تسبیح کا سفر ہے اور جو عرش کے گرد ہیں، نہیں! جس کا دل کمزور ہے وہ بھاگ جائے جسکو اپنے دل کی دھڑکنوں پر اعتماد نہیں وہ اٹھ جائے ورنہ دراڑ آجائے گی، سر اٹھاؤ، عرش کے گرد گھومنے والے پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ اللّٰہ اکبر من وصف الواصفین اذجعل صفتہ امیر المومنین کون وصف بیان کرسکتا ہے اللہ کی وہ وصف سے بڑا ہے چونکہ اللہ کی صفت کا نام علیؑ ہے (اللہ اکبر) کیا کہا اللہ اکبر من وصف الوصفین وصف کرنے والوں کے وصف سے اکبر ہے اللہ اذجعل صفتہ امیر المؤمنین چونکہ اس نے امیرالمومنین کو اپنی صفت بنایا، دیکھو میری صفت ہے خطابت، اب اگر کہو غضنفر کی صفت؟ خطابت، کسی نے نہیں سنا بھئی کیسی ہے اُس کی خطابت، چل پائڈ ڈسٹریٹ ابھی منبر پر بیٹھے گا تجھے اس کی صفت کا پتہ چل جائے گا کہ وہ کیسا ہے۔ علیؑ ہے اللہ کی صفت، اب اگر کسی کے ذہن میں آئے اسکی صفت کیسی ہے وہ کیا ہے بس علیؑ کو دیکھ لے (نعرہ حیدری) آج ہی میں بیٹھا سوچ رہا تھا اور اپنے آپ سے ہی میں کہہ رہا تھا کہ تم نے حقیقت تسبیح کا عنوان رکھ تو لیا ہے یہ تو وہ سمندر ہے کہ ایک دو عشرے میں اسکے دو چار قطرے ہی ہو سکتے ہی، بہرحال جو بھی دل کی آنکھیں رکھتا ہے، یہ آنکھیں ایمان سے کسی کام کی نہیں ہیں۔ اللہ بھی قرآن

میں کہتا ہے کہ وہ آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں جو دل میں ہیں، بلکہ میں نے غالباً تمہیں سنایا ہے ابو ہارون مکفوف کا واقعہ کہ سرکار باقرؑ مسجد میں تھے اور بھری ہوئی تھی مسجد، مولاؑ نے جابر سے کہا سئل الناس هل يرونی لوگوں سے پوچھ مجھے دیکھ رہے ہیں؟ ایک ایک بندے سے جابر نے پوچھا مجھے سرکار باقرؑ سے ملنا ہے کوئی کہتا صبح نماز کے بعد تو دیکھا تھا میں نے پھر نہیں نظر آئے اور مولاؑ مسجد کے صحن میں کھڑے ہیں کوئی کہتا دو دن سے نظر نہیں آئے۔ اتنے دن سے نہیں آئے، مولاؑ مسکرا رہے ہیں اتنے میں ابو ہارون مکفوف آ گیا اور مکفوف کہتے ہیں اُس اندھے کو جسکی آنکھیں یوں بند ہوں ایک تو وہ اندھے ہوتے ہیں ناں آنکھیں کھلی ہوتی ہیں بینائی نہیں ہوتی۔ ایک ہوتے ہیں مکفوف، پپوٹے سلے ہوئے وہ مکفوف کہلاتا ہے، وہ لاٹھی ٹیکتا ٹاکتا آ گیا، مولاؑ نے فرمایا سلہ اس سے پوچھ، کہنے لگا ابو ہارون مولاؑ کہاں ملیں گے؟ انھوں نے کہا اندھا سمجھ کر مذاق کر رہا ہے اليس هو الواقع (نعرہ حیدری) میں بعض اوقات حیران ہوتا ہوں چونکہ اس مکفوف کے دل کی آنکھیں روشن تھیں، مولانا مجھے حیرت ہوتی ہے عوام سے شکوہ نہیں عوام کو تو جو ہم دیں گے، دیکھیں میں حقائق بیان کرتا ہوں آپ وصول کر رہے ہیں چہرے کھلے کھلے پاکیزہ شجرہ بولتا ہوا۔ اب دیا ہی نہ جائے اور شکایت مومن کی کی جائے یا سامعین کی، بھئی تم خیبر، خندق سے باہر تو نکالو علیؑ کو، تم نے قوم شیعہ کو دیا کیا ہے ایک پہلوان، بھئی جو علیؑ تم دیتے ہو وہ تو ایک پہلوان کا تصور آتا ہے یا ایک اچھے عالم کا تصور آتا ہے میرا علیؑ وہ تو نہیں، کہوں، میرا علیؑ وہ نہیں جسے دیکھ کر آپ تعجب کریں، میرا علیؑ وہ نہیں جسے دیکھ کر جبرائیل تعجب کرے، میرا علیؑ وہ نہیں جسے دیکھ کر آدم تعجب کرے، میرا علیؑ وہ ہے جسکے بارے میں اللہ کہے نادِ علیا مظہر

العجائب (علیؑ حق) اور آداب میں دلیر ہو گیا ہوں غلط فہمی میں نہ پڑھ جانا، طبعی بزدل میں پہلے بھی کبھی نہیں تھا، مولاؑ کی عزت کی قسم میں نے بہت بہت وقت یوں برستی ہوئی گولیوں میں گزارا ہے کہ اس شدت سے میں نے بارش کی بوندھیں پڑتی ہوئی نہیں دیکھیں، اس لیے بزدل پہلے بھی نہیں تھا دلیری سے مراد یہ کہ اب مجھ میں یہ ہمت ہو گئی ہے کہ میں جو کہہ دوں گا وہ تم سن لو گے، پہلے بتا چکا ہوں میں، یہ تین مجالس پیچھے جایئے جب ستارہ ساحت فلک کو چھوڑ کر چلا جب تک وہ زمین تک پہنچا، بی بی کیا کہتی رہیں؟ اللہ اکبر، اور علیؑ کی چوکھٹ تک پہنچتے پہنچتے جو وقت لگا اُس میں چونتیس مرتبہ بی بی نے اللہ اکبر کہا اور جونہی پتہ چلا کہ علیؑ کی چوکھٹ پہ آیا ہے تو بی بی نے کہنا شروع کیا الحمد للہ اور جتنی دیر رکا رہا تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہا پھر اُس نے بلندی پکڑی تو بی بی نے کہنا شروع کیا سبحان اللہ، قانون بنا دیا، علمائے عارفین کو مجبوراً لکھنا پڑا کہ یہ بتولؑ کی زبان کا طلسم ہے کہ اُس نے باپ والی تسبیح بھی پڑھی، شوہر والی بھی پڑھی، چھوٹے بیٹے والی بھی پڑھی، اگر لا الہ الا اللہ کہہ دیتی اللہ کو چاہے اور امام بڑھانا نہ پڑتے تو وہ حسنؑ کی نسل میں بھی امامت رکھ دیتا تو معلوم ہوا امامت بتولؑ کے جملوں کی محتاج ہے، سمجھ میں آرہی ہے بات یا نہیں اور دیکھیں وہاں کیا تھا، رسولؐ نے پہلے کہا تھا سبحان اللہ اور حسینؑ نے آخر میں کہا تھا اللہ اکبر، یہاں بی بی پہلے کہہ رہی ہیں اللہ اکبر، یہی قوس صعودی اور قوس نزولی کا سلسلہ ہے کہ جو چیز وہاں پہلے تھی یہاں آخر میں اور بتولؑ نے قانون بنا دیا کہ جب کوئی چیز زمین چھوڑ کر عرش کی طرف جائے تو سبحان اللہ کہتے ہیں تو ایک رات جب اللہ نے اپنے حبیبؐ کو بلایا تو اُسے بھی کہنا پڑا سبحان الذی اسرہ ...... (نعرہ حیدری) اور کوئی سرخاب کا پر نہیں لگا ہوا ہے تم میں یہی ایک چیز

ہے، تمہارے مولاؑ کی حدیث ہے جسکے نام سے تمہارا مذہب مشہور ہے فرماتے ہیں سیئۃ شیعتنا خیر من الحسنۃ اعدائنا فرمایا ہمارے حُب داروں کے گناہ ہمارے دشمنوں کی نیکیوں سے بہتر ہیں (اللہ اکبر) اب کسی کم ظرف کا ظرف اُچھلے تو یہ اسکی اپنی کمینگی ہوگی میں کم ظرفوں کی کم ظرفی کی وجہ سے کریم کی وسعت کرم پر پردہ نہیں ڈال سکتا فرمایا ہمارے حب داروں کے گناہ ہمارے دشمن کی نیکیوں سے بہتر، مولاؑ وہ کیسے؟ دلیل سنا فرمایا لان سیئۃ شیعتنا مغفورۃ وحسنات اعدائنا مردودۃ ہمارے شیعوں کے گناہ بخشے جائیں گے اور ہمارے دشمنوں کی نیکیاں انکے منہ پر ماری جائیں گی (نعرہ حیدری) قانون بنا دیا کہ جب اُوپر جایا جائے تو سبحان اللہ، اسی لیے اللہ نے بھی کہا سبحان الذی اسرہ ایک راز بتا رہا ہوں تشریح کا یہاں وقت نہیں ہے میرے پاس، سبحان الذی اسرہ کونسے سورہ میں ہے؟ سورہ بنی اسرائیل میں، اور لطیفہ علمی یہ ہے جبر مشیت یہ ہے کہ یہ سورہ تسبیح سے شروع ہوتا ہے تکبیر پر ختم ہوتا ہے۔ و قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل و کبرہ تکبیرًا یہ آخری لفظ ہے سورت کا، تو سوچا کرو، قرآن کھول کر سوچا کرو، قرآن کھول کر ناطق قرآن سے مانگا کرو جو ہادی میرا ہے تمہارا بھی وہی ہے مجھے دے کر وہ عطا کا دروازہ بند نہیں کرلیتا، مانگ کر تو دیکھو ہر ایک کو عطا کرتا ہے، بہر کیف جب اُوپر گئے، ایک راز کھولنے لگا ہوں یہ تو جانتے ہو اوپر گئے، وہ میں سارا کچھ دہرانا نہیں چاہتا۔ بہت مجالس معراج پر مجھ سے سن چکے ہو تم، اسی ہزار عوالم طے کیے رسولؐ نے، ایک سواری تھک جاتی تھی رسولؐ اُس سے تیز رفتار منگوا لیتے تھے پھر وہ سواری کہتی تھی میں اس سے

آگے نہیں جاسکتی رسولؐ اور طلب کر لیتے تھے حتیٰ کہ ساری سواریوں نے جواب دے دیا پھر آگے پیدل گئے ذات واجب کی قسم منبر سے کہہ رہا ہوں۔ بُراق، بُراق کے بعد رف رف، رف رف کے بعد بہرم، بہرم کے بعد پیدل، خود کہتے ہیں زجی فی النور فرمایا آگے دریائے نور تھا جسکی ایک ایک لہر تمہاری دنیا سے ستر ستر گنا بڑی تھی تو اس میں مجھے سفر کرنے کا حکم دیا گیا، پوچھنے والوں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ اتنی بڑی لہروں میں سفر کرنا، آپکو راستے کا کیسے پتہ چلا؟ رسولؐ نے فرمایا کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں بس آواز آرہی تھی۔ الی الی الی یعنی آگے آ، آگے آ، آگے آ، اور یہ نقوی صاحب قرآن میں کہیں لفظِ معراج نہیں ملتا، قرآن میں لفظِ معراج نہیں ہے دکھادو تو پچاس لاکھ دُوں گا، لفظِ معراج ہے ہی حدیث میں اور یہیں رسولؐ نے کہا کہ میری تو معراج ہوگئی، تب سے لوگوں نے معراج کو معراج کہنا شروع کیا۔ یا رسولؐ اللہ وہ کیسے؟ کہا تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی تھی وقت کا پہیہ اُلٹا چل رہا تھا بیت علی چونکہ علیؑ کو میں نے پالا، چھوٹا تھا جب علیؑ نے قدم قدم چلنا سکھا، میں گھر کے صحن کی اُس دیوار پر علیؑ کو کھڑا کر دیتا تھا دوسری دیوار کی ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا، میں علیؑ کو بلاتا تھا الی الی الی (نعرہ حیدری) تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی تھی کل میں کہہ رہا تھا آج اسی لہجے میں مجھ سے کہا جا رہا تھا، اور اب پھر ایک مجبوری آڑے آرہی ہے، سوچ لو، ہاں یہ منبر سے ہزاروں کی موجودگی میں سپیکر سے کہہ رہا ہوں لفظ کتابوں میں نہ ملیں تفسیروں میں نہ ملیں، حدیث میں نہ ہوں جن ارباب سیَر نے واقعہ معراج لکھا انھوں نے لکھا نہ ہو میں زبان کٹواؤں، ورنہ پھر میرا مغزمت چاٹنا۔ لکھنے والوں سے اُلجھنا۔ رسولؐ کہتے ہیں جونہی وہ دریائے نور عبور کر کے میں منزل کعبہ قوسین پر پہنچا،

مسند او ادنی پہ میں نے قدم رکھا تو حجاب الٰہی سے آواز آرہی تھی قف فیلا یا محمد ان رب یصلی میرے حبیبؐ ذرا رُک ابھی رب نماز پڑھ رہا ہے۔ (حوالہ تفسیر البرھان) مگر میں نے میرے عزیز تذبذب کی سرحدوں پر علیؑ کو نہیں مانا، میں نے تو تمہیں علیؑ یہاں دکھایا ہے ناں، مجھے بتولؑ کی چادر کی قسم میں نے علیؑ کو اس سے کہیں آگے دیکھا ہے اور پھر بھی میں کہتا ہوں وہ خدا نہیں ہے، خدا کہہ دینے سے تو میرے مولاؑ کے فضائل کا لطف ہی غارت ہو جاتا ہے اب اگر تم کسی ایسے بندے کو جو مجھے نہیں جانتا یا کسی دوسرے مذہب والے سے کہو کہ ایک بندہ ہے ہمارے پاس، فارسی جانتا ہے، عربی جانتا ہے صرف جانتا ہے نحو جانتا ہے منطق جانتا ہے، کلام جانتا ہے، فلسفہ جانتا ہے، حدیث جانتا ہے۔ بجلی کی رفتار سے خطبے پڑھتا ہے، بھئی وہ کرتا کیا ہے؟ وہ ہماری قوم کا سلطان العلماء ہے، یہ بھی کیا تیر امارا اُس نے، بھئی اُس کا کام ہے یہ، اُس کا منصب ہے، ایک عالم اگر یہ چیزیں نہیں جانے گا تو کو چوان جانے گا، عالم کا تو کام ہی جاننا ہے۔ مشرق کو مغرب، مغرب کو مشرق، شمال کو جنوب، جنوب کو شمال، مرد کو عورت، عورت کو مرد، قضا کو ارادہ، ارادے کو مشیت، ماضی کو حال، حال کو مستقبل کر دیتا ہے خدا، خدا جو ہوا، کمال تو یہ ہے یہ سارے وہ کرے جو خدا نہ ہو (نعرہ حیدری) میں نے پیغام پہنچا دیا لیکن ایک سوال ہے آواز کیا آئی تھی؟ رک جا، کیوں؟ رب نماز پڑھ رہا ہے، بس سوال میرا اتنا ہے جو کہو گے وہ ڈوں گا، علمائے زمانہ کو جمع کرو مجھے نماز پڑھنے والا رب دکھائیں (اللہ اکبر) باتیں ہونا شروع ہو گئیں، میرے حبیبؐ بلایا اس لیے تنہائی میں، باتوں کے لیے نہیں بلایا باتیں تو آپؐ سے مکّے میں بھی ہوتیں تھیں، جبرائیل کے ذریعے بھی ہوتیں تھیں، جبرائیل کے بغیر بھی ہوتیں تھیں۔ تیرا دل میری

مشیت کا ظرف ہے، ایک تو پینتالیس سال ہو گئے تھے تجھے اُس وجود میں دیکھے ہوئے جس وجود میں میں نے تجھے خود سے جدا کیا تھا تو ایک تو اللہ نے اس لیے بلایا کہ سارے لباس تو پیچھے اُتار کر آ، اسی پیکر میں پھر سامنے آ جیسے میں نے روانہ کیا تھا اور پھر میرے حبیبؐ تنہائی میں بلایا کچھ گھریلو باتیں کرنا تھیں پالنے والے کیسی گھریلو باتیں؟ بیت الشرف تیرا گھر، بیت اللہ میرا گھر، کوئی تیرے گھر پیدا ہوا، کوئی میرے گھر پیدا ہوا (اللہ اکبر) تیرے گھر بتولؑ پیدا ہوئی بیت الشرف میں اور بیت اللہ میں علیؑ، بیسوں کتابیں میرے پاس ایسی ہیں جو علماء نے صرف ان اسرار و حکم پر لکھی ہیں کہ علیؑ کعبے میں آئے تو کیوں آئے، جس نے جو بھی لکھا موتی پروئے۔ لیکن اُن سب سے ہٹ کر ایک میرا جو خیال ہے وہ یہ ہے سب علمائے ربانی نے جو کہا صحیح کہا میں کون ہوتا ہوں علمائے ربانیینؒ کی تردید کرنے والا لیکن میں نے جو سوچا میری سمجھ میں یہ آیا کہ کیوں اللہ نے اپنے گھر میں علیؑ کو اتارا چونکہ قانون قرآن ہے الرجال قوامون علی النساء مرد حاکم ہوتے ہیں عورتوں پر، ہے ناں قانون اور حاکم اگر حاکم لگے نہیں، بیگم عالماء فاضلا ہو اور میاں خیر سے انگوٹھا لگاتے ہوں، یہ حکومت تو نہیں یہ تو ظلم ہے، فاضل کو مفضول کی رعایا بنا دینا یہ عدل نہیں یہ ظلم ہے اللہ کے علم میں ازل سے طے تھا بتولؑ کا حاکم ہے علیؑ، ہر صفت میں اللہ نے علیؑ کو افضل کر دیا تھا بتولؑ سے، ایک چیز رہ گئی تھی، اللہ نے نگاہ بے نگاہی سے دیکھا، میں نے علیؑ کو ابو طالبؑ کے گھر اُتارا، کل کو اگر بتولؑ نے ناز کر لیا کہ میں بیت الشرف میں پیدا ہوئی تو پھر علیؑ کو آنکھیں جھکانا پڑیں گی، بیت اللہ میں اُتار کر کہا اے علیؑ میں نے تیری حاکمیت مکمل کر دی، وہ کہے میں مصطفیٰؐ کے گھر پیدا ہوئی تو کہنا میں کبریا کے گھر پیدا ہوا۔ (نعرہ حیدری)

ایک ہی بات کہنی تھی اصل میں گھنٹے سے زیادہ میں نے وقت لگا دیا تمہارے ذہنوں کو تیار کرنے میں مجھے منبر کی قسم کہنا ایک ہی جملہ تھا، تو میرے حبیبؐ گھریلو باتیں کرنا تھیں تو اصل میں بات یہ ہے کہ میں رسوم کو جانتا ہوں اللہ جو ہوں، مجھ سے زیادہ بہتر کون جانتا ہے لیکن تجھ سے زیادہ بہتر کون جانتا ہے کہ میرا بدن نہیں اس لیے تجھے بلایا اور تنہائی میں بلایا اور کوئی سننے والا نہیں، رشتہ طے کرتے ہیں ٹھیک ہے مالک طے کرتے ہیں لیکن رشتہ بتولؑ کا ہے، اگر اُس نے مجھ سے پوچھ لیا کہ میرا مہر کیا ہے، تو جو! آج سے پہلے میں نے کہیں زندگی بھر یہ جملہ نہیں بولا اور زمانے سے کہتا ہوں کہ منبر کی تاریخ میں، کتابوں کے سینے میں تو رہا ہے، منبر کی تاریخ میں منبر سے کہا ہی نہیں کسی نے، سر اٹھاؤ امانت ہے امانت داروں کی سنبھال لینا، میرے حبیبؐ دنیا کو دکھانے کے لیے زمینیں دے دوں گا آسمان دے دوں گا، جہان دے دوں گا، یہ تو ہے زمانے کو سنانے کے لیے لیکن بتولؑ سے تنہائی میں جا کے کہنا کہ خدائی بھی میری تسبیح کرتی ہے اور میں بھی تسبیح پڑھتا ہوں۔ جعلت ثواب تسبیحی لمهر فاطمة میں جب تک ہوں میری تسبیح ملکیت ہے بتولؑ کی (نعرہ حیدری) اور دیکھو کیا کہہ رہا ہے اللہ، جو میری تسبیح ہے وہ ملکیت ہے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی، میرا ایمان ہے جانتے تھے رسولؐ سب کچھ، ہم جیسے جاہلوں کا علم بڑھانا تھا، پالنے والے یہ ساری خدائی تسبیح پڑھتی ہے، چلو بشر گناہ گار ہیں، غیر معصوم لوگ ہیں اُن کی زبانیں اتنی پاکیزہ نہیں ہیں، یہ قدسی یہ ملکوتی، یہ فرشتے، یہ کروبیّن، یہ روحانیین، یہ مقربین یہ سارے ملائکہ، جو تسبیح پڑھتے ہیں یہ دے دی ہوتی مجھے بتولؑ کی چادر کی قسم پردۂ غیب سے آواز آئی۔ انسی جعلت ثواب تسبیح الملائکة لمحبی شیعته علی ابن ابی طالب فرشتوں کی تسبیح کا ثواب تو میں نے علیؑ کے گناہ گار شیعوں کے کھاتے میں لکھ دیا ہے۔ (العظمۃُ لِلّٰہ) جیتے رہو، سبحان اللہ، تسبیح اللہ کی، آسان ترجمہ سبحان ربک تسبیح

تیرے رب کی، بس یہ ترجمہ ذہن میں رکھنا، واپس آ گیا تیرا رسولؐ، شادی ہونے لگی۔ یا علیؑ مہر، ساری خدائی لکھوادی، رسولؐ نے علیؑ کو اشاروں سے بلایا اے اُذن اللہ ذرا کان ادھر لا (اللہ اکبر) میرے مولاؑ نے اپنا گوش آگے بڑھایا رسولؐ نے کان میں سرگوشی کر کے کہا تو نے زمین و آسمان دے دیئے یہ تیری جائیداد تھی، تو نے اپنی زوجہ کے مہر میں دے دی، پتہ ہے اللہ نے اپنی تسبیح تیری دُلہن کے مہر میں لکھ دی، علیؑ نے دونوں ہتھیلیاں بھی ٹیکیں، کھڑے بھی ہوتے گئے اور علیؑ کے منہ سے نکلا سبحان عظمت فاطمۃ (العظمۃ اللہ) بتولؑ کا حاکم بننا کوئی تھوڑی بات ہے یہ کوئی معمولی بات ہے، رزق بانٹنا بڑا کمال ہے بندہ پیدا کر لینا بڑا کمال ہے علیؑ کا ایک ٹکے کا نوکر رزق بانٹ دیتا ہے فرشتے نوکر نہیں ہیں کیا علیؑ کے؟ شکم مادر میں بچے تک کی تصویر بناتے پھرتے ہیں لیکن بتولؑ کے دروازے پر بتولؑ کی نوکرانی سے جھڑکیاں کھاتے ہیں (العظمۃُ لِلّٰہ) علیؑ کی سب سے بڑی فضیلت ہی یہی ہے کہ وہ بتولؑ کا حاکم ہے اور بس آخری بات، کیا کہا علیؑ نے؟ تسبیح فاطمہؑ کی عظمت کی، اللہ نے کہا تھا جو تسبیح میں پڑھتا ہوں، تسبیح زبان سے پڑھی جاتی ہے ناں بھائی، میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ بیٹھا۔ تسبیح زبان سے پڑھی جاتی ہے اور اللہ کی زبان کیا ہے (علیؑ حق)

جی اس جملے کی تائید میں کر سکتا ہوں کہ ہمارا کمال نہیں کہ ہم نے علیؑ کو اللہ نہیں کہا ہم تو اتنے سے ظرف کے لوگ ہیں ہو سکتا ہے ہم تو پہلے زینے پہ کہہ دیتے لیکن چونکہ میرے مولاؑ نے اپنی سچی زبان سے روکا ہے مجھے اللہ نہیں کہنا تو اس لیے ہم نہیں کہتے، درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوۃ) بھائی صابر کی آواز نہیں پہنچی ہو گی آپ تک، زمین کو لرزہ دینے والا سوال کیا ہے انھوں نے مجھ سے، وہ کہہ رہے ہیں جو کچھ آپ ہمیں بتولؑ کی عظمت بتا رہے ہیں کیا نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی تھی (اللہ

اکبر) میں بشر ہوں۔ تکلیف بھی ہے تھک گیا ہوں لیکن میرے مولا کا بہت بڑا ذکر ہے صابر حسین شاہ، سوال کیا ہے تو بس ایک جملہ جواب کے طور پر عرض کرر ہا ہوں وہی میرا جواب ہے وہی مصائب ہے اور وہی میری دلیل ہے۔ رسولؐ نے تو ایسا بتایا، مسجد جاتے ہوئے پہلے بیٹی کی دہلیز پر رکتے ہیں اور فقط رکتے نہیں سلام کرتے ہیں پھر اجازت مانگتے ہیں اجازت ہے اندر آؤں، بیٹی دروازے پر آتی ہے، بابا کو اندر لے جاتی ہے ایک دن کوئی کام کر رہی تھی بتولؑ بلا تشبیہ چکی بھی چلا رہی ہے پاؤں کی انگلیوں میں گہوارے کی ڈور پھنسا کے حسینؑ کا جھولا بھی جھلا رہی ہے، دوسرے ہاتھ سے تسبیح بھی کر رہی ہے بلا تشبیہ اچانک چکی کے دستے سے بی بی نے ہاتھ ہٹایا ناں تو دستہ سرخ نظر آیا۔ تم تو فقط رو رہے ہو ناں جب دستے پر سُرخی نظر آئی حوروں نے مصلے چھوڑ دیئے۔ فرشتوں نے تسبیحیں پھینک دئیں۔ پالنے والے جنکی جوتیوں کے صدقے تو نے کائنات بنائی، بتولؑ اتنی مشقت کرے۔ اللہ نے کہا اضطراب میں نہ آؤ میں اپنی کنیز پر نیند غالب کرتا ہوں، جبرائیل تم میکائیل اسرافیل کو لے جاؤ ایک چکی چلاؤ، ایک حسینؑ کا گہوارہ جھلاؤ، ایک تسبیح پڑھو، اسکے حب داروں کے نامہ اعمال میں لکھو۔ نیند غالب کی اللہ نے، نماز سے فارغ ہو کر بابا آ گیا دروازے پہ اسلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ اجازت ہے اندر آؤں، فضہؓ دوڑی دوڑی آئی یا رسولؐ اللہ آپ کی بیٹی سو رہی ہے چکی چل رہی ہے چلانے والا نظر نہیں آتا، تسبیح کے دانے گر رہے ہیں، پھرانے والا نظر نہیں آتا ہے۔ گہوارہ جنبش میں ہے جھلانے والا نظر نہیں آتا۔ کہیں تو جگا دوں بتولؑ کو، نہیں فضہ جسے وہ سلانا چاہتا ہے۔ میری کیا مجال اسے میں جگاؤں سونے دو پھر یا رسولؐ اللہ اندر آجایئے، فرمایا جب تک بتولؑ اجازت نہ

دے اندر کیسے آؤں، اچھا یا رسولؐ اللہ گھر چلے جایئے۔ جاگے گئیں بلاؤں گی فرمایا وہ ناراض ہو جائے گا، گھر بھی نہیں جا سکتا، گذرتا رہا وقت کھڑا رہا رسولؐ بڑھتی رہی گرمی ٹوٹتی رہیں پسینے کی لڑیاں، دوپہر کے قریب بتولؑ جاگی، فضہ کو دوڑتے ہوئے دیکھا، فضہ خیریت، فضہ، نے منہ پیٹ کر کہا چھ گھنٹے ہو گئے تیرا بابا دروازے پر کھڑا ہے (اللہ اکبر) چھ گھنٹے، بس ختم کر دی میں نے مجلس، جیسے نشیب میں پانی آتا ہے ایسے آئی، بابا کو اندر لائی، بلاتشبیہ اپنی چادر تطہیر سے بابا کا پسینہ بھی پونچھ رہی ہے رو کر کہتی ہے بابا کوئی ایسے بھی کرتا ہے بھلا اس گرمی میں چھ گھنٹے، کہا بتولؑ امت کو دکھا رہا ہوں کہ جہاں میں چھ گھنٹے کھڑا رہا ہوں وہاں آگ لے کر نہ آنا، اُس دروازے کو جلانے کی دھمکی نہ دینا۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆

دسواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے، جیسے مجلس آخری ہے ناں تو آج ناسازی طبیعت بھی آخری حدوں پر ہے۔اس وقت بھی جسم میں لرزہ ہے لیکن قیامت اور موت کو لرزہ دینے والی ذات کا ذکر ہے تو اسی ذکر کو عصا بنا کے میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔اس وقت تک جو میں نے اپنے ناقص مبلغہ علم کے تحت آپ کو بتایا، دو لمحوں میں اُس کا خلاصہ اور پھر بات آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہوں، چار کلمے ہیں چاروں تسبیح کہلاتے ہیں اور چاروں اُن ذواتِ قدسی صفات نے بولے جنہیں مزاج مشیت کا دوسرا نام عطا کیا گیا جو اللہ کے ارادے کی زبانیں ہیں چونکہ اللہ بدن تو رکھتا نہیں کہ وہ بول کر ان کو بتائے کہ میں یہ چاہتا ہوں، وہ بے دل جو اپنے دل میں ارادہ کرتا ہے، وہ نہ لفظ ہوتے ہیں نہ حرف ہوتے ہیں نہ عبارت نہ کلام اُسکے ارادے کو لفظوں کا روپ دینے والی ذات کا نام علیؑ ہے (اللہ اکبر) سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ کا تعلق رکوع و سجود سے ہے، الحمد للہ کا تعلق قیام و قعود سے ہے، لا الہ الا اللہ کا تعلق قنوت سے ہے اور اللہ اکبر کا تعلق نیت سے لے کر سلام تک ہے۔ میں سوچ کر حیران ہوتا ہوں اور یقین مانیے جھوٹے پر لعنت، یہ ابھی میں گاڑی میں آ رہا تھا تو الہام کی کرن بن کر وہ جملہ میرے سامنے آن کھڑا ہوا تو میں نے سوچا کہ بیٹھتے آغاز ہی اس جملے سے کروں گا، کسی کتاب میں مَیں نے پڑھا تھا امیر کائنات کی ذوالفقار مردم شکار کی کرشمہ سازیاں کیا تھیں، لوگ میرے مولا کی تلوار کو

نہیں سمجھ سکے صاحب ذوالفقار کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں جاہل، چھ قسم کی ضربتیں ہیں جن کا موجد ہی خیبر شکن ہے۔(اللہ اکبر) اُس سے پہلے چشمِ عالم نے وہ ضربتیں نہیں دیکھی تھیں اور لفظ میں نے یہ پڑھا تھا کہ

ان ذوالفقار کان یقول الله اکبر اذا قط و کان یقول سبحان الله اذاقد

جب علیؑ کسی کافر کو یوں چیرتے تھے تو علیؑ کی تلوار اللہ اکبر کہتی تھی اور جب یوں کاٹتے تھے تو کہتی تھی سبحان اللہ (العظمۃُ لِلّٰہ) کیوں؟ اُسکی وجہ یہی تھی چاہے علیؑ یوں چیرتے تھے یا یوں کاٹتے تھے کئی بار تولنے والوں نے تولا تو رتی کا فرق نہیں نکلا، دونوں ٹکڑے ہمیشہ برابر نکلے، کائنات تسبیح کا سفر ہے چودہ کا گھر تسبیح کا گھر ہے، پتہ نہیں آپ نے گذشتہ نو مجالس کا کیا نتیجہ نکالا۔آدھا نتیجہ ایک لفظ میں دینے لگا ہوں اور آدھا تھوڑی دیر کے بعد، جنابِ سیدہؑ (صلوٰۃ) مقصدِ تسبیح ہیں۔ایک بات سامنے آئی کہتا چلوں جاؤ تحقیق کے گھوڑے دوڑانا، علماء سے پوچھنا، منبر کی بات ہے سپیکر سے کہی ہوئی، کیمروں کے زندان میں قید ہے میرا ہر جملہ، کہی ہوئی سے میں مکر سکتا نہیں، کیا تئیس برس میں رسولؐ نے بیک وقت اتنے مسلمان کیے، تئیس سالہ عہدِ رسالت اور رسولؐ کے بعد پھر عرصہ چالیس ہجری تک کیا خیبر شکن نے ایک وقت میں اتنے بندے مسلمان کیے، چلو میں یوں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت میں اتنے بندے نہ رسولؐ نے مسلمان کیے نہ علیؑ نے، جتنے آدمی ایک وقت میں بتولؑ کی چادر نے مسلمان کیے (العظمۃُ لِلّٰہ) شمعون یہودی سے قرض لیا تھا امیر کائنات نے، اُس نے کہا سرکار قرض جتنا جی چاہے لے جائیں لیکن میں زر کا بندہ ہوں کوئی چیز گروی رکھے بغیر مجھے قرض دینے کی عادت نہیں، آپؑ کیا گروی رکھیں گے، امیر کائنات گھر سے چادر

لائے فرمایا یہ چادر تطہیر ہے یہ گروی ہے اب سر اُٹھاؤ اور ہر مسلمان اپنے آئینہ ضمیر میں جھانکے، یہودی تھا، کہنے لگا میرے ہاتھوں میں یہ جرت نہیں کہ میں اسے چھو سکوں (العظمۃُ لِلّٰہ) میں اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا، آپ جا کر میرے کمرے میں رکھ دیں جب قرض واپس کریں گے لے جایئے گا۔ دروازہ بند کیا، سو گیا، آدھی رات گذری، بیوی نے جھنجوڑ کر اُٹھایا، اس کمرے میں کیا ہے؟ اُس نے کہا کیا ہے، بقعۂ نور بنا ہوا ہے اور ایسے آوازیں آرہی ہیں جیسے لاتعداد محمدؐ کے کلمہ پڑھنے والے مل کر تسبیح پڑھ رہے ہوں، دروازہ کھولا، وہ نور چادر سے نکل رہا تھا اور جتنے ریشے تھے چادر کے، ہر ریشہ زبان بن کے کہہ رہا تھا سبحان اللہ سبحان اللہ (اللہ اکبر) پانچ سو آدمی مسلمان ہوا۔ مقصد تسبیح ہے سیدہؑ۔ اب میں تھوڑا سا سفر آگے کا شروع کرنے لگا ہوں یہی آزمائش بھی ہے اگر ان میں قوت خرید نظر آئی پھر تو میں اپنی طبیعت پر جبر کروں گا۔ مقصد تسبیح سیدہؑ، اور سیدہؑ سے پوچھیں کہ آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے، جلدی جلدی دو تین مثالیں دینا چاہ رہا ہوں کچھ نبیوں کی تسبیح کی مثال ہے ویسے تو ایک ایک آیت کم از کم الگ مجلس ہوتی تو پھر آپ کو فرق اور مابہ الامتیاز سمجھ میں آتا لیکن کیا کیا جائے آخری مجلس ہے کچھ تو دینا ہے آپ کو، سبحان اللّٰہ، سبحانک، سبحانہ، سبحان الذی، یہ ہے تسبیح، موسیٰ نے تسبیح پڑھی، سورہ اعراف پڑھیے گا

ولما جآء موسی لمیقاتنا وکلمه ربه قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترنی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانه فسوف ترنی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاوخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحنک تبت الیک وانا اول المومنین 143

فرمایا جب موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وعدے پر پہنچا، جو لوگ ثلاثتِ کلام کو سمجھتے ہیں اور کلام کے مزاج سے معنی چن لیتے ہیں وہ گوش برآواز رہیں، جب موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وعدے پر پہنچا و کلمه ربه اور اُس سے اُس کے رب نے کلام کیا، ثلاثت کلام کا تقاضہ یہ تھا کہ اللہ یوں کہتا جب وہ ہمارے مقرر کردہ وعدے پر پہنچا اور ہم نے اُس سے کلام کیا (اللہ اکبر) اللہ کہہ رہا ہے جب ہمارے وعدے پر پہنچا اور اُسکے رب نے، سمجھ میں آ گئی بات، پہلا فقرہ اللہ کی طرف ہے، نہیں نہیں...... گھونگھٹ میں آٹا پھانکنے کی غضنفر کو عادت ہی نہیں، اب میں بیچ چوراہے میں گڑھا چکنا چور کرنے لگا ہوں کمزور دل والا بھاگ جائے پہلا فقرہ اللہ کی طرف، جب ہمارے وعدے پر پہنچا اور اُس کا رب اُس سے بولا، آیت خود بتا رہی ہے اللہ اور ہے رب اور ہے (اللہ اکبر) پہلے ذہن میں رکھ لے ہر شخص، علیؑ اللہ نہیں، جو بھی علیؑ کو اللہ کہے سب سے پہلے میں اُس پر لعنت کروں گا اور اللہ کو چھوڑ کر باقی جو وہ ہے کوئی اگر علیؑ کو وہ سب نہ مانے...... (علیؑ حق) نماز پڑھتے ہو قنوت میں اپنے والدین کے لیے نہیں کہتے ہو رب الرحمهما كما ربياني صغيرا پالنے والے میرے ماں باپ پر ایسے رحم کر جیسے بچپن میں وہ میرے رب تھے (اللہ اکبر) ماں باپ چاہے مومن ہو یا منافق، یہ بھی تو ہوسکتا ہے کسی کے ماں باپ ناصبی ہوں، کسی کے ماں باپ منافق ہوں، منافق ماں باپ دو لقمے کھلائیں تو رب ہوں (العظمۃُ لِلّٰہ) اور جسکی زمین کا کھا رہے ہو (اللہ اکبر) یہ علیؑ ہے مصدر تسبیح، میری بات بھولی تو نہیں اور بی بی ہے مقصدِ تسبیح، مصدر اور مقصد کا فرق بتاؤں؟ مصدر وہ ہے جو منبر پر بیٹھ کر یوں کرے اور کہے میں نے کائنات کو روزی دے دی پھر منبر چھوڑ کر گھر آئے کہے بتولؑ میری روٹی کدھر ہے

(العظمۃُلِلّٰہ) جو کائنات کو کھلائے وہ مصدرِ تسبیح ہوتا ہے اور جو علیؑ کو کھلائے وہ مقصد تسبیح ...... العظمۃ للہ) سورہ دھر کو پڑھنا وسقهم ربهم شرابا طهورا (21) پلائے گا اُن کو اُن کا رب شرابا طهورا نہیں ...... نہیں جن کا اللہ ہاتھ پاؤں والا ہے اُن سے میری بات نہیں جن کا اللہ پہلے ہی کرسی پر بیٹھا ہے اُن سے گفتگو نہیں، میں علیؑ والوں سے بات کر رہا ہوں تمہارا خدا تو بدن رکھتا نہیں، جام بغیر ہاتھوں کے دیا نہیں جا سکتا اب ہاتھوں والا اللہ چاہیے یا اللہ کے ہاتھ چاہئیں (نعرہ حیدری) اب سمجھ میں آ رہی ہے بات، اب تسلی ہوگئی کلمہ ربه جب موسیٰؑ سے موسیٰؑ کا رب بولا قال رب ارنی انظر الیک تو موسیٰؑ نے کہا اے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، میں نقوی صاحب بچپن میں سوچا کرتا تھا کہ مَیں صرف عالم کا بیٹا ہوں عالم کے گھر پیدا ہوا ہُوں مجھے پتہ ہے کہ اللہ نظر نہیں آ سکتا، موسیٰؑ کو پتہ نہیں تھا؟ پھر ایک دن دیوار کشف پہ چلتے چلتے میرا موسیٰؑ سے ٹکراؤ ہو گیا مَیں نے موسیٰؑ سے پوچھا نبی ہو کے اوالعزم ہو کے صاحب کلمہ، صاحب کتاب، صاحب شریعت ہو کے اللہ کا دیدار مانگا، اُس نے کہا او جاہل، او احمق او بیوقوف مَیں نے اللہ کا دیدار کب مانگا میں نے تو رب سے کہا (نعرہ حیدری) اے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں قال لن ترنی ہرگز ہرگز نہیں تُو دیکھ سکتا مجھے ولکن انظر الی الجبل بس یہ ہے پہاڑ پہ نظریں رکھ اگر یہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا، اور آگے آیت پھر کہہ رہی ہے فلما تجلی ربه جب موسیٰؑ کے رب نے تجلی پھینکی جعله دکا وخر موسی صعقا پہاڑ ریزوں میں بٹ گیا موسیٰؑ چکرا کے غش کھا کے پَٹ سے گرا، ہوش میں آیا، پہاڑ سرمہ ہو چکا ہے اور ستر آدمی مر گئے، نابود، نام ونشان ہی مٹ گئے یعنی وہ تجلی کی بجلی نے، حالانکہ یہ پتہ ہے سات لاکھ میں سے چُن کے لایا

تھا موسیٰ عزتِ حیدر کی قسم سات لاکھ میں سے ستر ہزار چنے اُن میں سے سات ہزار

اُن میں سات سو پھر ستر تمہارے بارھویں امامؑ نے (صلوٰۃ) اپنی توقیع میں مسائل کا

جواب دیتے ہوئے لکھا کہ ان موسی ما کمال علمہ وفور عقلہ اختار من

قومہ سبعین نفرا فرمایا موسیٰ کا کمالِ علم بھی دیکھو اُس کی وفورِ عقل بھی دیکھو اُس نے

سات لاکھ میں سے ستر چنے، طور پر پہنچتے ہی اُنھوں نے موسیٰ سے کہا ہمیں اللہ دکھا،

فرمایا جب نبی کا چُنا ہوا یہ ہوتا ہے تو بندوں کا چُنا ہوا کیسا ہوگا (العظمۃ للہ) اور مولانا

ایک اور فرق نظر آیا تجلی ایک تھی اثر تین ہیں۔ پہاڑ سرمہ، ستر بندے مٹ گئے نابود،

موسیٰ بے ہوش، اگر موسیٰ کی جنس اُن سے ملتی ہوتی تو وہ بھی مِٹ جاتا، فرق ہے بشر

میں اور نبی میں، بشر مٹ گیا اور نبی بے ہوش اور آگے قرآن کہتا ہے فلما افاق جب

ہوش میں آیا قال سبحنک تبت الیک وانا اول المومنین کہنے لگا تو تسبیح

کے لائق ہے میں توبہ کرتا ہوں اور پہلا پہلا مومن مَیں ہوں (اللہ اکبر) تمہیں کیا ہوگیا

ہے گلی والوان سے پوچھو انہیں کیا ہوگیا ہے میں بتاؤں انہیں کیا ہوگیا ہے انکی نظر دُور

چلی گئی ہے چونکہ مومن کا ترجمہ ہے ایمان والا اور یہ جنگِ خندق کے میدان میں دیکھ

رہے ہیں کہ ماسنطق کی زبان کو جنبش میں لاکر نبی کہہ رہا ہے برز الایمان کلہ نہ، نہ،

وقت لے لو جتنا چاہیے یا علیؑ کے سوا کوئی ایمان دکھاؤ، یہ کونے کھدروں میں چھپ

کے کرانا کیا مقصد؟ میدان میں آؤ مَیں جو چیلنج کر رہا ہوں علیؑ کے سوا کوئی ایمان دکھاؤ

اور اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر مَیں ترجمہ کرنے لگا ہوں، مومن، ایمان والا یعنی علیؑ والا

اور موسیٰ کہہ رہا ہے انا اول المومنین مَیں پہلا علیؑ والا ہوں (نعرہ حیدری) مَیں

وقت یاد دلاتا ہوں پھر یہ بچے بھی فیصلہ کریں گے، یہ تو موسیٰ کہہ رہا ہے سبحان اللہ، آؤ

آؤ مَیں وقت یاد دلاؤں تمہیں تصور کدے میں لے چلوں، معراج کیا ہے؟ تسبیح کا سفر ہے سبحان الذی اسرہ تسبیح کا سفر ہے، واپس آیا تمہارا رسولؐ، صبح تھوڑے سے لوگ تھے چونکہ سیدھا انہی میں اُترے جب معراج سے واپس آئے تھوڑے سے صحابہ میں اُترے، صحابہ! تمہیں پتہ ہے کہ مَیں رات کہاں تھا؟ انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ ہمیں کچھ پتہ نہیں ہم اتنا جانتے ہیں کہ ساری رات ابو طالبؑ کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور وہ مکے کی گلیوں میں منادی کرر ہے تھے کہ مجھے محمدؐ نہیں مل رہا اگر اُس کا بال بھی بیکا ہوا تو پھر کل کا سورج ڈوبنے سے پہلے مکہ مکہ نہیں قبرستان بن جائے گا، شکر ہے آپ آ گئے، کہیں آپ کے چچا نے قتلِ عام ہی نہیں شروع کر دیا، جسکے سفر کی خبر ابو طالبؑ کو نہ ہو، نہیں! میں بات کہنے لگا ہوں جسکے سفر کی خبر ابو طالبؑ کو نہ ہو، عمرانؑ کو نہ ہو اسکے ہمسفر کی خبر ملاں بے ایمان کو کیسے ہو گی (علیؑ حق) یا رسولؐ اللہ شکر ہے آپ آ گئے فرمایا میں زمین پر تھا ہی نہیں مَیں تو اُدھر گیا ہوا تھا اور اُن تھوڑے سے لوگوں میں میرا مولا بھی بیٹھا ہوا تھا، جاگنا جاگنا شیعہ سنی دوستو، اچھا، جی کیسے گئے کیسے آئے؟ اب رسولؐ نے احوال سفر بیان شروع کیا، ایسے گئے ایسے گئے، یہ بڑی عجیب بات ہے صحابہ، جی یا رسولؐ اللہ کیا؟ جب میں آسمان ششم سے گزرا تاں ایک نوری شیر نے میرا راستہ روک لیا (اللہ اکبر) مَیں نے بیچ کے ادھر سے گزرنا چاہا وہ ادھر سے آ گیا میں نے ادھر جانا چاہا وہ ادھر مڑ آیا، میں نے کہا جبرائیل یہ کیا ہے؟ یا رسولؐ اللہ تیری نبوت کی قسم مجھے اللہ نے جب سے خلق کیا ہے میں اس نوری شیر کو ایسے ہی دیکھ رہا ہوں فرشتوں میں یہ آسمان کا نگران مشہور ہے اور جب کبھی یہ بپھر کر ہمسائے اسداں میں تسبیح کرتا ہے ساتوں آسمان لرز اٹھتے ہیں اس سے زیادہ

میں کچھ نہیں جانتا چونکہ آسمانوں کا نگران ہے اور آپ نے ابھی آگے جانا ہے اسکے
اطوار سے محسوس ہو رہا ہے یہ آپ سے کوئی تحفہ لینا چاہتا ہے، رسولؐ نے کہا تحفہ تو میں
اور کوئی نہیں لایا، رسولؐ نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتاری اور اُتار کر شیر کی طرف پھینکی،
شیر نے اپنے پنجے میں سنبھال لی، یا رسولؐ اللہ انگوٹھی شیر کو دے دی وہ آسمانی شیر کیا
کرے گا۔ جیسے ہی، خیبر شکن بیٹھا تھا ادخل یدہ فی جیبہ علیؑ نے جیب میں ہاتھ
ڈال کے کہا یہی انگوٹھی ہے (علیؑ حق) تم نے نعرے لگائے واہ واہ کی لیکن قرآن رکھو
میرے سر پر، پتہ ہے وہاں کیا ہوا؟ سب صحابہ کے مُنہ سے، جونہی علیؑ کے ہاتھ میں
انگوٹھی آئی ناں، سب صحابہ کے منہ سے بیک جنبش لب نکلا سُبحان اللہ (اللہ اکبر) تو یہ
سُبحان اللہ کی تسبیح جاری تھی، رسولؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا، یا علیؑ وہ خدیجہؑ بڑی مضطرب
ہے وہ چشم براہ ہے سراپا انتظار ہے چلو چل کے اسے تسلی دیں، وہ مجھے دیکھے گی سنبھل
جائے گی اسے بھی تو معراج کے حالات بتانا ہیں۔ دونوں بھائی اندر گئے۔ خدیجہؑ
گھبرائی تو نہیں ہو، وہ کیا ہے کہ میں ام ہانی کے گھر سے ہی اللہ کے بلاوے پر عرش پر
چلا گیا تھا، مبارک ہو یا رسولؐ اللہ، کیا دیکھا کیا ہوا؟ صحابہ کو بتائی آسمان کی بات،
فرمایا فلما دنوت من ربی میں جب منزل کعبہ قوسین پر، مسندِ اوادنی پر پہنچا،
چونکہ میں مہمان تھا، وہ میزبان تھا، اس نے خدیجہؑ مجھے کھانا بھی دیا جب کھانا
سامنے آیا میں بیٹھا رہا، کیوں یا رسولؐ اللہ؟ آواز آئی میرے حبیبؐ پسند نہیں؟ نہیں
پروردگار تیرا تحفہ اور مجھے پسند نہ ہو، کھا کیوں نہیں رہے؟ پالنے والے تیرے ہی حکم
سے میں نے اپنی امت کو بتایا ہے چند دن ہوئے کہ من اکل وحدہ بلا عذر
فھو ملعون جو بغیر کسی عذر شرعی کے اکیلا کھائے وہ ملعون ہوتا ہے۔ اگر میں نے زمین

پر جا کے بتایا کہ مَیں اکیلا کھا آیا۔ پھر کیا ہوگا۔ میرے حبیبؐ اب یہاں اور تو ہے کوئی نہیں چلو ہم آپکے ساتھ کھاتے ہیں۔ جناب خدیجہؑ حیران ہو رہی ہیں اچھا پھر کیا ہوا؟ تھوڑا سا پردہ سرکہ، ایک ہاتھ باہر آتا تھا، ایک لقمہ ہم لیتے تھے ایک لقمہ وہ ہاتھ۔ خدیجہؑ مَیں گنتا رہا جتنے لقمے مَیں نے لیے اتنے ہی وہ ہاتھ پردے کے اندر لے گیا، پھر بہشتی سیبوں کا ایک تشت ہمارے سامنے رکھا گیا، ایک سیب میں نے اٹھا کے کھایا ایک سیب وہ ہاتھ اٹھا کے پردے میں لے گیا، اب جناب خدیجہؑ کی حیرت بڑھتی جا رہی ہے ادخل امیر المومنینؑ یدہ فی حبیبہ واخرج تفاحا اچانک علیؑ نے ہاتھ جیب میں ڈال کے کہا یا رسولؐ اللہ یہی سیب تھا (نعرہ حیدری) اچانک خدیجہ کے مُنہ سے نکلا سُبحان اللہ۔ پہلے صحابہ نے کہا تھا، یا پہلی ام المومنین، محسنۂ اسلام کہہ رہی ہیں سبحان اللہ۔ پہلے صحابہ نے کہا تھا سُبحان اللہ پھر جناب خدیجہؑ نے کہا سُبحان اللہ، تم خدیجہؑ کو کیا سمجھتے ہو، مجھے تو اس بی بی کا مقام ایک جملۂ رسالتؐ سے پتہ چلا کہ عظمتِ خدیجہؑ کیا ہے کیونکہ جب شام والی بی بی دنیا میں آئی ناں تو رسولؐ نے یہ فرمایا تھا۔ جللو ھا احترام کیا کرو اسکا، تجلیل کیا کرو اسکی۔ تعظیم کیا کرو اسکی، کیوں؟ فھی کسیدہ خدیجہ۔ یہ سیدہ خدیجہؑ جیسی ہے۔ اب یہیں سے اندازہ لگا لینا کہ کیا مقام ہے اس کا۔ دوسری بار اس نے کہا سُبحان اللہ۔ مولانا یہ مکے کے واقعے ہیں سارے، مکہ چھوٹ گیا مدینہ آباد ہو گیا۔ پھر مکہ فتح ہو گیا، کعبہ بے وارث ہو چکا تھا بُتوں نے قبضہ کر لیا تھا، رسولؐ نے کہا یا علیؑ ہم نے مدینہ بسا دیا مکہ چھوڑ دیا لوگوں کے جھوٹے خداؤں نے بیت اللہ میں قبضہ کر لیا، نکالیں ناں انھیں، جی یا رسولؐ اللہ بالکل نکالنا چاہیے۔ اب یہ آج تک بات مجھے سمجھ نہیں آئی نبیؐ زمین پر بیٹھ کے یوں کرے اور

چاند کو دو پارہ کر دے، کتنا اونچا ہو گا کعبہ، کہتے یا علیؑ یہ بُت اونچے زیادہ ہیں ایک آدمی
کا ہاتھ نہیں پہنچے گا یا تُو مجھے اٹھا۔ یا میں تمھیں اٹھاؤں، یا رسولؐ اللہ یہی حق بنتا ہے کہ
مَیں آپؐ کو اٹھاؤں، آپؐ ہر لحاظ سے افضل ہیں مجھ سے، رشتے میں، منصب میں،
مرتبے، ہر لحاظ سے آپؐ برتر، مَیں کندھا جھکاتا ہوں سوار ہو جایئے، پاؤں اٹھایا
رسولؐ نے، ابھی کندھے کو چھوا نہیں تھا جبرائیل آیت لے کر آ گیا واخفض
جناحک لمن اتبعک من المومنین .(سورۃ الشعرآء 215) وہ کہہ رہا
ہے میرے حبیبؐ ذرا علیؑ کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھو وجہ اللہ، عین اللہ اُذن
اللہ، ید اللہ، نفس اللہ، اللہ کہہ رہا ہے میرے حبیبؐ کبریائی کے بدن کو جھکائے گا،
(اللہ اکبر) تُو جھک اپنا کندھا جُھکا واخفض جناحک لمن اتبعک من
المومنین جس نے مومنین سے پہلے تیری اتباع کی۔ رسولؐ نے کہا سمعا و طعتا
اُس نے کہا میں نے سنا اطاعت کی، رسولؐ زمین پر بیٹھے اے علیؑ تُو سوار ہو اس کا حکم
ہے اب ایسے رسولؐ بیٹھے تھے، علیؑ پیچھے سے آئے علیؑ کا رخ بھی ادھر بلا تشبیہ داہنا قدم
اس دوش پر بایاں قدم اس دوش پر یا علیؑ اپنے پاؤں پورے توازن کے ساتھ جما لو او
رمیں احتیاطاً تیری پنڈلیاں بھی پکڑ لیتا ہوں کہ گرنے نہ پاؤ۔ کون تماشائی ہے تم میں اور
کون حقیقت کے موتی چننے آیا جو حقیقت تلاش کرنے آیا ہے وہ ایک لحہ دیکھے میری
طرف، یا علیؑ احتیاطاً تیری پنڈلیاں پکڑ لیتا ہوں گرنے نہ پاؤ بس پنڈلیوں کو ہاتھ ڈال
کے رسولؐ نے اُٹھنا شروع کیا بس اُٹھ کے یا کھڑے ہوئے علیؑ کو دیکھتے بھی جا رہے
ہیں اور کہتے جا رہے ہیں سُبحان اللہ (اللہ اکبر) صحابہ دوڑے یا رسولؐ اللہ نہ علیؑ بت
گراتا ہے نہ آپ توڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ دونوں بھائی ایک دوسرے کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالے ہوئے، وہ مسکرا رہا ہے آپ سبحان اللہ کہے جا رہے ہیں، ہمیں بھی تو شریک کیجیے اس تسبیح میں۔ رسولؐ نے فرمایا۔

لـمـاد نـوت مـن ربی کقاب قوسین او ادنی اشـمت من ذلک الـمـقـام عـطـر الم اشم من بعده ابدا الیوم صعد اعلی منقبی شممت ذلک العطر من قدم علی علیه السلام

فرمایا جب شب معراج میں پردۂ کبریا کے پاس بیٹھا تھا تو اندر سے ایک خوشبو آ رہی تھی ویسی خوشبو نہ جنت میں تھی نہ عرش پر نہ کرسی پہ نہ لوح پر نہ قلم پے اور مجھے آج تک وہ اے میرے صحابیو اٹھارہ سال ہو گئے، اٹھارہ سال سے وہ خوشبو ہر وقت میرے تصور میں چکراتی رہتی تھی۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ اقتدار میں میری زندگی ہے آج جب مَیں نے علیؑ کی پنڈلیوں میں ہاتھ ڈالا، علیؑ کے قدموں سے وہی خوشبو آ رہی ہے (نعرہ حیدری) درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند (صلوٰۃ) خوش رہو آباد رہو مولا تمھاری عبادت قبول فرمائیں۔ طے ہے یہ بات بھی مودت کے زینے سے عرش کو چڑھ جاؤ، پڑھنے والا ایک نہیں لاکھ دریا علم کے بہا دے جب تک آنکھیں نم نہ ہوں جب تک چار آنسو نہ بہیں، مجلس کی مالکہ راضی نہیں ہوتی۔ اُسے ہمارے علم سے کیا لینا دینا۔ علیم ازل کی بیٹی، شہر علم کی نواسی، حجت خدا سے عالمہ غیر معلّمہ کا لقب پانے والی، ہم بے علموں کی مجلس میں آتی ہی رونے کے لیے ہے۔ دو تین جملے یہ سوچ کر سن لینا، خدا کی قسم جب مَیں بیٹھ کر اس بات کو سوچتا ہوں کلیجہ کٹنے لگتا ہے۔ جھونپڑی میں بسنے والے خانہ بدوش بھی دیکھے ہو نگے تم نے موت تو خانہ بدوش کی جھونپڑی میں بھی آجاتی ہے۔ میں نے کسی خانہ بدوش عورت کو کسی محلے کا دروازہ

کھٹکھٹاتے نہیں دیکھا جو کسی کا دروازہ بجا کر کہہ رہی ہو کہ میرا بھائی مرگیا ہے ہمیں آ کے افسوس کرو (اللہ اکبر) دیکھا ہے کسی نے کبھی، خانہ بدوش کی جھونپڑی میں بھی اگر افسوس کرنا ہے تو کوئی وہاں جا کر کرے گا۔ کتنی حسرت ہے علیؑ کی بیٹی کے دل میں، روزانہ ہزاروں میلوں کا سفر کرتی ہے اور پردہ داروں میں جاتے جاتے رک کے ننگے سر بیٹھے ہوئے عزاداروں کی طرف دیکھتی ہے اور دیکھ کر یہی کہتی ہے، شبیرؑ کے رونے والو شام سے رونے کے لیے آئی ہوں۔ صرف رونے کے لیے آئی ہوں، مجھے مایوس کر کے نہ بھیجنا جی بھر کے پرسہ دینا۔ بغیر کسی تمہید کے یہیں بیٹھے بیٹھے تصور کرلو، زنجیریں اتر گئیں لیکن نشانِ زنجیر نہیں اترا، یہ سوچ کہ سنا جملہ اگلے سال یہاں وہی روئے گا جو رہے گا، آج کا پرسہ اسی کا ہے جو یہاں ہے۔ رہا ہوگئی علیؑ کی بیٹی، لیکن خود اس نے نانا کے مزار پر آ کر کہا تھا نانا لوگ تو کہتے ہیں میں رہا ہوئی ہوں لیکن نانا تُو تو بہتر جانتا ہے مَیں تو زندانِ غم کی عمر بھر کی قیدی ہوں۔ جنگل کی آگ کی طرح شام میں خبر پھیلی، واپس جا رہی ہے علیؑ کی بیٹی، شام کی عورتیں جمع ہوئیں، سُنا ہے واپس جا رہی ہے، جب ہمارے شہر میں آئی تھی یزید ملعون کے بہکاوے میں آ کر ہم نے اچھا سلوک نہیں کیا تھا، اب جا رہی ہے پھر موقع ملے نہ ملے چلو سُنا ہے ایک تو اسے بھائی کے رونے کی بڑی حسرت ہے اسے چل کے بھائی کا پرسہ بھی دیں اور اپنے ناروا سلوک کی معافی بھی مانگیں۔ ہزاروں عورتیں جمع ہو کر چلیں، دروازۂ زندان پر پہنچیں، اب جرت نہیں ہو رہی آگے بڑھنے کی، ایک دوسرے سے کہہ رہی ہیں، وہ کہتی تم آگے چلو، وہ کہتی نہیں نہیں تم آگے چلو، پرچھائیاں لہرائیں، شام والی نے پوچھا اماں فضہ دیکھنا دروازے پر کون ہے، جناب فضہ آگے بڑھیں۔ عورتوں کا جلوس نظر آیا۔ بیبیو کیوں

آئی ہو؟ ایک قدم آگے بڑھیں، منہ سے کچھ نہیں بولیں، ندامت سے سر جھک گیا سب

کا۔ باجماعت ہاتھ جوڑے اور یک زبان سب کے منہ سے نکلا رسول اللہ کی بیٹی

معافی۔ اللہ جانے اس فقرے میں کیا تھا۔ عالم جلال میں زینب ہتھیلیاں ٹیک کر اُٹھ

کھڑی ہوئی، فرمایا کیوں معافی کیوں مانگنے آئی ہو تمھارے شہر کے پتھر ختم ہو گئے

کیا (اللہ اکبر) بی بی اسی بات کی معافی مانگنے آئے ہیں یزید ملعون نے مشہور کر دیا تھا

کہ میں نے باغی قتل کیا۔ فرماتی ہیں اب معافی جو مانگنے آئی ہو اب کیا پتہ چلا۔ بی بی وہ

تو تیرے خطبات نے بتایا کہ نماز ماری گئی۔ تیرے امام زمانہؑ کی جو زیارت ہے زیارت

ناحیہ، اس میں بارھواں حُسینؑ سے خطاب کر کے کہہ رہا ہے کہ قتــل بتـکبیـر

و تـحـلیل حُسینؑ تُو اکیلا تو قتل نہیں ہُوا تیرے ساتھ تکبیر قتل ہوئی، تیرے ساتھ تحلیل قتل

ہوگئی۔ بی بی اب پتہ چلا وہ تو دین مارا گیا قرآن کے گلے پر چھری چلی۔ اچانک کمر میں خم

آنا شروع ہُوا، ایک ہاتھ بی بی کی کمر پر بلا تشبیہ ایک جگر پر، جھکتی چلی گئی۔ بھائی کے سر سے

خطاب کر کے کہا حُسینؑ میں تو پہچان کے لائق نہیں رہی لیکن دشمن کے شہر کی عورتوں نے

تجھے شریعت مان لیا۔ تیری بہن تیرے لیے اتنا ہی کر سکتی تھی۔

الا لعنة علی القوم الظالمین

☆☆☆☆☆